



4108  
~~41A~~



مَرْبٍ دَالِلُهُ بِخَيْرٍ يُفْقَهُ فِي الدِّينِ

الحمد لله المستر، زوّاليف مولانا شيخ المشايخ حضرت مخدوم علي الفقيه الهاماني قدس سره  
کتاب به تطایب المختصر الجامع در فقه امام شافعی سرمد علیہ السلام

فقه مخدومی



از مولانا جناب مولوی ابو محمد عبدالغفور عثمانی الهزاروی و آتم فقیهه علی - باستانام امام جناب آیت  
آب خادم دین سید سلیمان جناب حضرت بدر الدین بن عبد الله صاحب قوا

مطبع گلزار حیدرآباد  
مطبع گلزار حیدرآباد

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمين والعاقبة  
للثقلين والصلوة والسلام على رسول  
محمد وآله وأصحابه أجمعين

سب تعریف واسطے اللہ کو کہ سب جان کا رب۔ پیکر  
عاقبت واسطے پرہیزگاروں کے۔ اور درود و سلام ہو اللہ کے  
رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کو کئی لکھ بار چپ

هذا كتاب الطهارة

یہ کتاب ہو طہارت کے بیان میں

قال الله تعالى وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُورًا  
يَشْرَبُ لِرَفْعِ الْحَدِيثِ وَالْحُبُّ مَاءٌ  
مُطْلَقُ الْمَيِّاهِ الَّتِي يَصِحُّ التَّطَهِيرُ بِهَا  
سَبْعَةُ مَيِّاهِ مَاءُ السَّمَاءِ وَمَاءُ الْبَحْرِ وَمَاءُ  
النَّهْرِ وَمَاءُ الْبَرْدِ وَمَاءُ الْعَيْنِ وَمَاءُ  
الْبَيْرِ وَمَاءُ الشَّجَرِ

فرمایا اللہ تعالیٰ کہ اودار آجئے آسمان پانی پاک کر نیا لا۔  
حدیث اور پر عیدی کے دور کر نیکے سے مطلق  
پانی شرط ہو مطلق پانی وہ جو کہ بلا تہ پائیدار نام و پیر و پادشاہ پر عیدی میں  
اور شل کو اگر دیکھیں زمین پانی نکلے گا تو اس کو کھانے کی طرح نہ سمجھو۔  
مطلق سب سے صحیح ہے حدیث  
تمام ہو کہ نہ ان کی صحت کو مانع ہو تا جو جیسا کہ نام و پیر و پادشاہ کے نام سے  
دیکھ کر ان اور شل کے میں باہر نکلتے ہیں وہاں سے ہوتی ہو کہ سات تین۔ آسمان  
پانی حشر کا پانی غرقہ کا پانی ریزہ کا پانی خیر کا پانی تہن کا پانی اولو کا پانی

والماء على أربعة أقسام طاهر مطهر غير مكره وهو الماء المطلق الذي يقع عليه اسم الماء بلا إضافة وطاهر مطهر مكره وهو الماء المتشمس فإنا ومنطبع بوقت حار وبلد حار قال عليه السلام يا حميراء لا تفعل فانه يورث البصر والجذام وطاهر غير مطهر هو الماء المستعمل في فرض الطهارة وهو غير طهور فان بلغ الماء المستعمل قلتين عاد طهوراً ولا ينحس كثير الماء بملاقات النجاسة فان تغير بها صار نجساً وقليله ينحس بملاقات النجاسة فان بلغ قلتي من محض الماء ولا تغير عاد طهوراً والا لم يطهر والتغير بما خالطه من الطاهرات طاهر غير طهور ولا يضر التغير الذي لا يمنع

اور اقسام پانی کے چار ہیں۔ اول پانی وہ جس کے وہ جو کہ خود بھی پاک ہو اور پاک کرنا والا بھی بے بغیر کر اہل کے۔ اور یہ وہ مطلق پانی ہے کہ جس پر بلا جاتا ہے پانی کا نام بغیر اضافت کے۔

۲۔ ووسر پانی پاک ہو اور پاک کرنا والا بھی لیکن کر دہے اور یہ وہ پانی ہے کہ ذاتی برتن میں دھو کے گرم ہو اور گرمی کے وقت میں اور گرم شہر میں فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ نہ اسکا استعمال کچھ کر یہ برتن نہ ہم پہا کر ہے۔

میسر پانی پاک ہے لیکن پاک کرنا والا نہیں۔ اور وہ پانی ہے کہ کسی فرض بھارت میں استعمال ہو چکا ہو۔ یہ پانی پاک کرنا والا نہیں۔ پس متعل پانی اگر قتلین کو پہنچ جائے اور دوسرے تفسیر تو پاک کرنا والا ہو جاتا ہے۔

اور یہ پانی نہایت کے منہ میں ہو تاکہ اس وقت کہ نہایت تفسیر ہو جائے تو نہیں ہو جائیگا۔ اور تو نہ پانی نہایت کے منہ میں ہو جائیگا۔ پس اگر یہ پانی خاص پانی کے منہ میں قتلین کو پہنچا دوسرے تفسیر تو یہ پانی پاک ہو اور پاک کرنا والا ہو گا۔ ورنہ وہ بھی ہو جائیگا۔ اور چنانچہ پاک پیرین کو تفسیر کرین تو وہ خود پاک ہو لیکن پاک کرنے والا نہیں

وقوع الاسم علیہ ولا یضر التّغیر  
 بطول المکث ولا یضر التّغیر  
 بالظین والطحل وما فمعت الماء ومعه  
 وبالجاور کاعود والذہن والقراب  
 الملح المائی وان طرحا فیه وما یجسّر  
 وهو الماء التّی حلت فیہ النجاسة وهو دون  
 القلتین تغیرا ولم یتغیرا وکان قلتین  
 فتغیر بہا بلون او طعم او ریح فطہرہ  
 بزوال نفسا وبماء آخر وقد  
 ماء الکثیر قلتان وهو خمس اثر رجل  
 بالبغدادی تقریبا ای فلا یضر نقصان  
 رطلین ویضر الکثیر علی المذهب  
 واعلم ان قلتین فی الرکد مقدار  
 ذراع ورربع فی الطول وزداع ورربع  
 فی العرض وزداع ورربع فی العمق

باب النجاسة

کہانی سے کہانی کا نام دو رکہی۔ اور وہ تغیر سے مضر نہیں جہاں  
 کے دیر تک ٹہرنے سے پیدا ہوا ہو۔ اور وہ تغیر سے مضر  
 نہیں جو مٹی اور کانی اور اوس چیز کے مٹنے سے جہاں کے  
 ٹھنکی اور پانی کی گداز گاہ میں ہوا ہو۔ اور نہ ساتھ مجاز  
 جیسا کہ لکڑی تل اور نہ ساتھ مٹی کے اور دریائی مکہ  
 اگرچہ یہ دونوں پیسین پانی میں قعدہ ڈالی ہی جائیں  
 اور پانچواں پانی نجس ہو اور یہ وہ پانی ہو کہ بجایا وین سنا  
 اوس ٹال میں کہ یہ پانی قلتین کو کم ہو۔ خواہ متغیر ہو یا نہ ہو  
 فقط نجاست کو طہر کر دیا ہو یا نہ۔ یا یہ پانی قلتین تھا پس  
 تھوڑی نجاست کے لکڑی یا ذائقہ یا ریح کو تغیر کر دیا تو پاک  
 اب طہارت اسکی اسطرح ہو سکتی ہو کہ خود بخود یہ پانی اس تغیر  
 دو رکہی۔ یا دوسرے پانی سے یہ تغیر ہو چکے اور بہت پانی کا  
 قلتین سے اور قلتین تخمیناً پانچ ستور رطل بنیادی ہیں۔ اس کے  
 ایک رطل کم ہو وین تو مضر نہیں اور دو سے زیادہ اگر کم ہو وین  
 تو نابر مذہب مضر ہے۔ اور جان تو کہ ٹھنکی یا قلتین کا  
 اندازہ یہ کہ ہود کو رطل میں تھا اور رطل عرض میں دین  
 باب نجاست کے بیان میں۔ ہر نشہ کرنے والی۔

مى السكر المائع والكلب والخنزير  
وما تقلد منهما او من احد هما من  
حيوان طاهر والبئول والغائط والروث  
والمدى والودى وهى غير ادمى  
والدم والصدید والقحج والقحج  
والخمر والبيذ والميتة الا السمك  
والجراد والادى وما لا يוכל لحمه  
اذا ذبح وشعر الميتة وعظمها نجس  
الا شعر ادمى والمراد بالميتة زائلة  
الحياة بلا ذبح شرعى وشعر ما لا يוכל  
لحمه اذا انفصل عنه فى حال حيوة غير ادمى  
ولكن ما لا يוכל لحمه سوى ادمى وما  
ينجس بذلك وما يعفى عن شئ من  
النجاسة الا اليسير من الدم ويعرف  
الكثير والقليل بالعادة ويستثنى  
منها ميتة لا نفس لها سائلة كالخنفساء  
والذباب والنمل والخمل والقمل والبرغوث

بننے والی چپیز اور کتا خونہ ریختہ ہے۔  
اور جو کچھ ان دونوں کے پید ہو۔ یا پاک میوے کا غلط پید ہو  
اور چشیاں اور پانچانہ اور تھنڈی اور دھنڈی اور دھنڈی  
اور آدمی کے سوا۔ اور ذکی ہنی اور بخون اور چپٹے اور  
نہو آب اور تھنڈے اور شراب اور قہنڈ اور مردہ جانور  
سوا مچھلی اور تھنڈی اور آدمی کے۔ اور مردہ جانور کے  
خون کے پر گوشت اور کھانہ کھانے کے۔ اور مردہ جانور کے  
اور تھنڈی نجس ہیں۔ مگر آدمی کے بال پاک ہیں اور مردہ  
مردار سے وہ جو کہ غلبہ جان آدمی غیر نجس شرعی کے  
اور جس جانور کا گوشت کھانا مبین جاتا (یعنی حرام جانور)۔  
اوہ کی زندگی میں بال اسکو حرام کھانا میں تو وہ بھی نجس ہیں  
مگر آدمی کے بال پاک ہیں اور جس کا گوشت کھانا درست نہیں  
اور کھانا وہ بھی طہیر ہے سوا آدمی کے۔

چس جو چیز کہ انس پیدا ہوئی ہو سو وہ بھی نجس ہے اور کچھ ہی سہا  
معاف مبین ہوتی مگر توڑا خون اور کچھ مٹی عادت سے  
معلوم ہوتی ہے اور تھنڈی ہونے سے مردہ جانور کے جھان  
بننے والا نہ ہو۔ جیسے گوبر ولا۔ اور کھنی۔



اذا ماتت في الاماء وفيه الماء او مائع آخر  
لم تجسه ماله تطرح فيه لان طرحت  
فيه او غيرته فانه نجس الماء والمائع وعقبي  
عملا يدركه الطرف لقلته وطرطوبه  
فرج الحيوان الطاهر العلقه والمضغه  
ووطوبه فرج المرأة ليست من الجفاسات  
وماء القروح والنفطات فان كان له  
رائحة كريهة فهو نجس والجزء المنفصل  
من الحی كمشیه لا شعر المأكول وریشة  
وبضیه ورائحة والمسك وفارة المسك  
فصل ويطهر من الجفاسات الخمر اذا  
تخللت وليس فيها عين ولم تلاق قما حقا  
اجنبیه وان نقلت من الظل الى الشمس  
او بالعكس والجلد الذي نجس بالموت  
يطهر ظاهرة وباطنه بالدباغ وهو  
نزع الفضلات بادوية حريفة ولو نجسته  
لكن الجلد بعد الدباغ كثوب النجس لا بد

اور چرخی ۔ اور شہد کمی ۔ اور جمن ۔ اور پتہ ۔ جب  
باسن میں مر جائیں اور اس باسن میں پانی یا بنے  
والی چیز اسل سرکہ دودھ وغیرہ کے ہو تو اسکو  
نجس نہیں کرتی ۔ جبکہ کہ باسن میں یہ جانور ڈال دین  
اور اگر نالے گئے ۔ یا انہوں نے خود بنجو وگر گلابی یا  
بنے والی چیز کو متیر کیا تو پانی اور بنے والی چہنہ  
نجس ہو جائیگی ۔ اور معاف ہے وہ تھوڑی پییدہ جی کہ  
نظر میں نہ آسکے ۔ اور پاک حیوان کی فرج کی رطوبت بھی پاک  
اور علقہ ۔ اور مضغہ ۔ اور عورت کے فرج کی رطوبت سچا  
نہیں ۔ اور زخم بخا پانی اور آب بخا پانی اگر ہو کر کتاتہ  
نجس ہے ۔ اور زندہ جانور کا بد کیا ہو اجزہ مثل اس کے ہر  
جزاں حیوان ماکول اور سہر اور اندر ۔ اور چہتہ اور شک  
اور نافہ شک کہ فصل نہائے شرب پاک ہو جاتی ہے  
جیکہ خود بنجو ودر کہ نجس ہے ۔ اور اس میں کوئی خیر جو دم لانی نہیں ہے  
اور نیز اس کے ساتھ کوئی الگ نہایت نہ ملی ہو اور شراب  
اس کے دھوپ کی طرح نقل کیا جائے یا اس کے عکس نہ تو پاک ہو جاتی ہے  
اور جو چڑا موت کو سبب پییدہ ہو جائے و بافت کر کتاتہ راہ ہے

من غسله لا بالتراب والتشميش ولا يجيب استعمال الماء في انشاء الذباغ ولا يطهر بعد الذباغ جلد الكلب والخنزير وفروعهما وما يجبس بلاقات شئ من كلب الخنزير او فروعهما ليشترط غسله سبع مرات احد لهن بمنج الذاب الطاهر بالماء ويجزى في بول الصبي الذي لم يطعم اللبن الرشح مع التميم ويغسل من بول الجارية وما يجبس بغيرها وان لم يكن له عين كفى اجراء الماء عليه وان كان له عين وجب ازالتهما مع صفاتها ولا يضر بقاء اللون او الريح اذا عسر ازالته لا ان بقي الطعم وحدها اللون الريح ولو وقعت فارة في بئر وماؤها كثر وتمعط شعرها نزع جميعها وليشترط ورود الماء القليل على المضول لا يحصر والغسالة تفصل بلاشير وزيادة وزن

فقط سطح پر ڈالنے اور دو بوب پین رکھو سو چھ پاکیا کینین ہوتا  
اور دباغت کو اثنارین پاکیا استعمال کیجہ واجب سینین  
(یعنی پانی کے بغیر ہی دو اون کو ساتھ پاک ہو جاتا ہے)  
اور خنزیر اور کتے اور انکے فروغ کا چھرا دباغت کے بعد  
بھی پاکینین ہو سکتا۔ اور جو چیز کتے یا خنزیر یا انکے  
فروغ کے کسی شوکے ملے مٹوا پاک ہو اور سکوات دفعہ پانی  
شراب ہر جنین ایک بار بیٹھی پاک پاک پانی کو ساتھ ملا کر دھو سکے  
اور شیر خوار لیکے شیبابین جو کہ بغیر دودھ کے کہچہ غذا  
سینین کہنا فقط پانی چھڑکنا کافی ہے۔ اس طرح کو عام ہو جا  
پانی۔ اور لڑکی کو شیبابے دھونا واجب ہے۔ اور جو چیز جن  
ان وہ چیز کو کچلید ہے۔ اگر وہ پلیدی جسم والی جنین تو فقط  
پانی کا اوپر سبانا بس کرتا ہے۔ اور اگر اس کا جسم ہو تو دھو سکے  
ضحات کو سکوز امل کرنا واجب ہے۔ اور اگر کوئینین چھڑا کر  
اور پانی اس کا سبب ہو اور بال چھڑ کر گندہ چھڑا کر لڑکی  
کوئین کا نام پانی نکال جا۔ اور جو چیز دھوئی جاتی ہے اور جو  
پاکیا درود شرط ہے۔ چھڑنا اور اس کا کوئی شرط سینین اور اس کا  
جو کہ بغیر خنزیر یا دقتی درک کے باہر ہے۔ مانند حکم مفعول کے ہے۔

اور اگر بلی یا چوہا یا پرندہ تو دس پانی میں یا کسی ہنروالی  
چیز میں گر پڑیں اور آدمین ڈوب کر جیسے نخل آئین ٹپانے  
مستندے بخش نہ کرے گیو۔ اور اگر ہنروالی چیز اگر پتیل ہی ہو  
بخش نہ ہوگا۔ تو اسکا پاک کرنا ممکن نہیں۔

**فصل** ہر ایک پاک برتن کا برتن اعلیٰ لیکن اگر نیکو چاہے  
تو اسکا برتن اور بنا کر کثرت و زون حرام ہو کر شے کیا ہے  
اور یہ علاج یا قوت یا دوسرے شے کا بنا ہوا برتن درست ہو  
اور سو فوہانہ کیا پیوند لگا ہوا اس حالت میں کہ وہ بڑا پیوند  
ما جسکے زیادہ ہو حرام ہو۔ لیکن اگر پیوند بڑا بقدر حاجت ہو  
تو جائز ہو۔ اور چوہا پیوند بہر حال درست ہو اور آدمین برتن کی  
جگہ اور غیر برتن کی جگہ برابر ہے۔ تاکہ نابینی یا دانست  
باز نہ ہو کہ تار بنا کر استعمال کرنا حرام نہیں۔

اور مرد کو چاندی کی گشتری بقدر اکیشتال کے نابینی جائز ہے  
اور عورت کو چاندی کی سونیکر قسم کو زیور اور جو کہ انکو آویں  
پڑا بنا ہوا ہو جائز ہو۔ لیکن آدمین اسراف کرنا جیسے دوسرے  
اشغال کے ذریعہ کا خفیاں پتیا اعلیٰ سنیں اور مرد کو کمین  
شریف کا پانچیر ساتہ اور عورت کو کمین سو فوہانہ چاندی کی ذریعہ

حکمہا حکم مفسولہا و لو وقت ہرے  
او فارة او طائر فی ما یقلیل او مائع آخر  
وافضست و خرجت حیة لو تجس بالمنفذ  
ولو تجس مائع ولو دھناً اقدر نظیرہ  
**فصل** محل استعمال کل اناطاهر  
ویجرہ من الذقب والفضة استعمالاً  
واختاذ الا الموء۔ لا المتخذ من البیاضوت  
ونحوہ والمضیب بذهب اوفضہ وصیبتہ  
کبیرة فوق قدر الحاجة حرام وموضع  
الاستعمال وغیرہ سواء ویجرہ علی الرجال  
المتحل بالذهب لا اختاذ انفس

و شد سین و محل لہ بالفضة  
اختاذ الخاتم مثلاً ولہا لبس انواع الحل  
من الذهب والفضة وما ینبعج بہا لانیہ  
اسراف کا الخفیاں و زینہ ما شامثال و  
للرجال تخلیۃ المصحف بالفضة والمرأة  
بہا ویجرہ علی المرأة تخلیۃ آلات الحرج مجرم

على الرجل لبس الحرير ويجعل للرجل لبسه  
للضربة مرة كالخرو والبرء المهلكين و  
يجوز للحاجة الاستصباح بالدهن الخس  
ويجوز للحاجة تكحير وحكة ودفع القمل  
وكونه بسط فوق الديباج ثوب قطن  
وجلس عليه لو حمره ويجعل المطرف و  
المطرز على قدر العادة -

**فصل** وشرط الوضوء واحد  
وهو ان يكون الماء طاهراً مطهراً  
واذا اشتبه عليه ماء طاهر  
بتنجيس ولو على الاعنة وهو قاذر  
على اليقين اجتهد وتوضأ بما ظن طهارة  
لا في ميتة ومذكاة واخت رضاع  
واجنبية وفي ماء وبول يريقهما او  
احدهما في الآخر ثم تيمم - واذا استعمل  
بما ظن طهارته اراق الاخر ندباً  
وقماء وماء ورد يتوضو بكل واحد

اور مرد کو ریشی کپڑا پہنا حرام ہے۔ لیکن بامعاش ضرورت کے  
جیسے سخت گرمی یا شدت سردی میں کہ ہلاکت کرنی والی ہو  
جائز ہو۔ اور حاجت کی وقت نجس تیل کا چراغ میں جلانا  
اور دھواں کی حاجت کے مانند غار میں کچھ بی۔ جو کہ  
دور کر کے لو استعمال جائز ہو۔ اور اگر پارچہ دیا پر رٹی کا کپڑا  
بھرا کر ٹیمم تو حرام نہیں۔ اور سونے چاندی کے پیل بونے والا  
کناری اور کپڑا عات کے موافق جائز ہے۔

**فصل** وضو کی شرطوں کے بیان میں۔  
شرط وضو کی ایک ہی ہے۔ اور وہ یہ کہ پانی پاک پاکی کے لئے  
اور جب پانی پاک اور نجس میں کسی کو شبہ واقع ہو خواہ  
وضو نجس انداز ہی ہو (لیکن) یقین حاصل کرنے پر قدرت  
رکنا ہو تو اجتہاد کر کے جس پانی پر طہارت کا غالبان  
رکنا ہو اس سے وضو کر لے۔ لیکن اگر میتہ ہو جسے  
میں یا ہشیوہ رضاعی اور جنبیہ میں شبہ ہو تو اجتہاد کرے۔ اور اگر  
پانی اوپر شائبہ میں شبہ واقع ہو تو وہ وضو کو باطل کیا جائے  
ذالہ ہو۔ اور پھر تیمم کرے۔ اور جس حالت میں کہ ایک کے  
محمان پر استعمال کیا ہو تو دوسرے کو بطور احتیاج با  
دیوے۔ اور اگر پانی اور گلاب میں شبہ ہو تو ہر ایک سے  
ایک بار وضو کر لے۔ پھر اگر وضو نہ کیا اور اجتہاد  
اور کابل گیا تو اب دوسرے اجتہاد پر عمل نہ کرے  
بلکہ تیمم کرے۔

منہما مرة فان لم یفعل وتغیر اجتہاد  
 لم یفعل بالثانی بل یتعمد ولا عاده  
 علیہ ولو اخذ بنجاسة الماء مقبول الروا  
 وبیہ السبب او کان فقیہا موافقا اعتماد  
**قوله فصل** وفروض وضوض ستة  
 احدها النیة عند غسل الوجه و  
 اقتراها فلواتخرت عنه لم یجز  
 وکن الوتقدت علیہ لم یکن عنه  
 فینوی رفع الحدث او بعض احداثہ  
 او غیرها غلطاً واستباحة مفترک الطہارۃ  
 واداء فرض وضوض لا ما یتحب کمس المصحف  
 او تطواف الکعبة او الملک فی المسجد قراءة القرآن  
 واداء الحدث کا المستحاضہ بنوعی  
 الاستباحة واداء فرض وضوض دون  
 رفع الحدث ولا یضر قصد التبرد مع  
 النیة المعتبرة ویجب اقتراها بالاعمال  
 الوجه ولا یضر تفریقها علی الاعضاء

اور باوجود اسکے اسپر عاودہ کرنا نہیں۔ اور اگر کوئی شخص  
 جبکی روایت مقبول ہو پانی کے غسل میں نیکی خبر لیے اور  
 دیدہ ہرنیکا، سبب بعد میان کر دیو۔ یا وہ شخص فقیہ ہو چکا  
 ایسے شخص کھکنے پر اعتبار کیا جائے۔

**فصل** وضوض کے فرضوں میں۔ اور وضوض کے فرض ہیں۔  
 پانچ فرض نیت کرنا منہ دھونے وقت۔ تو اگر منہ دھونے میں چھ نیت کی تو  
 جائز نہیں۔ پہلے جس جس جزو کو نہ چھو قبل نیت کر جو نہ کی  
 میں داخل نہیں۔ تو نیت جائز ہوگی۔ و نیت رفع مطلق حدث  
 یا بعض حدث کو رد کر نیکی کر کر خواہ اس شکے رفع کر نیکی شکے  
 نیت کر جو کہ اسپر نہیں۔ یا اسپر نہ کر سبب ہو نیکی جو کہ کھات  
 طر مٹکے ہر حصہ قرآن کاس، یا فرض وضوض کراد کر نیکی نہ کر  
 لیکن جس چیز کیلئے وضوض کرنا مستحب ہوگی نیت کر جو چاہے نیت کر  
 اور بعد میں مٹنا۔ اور واکم الحدث اور تحاضہ فقط استہانت کی  
 یا اداء فرض وضوض نیت کرین۔ رفع شکے کی نیت کرین اور نیت مستحبہ  
 تاکہ اگر شکہ تک حاصل نہ کیا ارادہ کر تو وضوض تعین۔ اور احتیاط  
 شکے پہلے جزو کو نہ چھو کہ متصل کرنا نیت کا اور نیت کا ہر وضوض  
 متفرق جدا جدا کرنا بھی مکہ بہ مستحسن نہیں۔

**وَالثَّانِي** غَسْلُ الْوَجْهِ وَهُوَ مَا بَيْنَ  
 مَنَابِتِ شَعْرِ الرَّأْسِ غَالِبًا وَنَتْنِي الدَّقْنَ  
 وَالْحَبِثَيْنِ طَوَّلًا وَمَا بَيْنَ الْأَذْنَيْنِ فِي  
 الْعَرَضِ وَيَجِبُ غَسْلُ بَاطِنِ الْخَفِيفِ مِنَ  
 اللَّحْيَةِ وَظَاهِرِ الْكَثِيفِ وَالْخَارِجِ مِنْهَا  
 فَيَدْخُلُ فِيهِ مَوْضِعُ الْغُمْدُونِ مَوْضِعُ  
 التَّخْذِيفِ وَالصَّلَاحِ وَالزُّعْتَيْنِ وَهَسْمَا  
 الْبَيَاضَانِ الْمَكْتَفَانِ لِلنَّاصِيَةِ وَقِيلَ  
 مَوْضِعُ التَّخْذِيفِ مِنَ الْوَجْهِ وَيَجِبُ غَسْلُ  
 شَعْرٍ خَفِيفٍ عَلَى الْوَجْهِ غَالِبًا كَالْأَصَابِرِ  
 وَالْحَاجِبِينَ وَالْعَذَارِينَ وَالشَّارِبِينَ  
 الْعَنْقَةَ وَشَعْرَ التَّخْذِيفِ ظَاهِرًا وَبَاطِنًا  
**الثَّالِثُ** غَسْلُ الْيَدَيْنِ مَعَ الْمَوْقِفَيْنِ  
 وَمَا عَلَيْهِمَا وَمَا يَجَاذِيهِمَا مِنْ يَدَيْنِ أُنْثَى  
 فَإِذَا اشْتَبَهَتْ فَكُلْتُهُمَا وَالْمَقْطُوعَ مِنَ  
 السَّاعِدِ يَغْسَلُ الْبَاقِيَ وَمِنَ الْمَرْفُوقِ رَأْسَ  
 الْعُضْدِ وَمِنْ فَوْقِهِ يَسْتَحِبُّ بِأَيْتِهِ الرَّابِعُ

**وَسَرِ افْرَضَ** نہ دھونا اور حداد کی غالباً دس یا ستر  
 بالوں کو پیدا ہونے کی جگہ سے اس کا ٹھنڈی اور کھیتیں تک اور عرض میں ایک  
 کان سے دوسرے کان تک اور کھلی اور کھلی اندر سے اور گھنی ہاتھ کی کھلی  
 اور باہر نکلنے والی کو حداد کی باہر دھونا واجب ہے اور اوپر سے وضو  
 غم و اٹھانے اور موضع تحدیف اور صلح اور زعیتوں داخل نہیں۔  
 زعیتیں دو سفید ہیں جن کو پیشانی کے دو طرف گیسری کہتے ہیں اور سر  
 بقول بعض موضع تحدیف نہ کی جاتی ہے۔ اور اذانوں باہر ایک باہر کا  
 جو کہ غالباً نہ پر ہو تو میں جیسے کلکین۔ آبرو۔ سوچیں تو  
 رخساروں کے بال بچی و انہی انھا انڈے کے باہر سے دھونا  
 واجب ہے۔

**اور تیسرا فرض** دو دون ہاتھوں کو کھینچ کر سمیت اور جو کچھ  
 کہ اوپر سے اور جو کچھ کہ ان کے مقابل ہو دھونا۔ مقابل کی  
 مثال جیسو زانہ ہاتھ میں اگر اصلی اور زانہ ہاتھ میں ششہا  
 ہو تو دونوں کو دھونا ضرور ہے۔ اور ساعد کو کٹے ہوئے  
 میں باقی کا دھونا اور گھنی سے کٹی ہوئی میں بازو کو سر کی  
 دھونا واجب ہے۔ اور گھنی سے اوپر کٹے ہوئے میں باقی  
 بازو کا دھونا مستحب ہے۔

چوتھا

مسح شیء من بشرۃ الرأس ویکیفی الغسل  
والبل بلا ندب وکراهیۃ  
الخماس غسل الرجلین مع الکعبین و  
شقوقہما السّادس الترتیب کما ذکرنا  
**فصل** وسنن الوضوء تسعة غسل السّواک  
عرضاً تجشّن والتسمیۃ فی ابتداء الوضوء  
وغسل الکفین الی الکوعین والمضمضة  
والمباغذ فیہا الا للصاصا ثم والاستنشاق  
والمباغذ فیہا الا للصاصا ثم وثلیث الغسل  
والمسح وعند الشک باخذ بالیقین تخلیل  
الحیۃ الکشف والابتداء بالیمنی وتطویل  
العرة والتجلیل ومسح جمیع الرأس من مقلد  
فان عسر رفع العمامۃ کمل علی العمامۃ  
ومسح الاذنین خاصهما وباطنهما باء  
جدید ثلاثا ثم مسح العنق ببعل الرأس  
والاذنین وتخلیل اصابع الرجلین بخصر  
الید الیسر من اسفل خصر الی خصر الیسر

**فرض وضو**۔ مسح کرنا ہے۔ سر کے کچھ جزو کا۔  
اور فقط دھو ڈالنا۔ اور تہا نہ پھیرنا نیز نہ کرنا  
جائز ہے۔

**پانچواں فرض وضو**۔ شستن سمیت ہتھوڑوں کا  
پاؤں کا دھونا ہے۔

**چھٹا فرض وضو**۔ ترتیب جو یعنی ایک کے ساتھ ہی  
دوسرے فرض کو ادا کرنا جیسا کہ اوپر مذکور ہوا ہے۔

**فصل** وضو کی سنتوں کے بیان میں

وضو کی ادنیٰ سنتیں ہیں۔ سواک کرنا نہ کہ وضو میں  
کسی سخت چیز۔ اور سب سے اہم جہیز پینا شروع نہ ہونا  
اور دو تین بتیلوں کا پیچھوننا نہ ہونا۔ اور کلی کرنا اور

اوسین مبارک نہ کرنا سوا صائم کے۔ اور ناگو میں پانی  
پینا اور اوسین ہی مبارک کرنا بجز وزہ دار کے اور تین تین

ہر وضو کو دھونا اور مسح کرنا اور شک واقع ہو تو تین پر  
عمل کرے۔ اور گند آ رہی کا غلال کرنا۔ اور سب سے پہلے

شروع کرنا۔ اور دراز کرنا غرہ اور تخلیل کا یعنی نہ اور ہاتھوں  
اور پاؤں کو انہی حد کو زیادہ دھو کر۔ اور سر کا تمام مسح کی

کلی طرف سے شروع کر کے کرنا۔ ہر اگر کچھ کچھ نہ دھو اور ہتھوڑوں کا  
ہی پر مسح کی تخلیل کرے۔ اور دو تین کا نہ گندنا نہ پینا نہ اندھا

تین تین پر مسح کرنا اور گردن کا مسح کرنا ساتھ اس سے تراش کے  
ہر سر کا نہ گندنا نہ کھینچنا۔ اور غلال کرنا پاؤں کی اور غلیوں کا

والتكرار ثلاثا ثلاثا والمواکلات في غسل  
الأعضاء وأن لا يستعين في وضوئه  
أحدًا وأن لا ينفض يده بعد الوضوء  
وأن لا ينشف أعضائه بعد الوضوء  
وأن لا يتكلم في ثنائه وأن يقول بعد الفرج

### جسکا ترجمہ یہ ہے

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ  
اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ  
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ  
لَا شَرِيكَ لَكَ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ  
وَرَسُولُكَ وَأَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ  
إِلَيْكَ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ  
وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ وَاجْعَلْنِي مِنْ  
عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ وَاجْعَلْنِي عَبْدًا صَبُورًا  
شَاكُورًا وَاجْعَلْنِي مِنَ الدِّينِ لَاحِقًا  
عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَخْرُتُونَ هـ  
ودعاء الأعضاء لا اصل له

اور تین تین بار مکرر کرنا۔ اور اعضا کو بے نیچے دھونا۔  
اور وضو کرنا کبھی کسی دھڑلے اور تھکے وضو کے اعضا کو نہ چھو  
اور انساں وضو میں بات نہ کرنا۔ اور وضو کو فارغ ہو کر یہ دعا  
سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ سے دیکر وَلَا هُمْ يَخْرُتُونَ تک پڑھ کر

یا اللہ پاک! بیان کر تو زمین ہم تیری بڑی تربیت شریک تبارک والا ہے  
نام تیرا اور عالی ہے ذات تیری اور تیرے سوا کوئی نافر مبادت  
ہمیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی خدا نہیں  
تو اکیلا ہی ہے تیرا شریک کوئی نہیں اور یہی گواہی تیاہرن  
کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرا بندہ اور پیغامبر رسول ہے  
اور میں تجھے مغفرت چاہتا ہوں اور تیری طاعت متوجہ ہوتا ہوں  
یا اللہ مجھ کو تیرے متطہرین اپنے صالحین سبہن سے بنا  
اور مجھ کو صبر کرنے والا اور شکر کرنے والا بنا اور مجھ کو  
اون لوگوں سے بنا جسے خبر کی طرح کا خوف اور  
خسہ نہیں۔

اور دعا اور اعضا کی کوئی اصل نہیں۔



**فصل بقدم الداخل إلى الخلاء**  
والخارج يمينه وبكسر المسجد  
ويحیی ذکر الله تعالی واسم رسولہ وبعثہ  
فی جلوسہ علی یسارہ ولا یکلم علی البول  
والغائط ولا یستقبل القبلة ولا یتدبرها  
وفي الصحراء حرارہ ولا یتقبل الشمس والقمر ویبعد  
الناس ویسترویسکت ولا یبول فی ماء  
راکب وحجر ومہرب ریح ومخدک الناس  
والطریق وتحت الشجرة المثمرة ولا یتیم  
بالماء موضع الفراغ۔

**فصل فی الوضوء اربعۃ آداب** ان  
یستقبل القبلة وان یجلس علی موضع ماء  
وان یجعل لآباء النکان واسعا عن یمینہ  
وعلی یسارہ ان صبت منه وان یقول  
بعد الوضوء شہادۃ۔

**فصل والاستنجاء واجب من البول و**  
الغائط ویستمرئ من البول کما قال علیہ السلام

**فصل فی آداب بیاضہ**۔ پانزہمین فصل ہے وقت بابت اور سختی وقت  
سیدھا پاؤں اگڑ کر۔ اور تیسرے میں داخل اور خارج ہونے پر اور کھڑے  
کر۔ اور جس چیز پر نہ اچھا کا ذکر یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام مبارک لکھا  
اور کھا لگ کر۔ اور نہ بیٹھے میں بائیں پاؤں پر زور دیکر بیٹھے۔  
اور پیشاب اور پاخانہ بہرتے وقت بات نہ کرے اور قباۃ شریف کی  
طرف نہ منہ کرے نہ پیچھے۔ اور اگر جھل میں ہو تو یہ دونوں آہستہ  
ہیں۔ اور سو بچ اور چاند کی طرف ہی نہ نگرے۔ اور لوگوں کی نظر  
سے دور رہے۔ اور پردہ کرے۔ اور رعاش میٹھے۔ اور نہ بیٹھی  
شرے بیٹھے پائین۔ اور سوراخوں میں اور ہوا کے رخ پر اور  
لوگوں کی بات نہ کرے بلکہ پر۔ اور شرک پر۔ اور پہلدار درخت کے  
نیچے پیشاب نہ کرے۔ اور نہ بجگاہ پاخانہ اور پیشاب کیا ہے اور بجگاہ  
پانی سے استنجا نہ کرے۔

**فصل** وضو کے آداب میں اور وضو میں  
چار آداب ہیں۔ یہ کہ قبلہ کی طرف نہ کرے۔ اور نہ کہ کھڑے ہو کر  
بیٹھے۔ اور نہ کہ چپڑا ہو تو اس کو اپنے سیدھی طرف  
رکھے۔ اور اگر برتن سے دوسرا آدمی اس کے اعضا پر پانی  
ڈالتا ہو تو اس کو اپنی بائیں طرف رکھے۔ اور وضو کو بعد  
کلمہ شہادت چاہیے۔

**فصل** استنجا کے بیان میں۔ پیشاب  
اور پاخانہ سے استنجا کرنا واجب ہے۔ اور پیشاب  
سے خوب صفائی کرے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
علیہ وآلہ وصحابہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ پیشاب سے  
اچھی طرح صفائی کرو۔



أَحْلَاهَا الْخَارِجُ مِنْ أَحَدِ السَّبِيلَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَدْبُرَ  
وَلَوْ نَادَاهَا اللَّهُ لَأَتَتْهُ الْقَوْمُ لَا تَقْلُدُ  
مَفْضِيًّا بِحُلِّ الْحَدَثِ إِلَى الْأَرْضِ فَلَوْ أَنَّ  
الْمُعْتَادَ وَانْفَتَحَتْ تَحْتَ الْمَعْدَةِ فَانْخَارَ مِنْهَا  
نَاقِضٌ دُونَ مَا فَوْقَهَا مَطْلَقًا أَوْ تَحْتَهَا وَ  
الْمُعْتَادُ مَفْتُوحٌ وَالثَّالِثُ زَوَالُ الْعَقْلِ بِجُنُونٍ  
أَوْ اغْتَاءٍ أَوْ بَسْكَرٍ أَوْ مَرَضٍ أَوْ زَوَاجٍ لِمَا  
الْمَرْأَةُ الْأَجْنِبِيَّةُ تَحِلُّ بِنِكَاحِ التِّي سَهَافُوقِ  
سَبْعَ سِنِينَ وَكَذَلِكَ الرَّجُلُ لَا مَحْرَمِيَّةَ  
بَيْنَهُمَا وَلَوْ مِنْ مَيْتٍ دُونَ صَغِيرٍ وَمِنْ  
وَشَعْرٍ وَظَفَرٍ وَعَضْوٍ مَفْصِلِ الْخَامِسُ  
مَسْ فَرَجُ الْإِدْمَى بِبَاطِنِ الْكَفِّ قَبْلَ أَنْ يَكُونَ  
أَوْ دَبْرًا حَتَّى يَنْتَبِذَ مِنْ مَيْتٍ وَصَغِيرٍ وَفَرَجٍ مَفْصِلِ  
وَمَحَلُّ الْحَبِّ وَالذِّكْرُ الْأَسْلُ بِالرَّاحَةِ أَوْ بِطَوْنِ  
الْأَصَابِعِ وَلَوْ بِيَدٍ سَلَامًا بَيْنَ الْأَصَابِعِ  
وَرَوْنَهَا -

فصل دیگر علی الحدت اربعۃ اشیاء

ایک وہ چیز ہے کہ اگر کسی نے پہلے راستہ سے نکلا اور دیکھا  
بغیر کسی کہ اور نہ دیکھا اس طرح جو کہ سو کہ حدت کی جگہ  
زمین سے لگی ہو تو وضو نہیں جاتا۔ لیکن مجرای متدابہ  
ہو جائے اور دوسرا مجرای متدابہ کے نیچے کیلے تو وہ میں کہ جو چیز نیچے  
وہ ناقض وضو ہے۔ مگر جب وہ مجرای متدابہ کا اوپر ہو تو مطلقاً  
ناقض نہیں۔ اور اگر وہ مجرای متدابہ کے نیچے ہو اور مجرای  
متدابہ کی گناہ ہو تو بھی ناقض نہیں۔  
تیسرا عقل کا زائل ہونا بسبب جنون یا بیہوشی یا نشہ یا غیر  
چرخا۔ مس کرنا اور اس اجنبی عورت کو جس کے ساتھ نیک کرنا  
حلال ہو اور عموماً اس کے ساتھ برسرک و یا دہ ہو۔ سیدیت  
چونکہ عورت کا مرد کو جبکہ ایک دوسرے کے محرم نہ ہوں۔  
اگرچہ وہ میت ہو۔ لیکن مذکور عمر سے کم ہو یا دانت  
یا بال یا ناخن یا عضو منفصل کو مس کرے تو وضو نہیں جاتا  
پانچواں مس کرنا آدمی کی فرج کو ساتھ باطن پتیلی کر  
قبل ہو یا دبر میت پر یا بچہ۔ تھوڑا جھل ہو یا جھل۔ اور  
کئی جگہ ذکر کی جگہ کو مس کرنا اور مثل الت کو مس کرنا  
بھی ناقض وضو ہے۔ خواہ پتیلی سے مس کرے یا  
انٹھوں کے شکم سے اگرچہ پتیلی سے مس کرے لیکن اگرچہ  
اوپر کے سروں کے درمیان جو جگہ سے اس سے مس کرے  
تو وضو نہیں جاتا۔

فصل

اور حدت ملے پر چار چیزیں مرام ہیں۔

الصلوة والطواف وعلى البالغ حمل  
المصحف ومسح ورقه وقلده وخربطه  
وصندوقا فيهما المصحف وقلب ورقه  
بخشب وكذا اما كتب منه للدراسة دون  
تفسير ومتعه وفقه ودرامه

### فصل ويجوز علی الخائض ستة اشياء

الصلوة والطواف وقرآءة القرآن ومس  
المصحف وحمله والكث في السجدة

### فصل ويجوز علی الخائض والنفساء

اشياء الصلوة والطواف والصوم وقرآءة  
القرآن ومس المصحف وحمله ودخول المسجد  
والوطى ولا استمتاع ما بين السرة والركبة  
واذا انقطع الدم ارتفع تحريم الصور وحده  
وتبقى سائر المحرمات الى ان تعتسل ويجب عليها

قضاء الصوم ودون قضاء الصلوة

### فصل والذي یوجب الغسل ستة اشياء

ثلثة منها یستترك فیها الرجال والنساء وهي

نماز پڑھنے۔ طواف کرنا۔ اور تباغ ہو تو قرآن شریف کا پڑھنا  
اور آٹھ سو گھوس کرنا۔ خراہ اسکے ورق کو۔ یا چند ورق کو  
جسمین قرآن شریف ہو۔ یا جلد یا جزو دان اور سیکو اور  
لکڑی سے اسکے ورق اور لٹٹنا۔ اور پڑھنے کے واسطے  
جو کچھ لکھا گیا ہو اسکو بھی مس کرنا حرام ہے۔

لیکن تفسیر اور فقہ اور آراء و رہنوں کو سہرا آیات  
قرآنی لکھی ہوں مس کرنا حرام نہیں۔

**فصل** اور نہایت والے پر پڑھنا حرام ہیں۔ نماز  
پڑھنے۔ طواف کرنا۔ قرآن پڑھنا قرآن شریف کو مس کرنا  
اور قرآن کو اڑھانا۔ اور مسجد میں دیر تک ٹھنا۔

**فصل** حیض والی اور نفاس والی پر نو چیزیں حرام ہیں  
نماز پڑھنے۔ طواف کرنا۔ روزہ رکھنا۔ قرآن شریف کو چاٹنا  
اور قرآن کو مس کرنا۔ اور اڑھانا۔ اور مسجد میں داخل ہونا  
اور شہادت کرنی۔ اور ان کے گھٹنوں کے درمیان استنجاء  
میں غلعت کرنی۔ اور جب خون بند ہو جا تو فقط روزہ  
تحریم اور بندہ باقی ہے۔ اور باقی عورات غسل کے بعد باقی چیزیں  
اور عورت پر روزہ کی قضاء واجب نہ نماز کی۔

**فصل** اور غسل کو واجب کرنے والی چیزیں ہیں۔

تین میں مرد اور عورت سب شریک ہیں۔ ایک اون میں تین  
میں سے تو مرد اور عورت کے۔

التقاء الختانین وانزال المنی من طریق المعتاد  
 وغیرہ والموت وثلاثة منها يختص للنساء  
 وهي النفاس والولادة والحیض والحجابة  
 فحصل تغییب الحشفة او قدرها فی فیج  
 سوا كان ادیمیا و بهیمة ولو من میت  
 ونحو اصل النی ثلثة احدها التلذذ بخبرج  
 و یعرف بالتدفق بدفعات و راحة کراحتة  
 الطلع و الحین رطباً و بیاض البیض بحاقة  
 وان وجد علامة المنی وجب الغسل فان  
 لم یوجد شیء من هذه الصفات فلا غسل  
 و المرأة کالرجل فی الصفات المذكورة و یأخذ  
 محتمل الحدثن بما شاء و یحرم بالجنازة ما یحرم  
 بالحدثن الا قراءة القرآن و الکشف فی المجد و لا یحرم علی  
 الحب العود فی المسجد یقرن فی الرجل الثالثة و البیاض  
 المرأة بالرفقة و الاصفار و لو اغتسلت من  
 الجماع ثم خرج منها المنی فمید ان قضیت  
 شهوتها بذلك الحکامع -

ختین کا فاس ہے۔ دوئم منی کا نکلنا ہے متعارف طریق سے  
 یا غیر متعارف سے۔ سیم ہوسکتا ہے۔ اور تین وہ چیزیں ہیں کہ  
 فقط عورتوں ہی کے ساتھ خاص ہیں۔ ایک اور تین سے  
 نفاس ہے۔ دوسرے ولادت یعنی بچہ دنیا۔ سوم حیض  
 اور حجاب حاصل ہوتی ہے ساتھ غایب ہونے  
 حشفہ کے یا بعد رشفہ کے کسی نسخ میں اگرچہ وہ نسخ  
 آدمی کی ہو یا چالیس کی خواہ مرد کی ہو۔  
 اور منی کے تین خاصے ہیں۔ ایک یہ کہ اوسکے نکلنے سے لذت  
 حاصل ہو۔ دوئم یہ کہ دفعات کو دکر نکلے۔ سیم یہ کہ  
 برہ او سکے شیل ہو کچھ رکے یا اندھ غیر گہن کی تری میں  
 اور خشکی میں سفید ہو مانند سفیدی اڑھے کے  
 اور جب علامات منی کی پائی گئی تو غسل واجب ہوا۔  
 اور اگر ان صفات میں سے کوئی صفت موجود نہ ہو  
 تو غسل واجب نہیں۔ اور عورت صفات مذکورہ میں مرد  
 مانند ہے۔ اور جس کی دو لون حدثن میں اختلا ہو تو وہ  
 جب کو طے اختیار کرے۔  
 اور حجاب و البرہ و چیزیں حرام ہیں جو کہ حدثن و البرہ و حجاب  
 بجز قرآن پہننے اور مسجد میں دینک ہرنیکے۔ اور حجاب  
 دایے پر فقط مسجد میں سے گذرنا حرام نہیں۔ لان دینک  
 مسجد میں ہرانا اوسکو حرام ہے۔  
 اور منی مرد کے ساتھ گامیے پنے اور سفید سے کے اور کچھ  
 ساتھ رت اور زردی کے چھانی جاتی ہے۔  
 اور جب عورت جماع سے غسل کر چکی ہو اور کچھ فرج  
 سے منی نکلے تو مسجد اوس غسل کا اعادہ کرے۔  
 اگر شہوت او کچھ اوس جماع سے پوری ہو چکی تھی۔

**فصل** وفروض الغسل ثلاثة التيمم عند  
 غسل الوضوء وحی رفع الجنابة واستباحة  
 مفتحة الطهارة او اداء فرض الغسل ونحوه  
 مفروضة باقل غسل مفروضه واذا اذ القحاضه  
 ان كانت على بدن في الوضوء وتعميد الشعر  
 البشرية بالغسل حتى منابت كثيفه ولا يجب  
 المضمضة والاستنشاق واكمل ان يزيل  
 الاذى اولا ويتوضأ كاملا ثم يفيض الماء على  
 راسه ويخلل اوصول شعره ثم على شدة الايمن  
 ثم الايسر ويتعمد المعاطف وثالث ويدلك  
 والمرأة تتبع اثر الذم شيئا من المسك ونحوه  
 عند عدمه ولا ينجد يد الغسل بخلاف  
 الوضوء وليس ان لا ينقص ماء الوضوء عن  
 مد وماء الغسل عن صاع ولا حد لا قلها  
 وعلى من بدن نجاست وجب ازالها او لا ثم  
 يغتسل كالوضوء ومن اغتسل للجنابة والجمعة  
 اجزأه عنها واحد هما لا يجزي عن الآخر وان  
 نوى

**فصل** اور فروض غسل کے تین ہیں تيمم کرنی وقت  
 وضو نے سر کے پس نیت کرے رفع جنابت کی یا وضو  
 چیز کے مباح ہونگی جو محتاج ہو غسل کی طہارت یا اور فروض  
 غسل کی یا مثل اسکے در استحباب یہ نیت غسل مفروض کے  
 شروع کے ساتھ متصل ہو۔ اور دور کرنا نجاست کا اگر  
 اسکے بدن پر ہر مصلح کو وضو کرتے ہیں۔  
 اور تمام مجتہدے اور سب بارون میں پانی پہنچانا۔ لیکن لای کرنا  
 اور ناک میں پانی لینا واجب نہیں اور کامل غسل ہے کہ پٹے  
 میل وغیرہ کو دور کرے ہر کامل طور پر وضو کرے۔  
 ہر سر پر پانی ڈالے۔ بالوکی جزو کا داخل کرے۔ ہر سر پہ  
 طرف بدن کے پانی ڈالے ہر این طرف اور دونوں اور لوگوں  
 اچھی طرح پانی پیچھے۔ نہ کچھ کترین تین بار پانی ڈالے۔  
 اور حررت خون بند ہونے کے بعد فرج میں کستوری یا مثل اسکے  
 اور کوئی خوشبو رکھنے کا کہ ہو دور ہو جائے۔  
 اور تہجد یہ غسل سنت نہیں نمازات وضو کے۔ اور سنت ہے  
 کہ وضو کا پانی ایک دے اور غسل کا ایک صاع کے کم نہ ہو۔  
 اور وضو اور غسل کے سوا باقی کی کوئی حد نہیں۔ اور جس کے  
 بدن پر نجاست ہو واجب ہے دور کرنا اور سکا اذ لا پھر  
 غسل کرے وضو کے مانند۔  
 اور جس نے واسطے جنابت اور مجتہد کے غسل کیا تو دو نیتوں  
 منہایت کرتا ہے اور اگر ایک کے واسطے مثلاً فقط جنابت  
 کے واسطے کیا تو مجتہد سے کافی نہ ہوگا۔  
 لیکن اگر فقط ایک کی نیت سے غسل کئے تو دوسرے  
 کافی نہ ہوگا۔

اور اگر جنابت کے ساتھ ہی جمود کی یا عیدین کی یا غفلون کی یا انین سے ایک ایک کی نیت کرے تو جس کی نیت کی ہے وہ اسکو حاصل ہو جائیگا (یعنی درست ہو جائیگا اور غسل بھی)

### فصل

غسل کی سنت چار ہیں۔ غسل سے پہلے وضو کرنا۔ پھر اٹھ کر پڑھنا۔ اٹھنا کہ سر اور سب بدن پر پھیرنا اور کوئی کچھ نہ دیکھ کر نہ جھانکنا اور پے درپے پانی ڈالنا۔

### فصل

سنون غسلین ایشین اجماعہ غسل سے دو عید و نماز غسل سے چار نماز اور سورج کے نکلنے کا غسل سے بارش آگئے کا غسل سے۔ عید کے نکلنے سے غسل کرنا اسلام لانے کے وقت غسل کرنا۔ شیروشی اور دیوانگی سے اچھا نہ ہونے کے وقت غسل کرنا۔ احترام باندھنے کے وقت غسل کرنا۔ کھڑکین داخل ہونے کے وقت غسل کرنا۔ طواف اور سعی کے وقت غسل کرنا۔ حج کے وقت غسل کرنا۔ زکوٰۃ لین رات گزارنے کے واسطے غسل کرنا۔ سنی میں رمی جمارہ کے واسطے غسل کرنا۔ چھٹکے سے غسل کرنا۔ سر نہ لانے کے بعد غسل کرنا۔ اعتکاف کیونکہ واسطے غسل کرنا۔ رکعتیں سے باغ ہوئی کے وقت غسل کرنا۔ اور مرد اور عورت جب عبادت پر درین غسل کرنا۔

### فصل

یتم کی پانچ شرطیں ہیں۔ ایک مذکر کا یا یا عید یا سفر یا غیر کے سبب سے۔

الجناب مع الحجۃ والعیدین والغفلین والحد  
حاصل ما نواة۔

### فصل وسنن الغسل اربعة الوضوء

قبله والتسمیة وامرار اليد علی الراس و  
البدن والمواکلات

### فصل واغتسلات السنون التسعة

عشر غسل الحجۃ والعیدین والکسوفین  
والاستسقاء والغسل من غسل المیت و  
والکافر اذا اسلم والمجنون والمنع علیہ  
اذا افاقا وعند الاحرام وعند دخول مكة  
والطواف والسعی والوقوف بعرفة والمبیت  
بمن لفته ولرمی الحجارۃ الثلاثة بمبئی الغسل  
بعد الحجامة والغسل بعد حلق الراس والغسل  
عند الاعتکاف والغسل لبلوغ الصبی الفرض  
بین المرأة والرجل۔

### فصل وشروط التیمم خمسة احدها

وجود العذر من سفیر او مرضی والثانی

دخول وقت الصلوة والثالث يطلب الماء  
في كل وقت من الاوقات والرابع يخاف  
من استعمال الماء مع تلف عضو او منفعته  
او بطلوه البزء او شيئا فاحشا على عضو طاهر  
والخامس التراب الطاهر۔

فصل وفروض التيمم اربعة الشئ وثم  
الوجه ومسح اليدين الى المرفقين والتزيين

فصل يجوز التيمم بكل تراب طاهر

حتى الطين الذي يتد اوى برور ميل له

عبارة لا بعدد ين ومخالفه خرف ومختلط

بدقيق ونحوه وان قل الخلط ولا بالتراب

المستعمل وهو المزم المصنوع او تناثر عنه ولا

بلا يمت ترابا ولا يجوز التيمم بتراب الوقف

كتراب المسجد ولا بتراب المغصوب ولا به

من قصد التراب ويكفي تمعكه لا انسفت

الريح عليه فرددوه ونوى ولو تيمه غيره باذن

ولو قادرا لجاز

نماز کیہ ترتب کا داخل ہونا۔ تیسرے مطلب کرنا پانی کا ہر  
ایک وقت میں اوقات نماز سے۔ چوتھے پانی کے تھانے کا  
کسی عضو کو تلف کا خطرہ یا بیکار ہو جانے کا خوف یا دیگر تک  
مرضی نہنے کا اندیشہ۔ یا کسی عضو پر۔ یا کسی خاص عضو پر  
عیب فاحش و بھانیکہ خوف ہو۔ یا نجس شرعی یا جو کہ تیمم کیلئے  
پاک مٹی ہوئے۔

## فصل

تیمم کے چار فرض ہیں۔ پہلا فرض نیت کرنی۔ دوسرا نیت کا  
مسح کرنا۔ تیسرا دو ہاتھ ہاتھوں کا کہیں تک مسح کرنا چنانچہ  
فرض ترتیب وار ہر ایک فعل کو کرنا۔

## فصل

درست جو تیمم ہر پاک مٹی سے یا لٹک کر جس مٹی سے دو کتے  
ہیں یعنی گیری وغیرہ سے بھی جائز ہے اور جس بالو میں غبار  
ہو اس سے بھی جائز ہے۔ اور مٹی یا لٹک اور چٹکی یا پتھر کی  
ورق مٹی کہ جس میں آٹا یا شل اس کے گلے ہوں۔

اگرچہ آٹا تو تراپی اور میں ہوں جائز نہیں۔ اور متصل مٹی کے  
ساتھ بھی درست نہیں بہت مٹی وہ ہے کہ عضو کے ساتھ  
لگی ہو یا اس کے گری ہو اور جس مٹی کا نام نہیں ہوا تھا اس کے  
اور وقف مٹی یا تیر جائز نہیں مٹی یا منصفہ ہو مٹی یا لٹک یا شل یا پتھر کی  
قصہ کہے۔ اور کافی ہو نہ اور اتنی جو مٹی میں لونا نہ۔

اور اگر ہوا مٹی ڈال کر سپرد لے تو یہ شخص نیت کر کے  
اس کو اعضا پہنچے تو یہ تیمم جائز نہیں۔ اور کسی دوسرے  
آدمی نے اس کو اس کے اذن سے تیمم کرایا اور یہ تیمم کر لیا اور  
یہ تیمم کر کے پورا تھا تو یہی درست ہے تیمم اس کا۔



## فصل اركان التيمم خمسة منها نقل

التراب الى الوجه واليد وبالعكس  
نية استحاضة فرض الصلوة لانية وضع  
الحدث او فرض التيمم ويجب اقترانها  
بالنقل واستدامتها الى مسح شئ من الوجه  
فلو نوى الفرض والنقل او مجرد الفرض  
أبجأ له وان نوى النقل ومطلق الصلوة  
فله النقل ومسح الوجه بالتراب واليدين  
مع المرفقين ولا يجب أبجأ التراب الى  
منابت الشعور وان خفت ويجب التركيب  
في المسح دون النقل حتى لو ضرب يديه على  
التراب ومسح بيمينه وجهه وبيساره يمينه <sup>جاء</sup>

فضل وسن التيمم سبع التسمية في أولها

ومسح الوجه واليدين بضميرتين وتقدّم  
اليمنى على اليسرى وتخفيف التراب والبدأة  
بأعلى الوجه والمواكبات بين الأفعال تفريق  
الأصابع في ضربتين ويجب نزع الخاتمة

فضل

تیم کے ارکان پانچ ہیں ایک امین سے مٹی کا نقل کرنا  
اگر چہ منہ سے اہلہ کی طرف یا اہلہ سے منہ کی طرف ہو مضموم  
فرض نازکے جائز نہ ہو گئی نیت کرنی نہ دفع حدث کی نیت۔ یا  
رض نہ تیمم کی نیت کرے۔ اور واجب ملانا اس نیت کا  
پہلی بار مٹی ملنے سے اور ساتھ رکنا نیت کا منہ کے کچھ  
حصہ مسح کرنے تک۔ پس اگر فرض نازکے لئے کسی نے  
نیت کی یا قتلوں کے لئے یا مجدد فرضوں کے لئے  
تو یہ دونوں درست ہیں اسکے لئے۔ اور اگر نقل  
یا مطلق نازک نیت کی تو اس سے تعاقب نقل ہی چہئے  
جائز ہیں۔ چہ تھارکن سیسم کا مٹی کے ساتھ منہ کا  
مسح کرنا ہے۔ اور دو وقتوں میں دن کا کہیں  
تک مٹی سے مسح کرنا ہے۔ اور مناسب الشو یعنی بالوکی  
چراون تک کی جگہ مٹی کا پسچا نا کچھ ضرور رہیں پچھ ان رکن  
ترتیب ہو مسح الاغصا میں یعنی اعضا پر مٹی مضموم تر تیب  
واجب ہے۔ اور نقل کر نہیں ترتیب واجب نہیں پس جب کسی  
شخص نے مٹی پر دو اہلہ مارے اور شیعہ اہلہ سے منہ کا مسح کیا  
اور بائیں اہلہ سونہ کی سیب ہی طرف کا مسح کیا تو بائیں ہے  
فصل تیس کے ساختین ہیں۔ جسے لڑ پڑنا شروع  
اور منہ کا مسح کرنا۔ اور ہاتھ کا مسح کرنا۔ دو ضربوں کے  
ساتھ۔ اور سیک کو بائیں پر مقدم کرنا اور تھڑی لمبی مٹی مضموم  
ضرب کے وقت ادھانی۔ یعنی تھڑی لمبی چا بکڑ۔ اور نیچے اوپر کی  
طوبہ شروع کرنا۔ اور

فالشانے

فصل والذي يبطل التيمم ثلاثة اشياء

احدها ما ابطل الوضوء والثاني وجود

الماء في غير الصلوة والثالث الردة

فصل وتيمم لكل فريضة في وقتها

ولا يصلي بتيمم واحد اكثر من فريضة

وتصلي نوافل ما شاء وصلوة جارية و

اذا اتيقن المسافر وجوده فيما يتردد اليه

الحاجة وجب قصده ان لم يخف ضررا

في نفس او مال وان كان فوق ذلك فله

التيمم واذا اتيقن وجوده اخر الوقت

فالتاخير اولى وان ظن فالتجمل افضل و

ان وجد ماء يصلم للغسل وجب استعماله

قبل التيمم ويجب شراء الماء كما يجب شراء

الثوب ان بيع ثمن مثله في زمانه ومكانه

ولو احتج اليه لذكرين مستغرق او موشغ

سفرة او نفقة حيوان محترمة

دوسری ضرب میں ادا کرنی واجب ہے۔

فصل

تیمم کی توڑ تینوں میں سے کسی ایک وہ چیز ہے کہ خود کو

توڑتی ہے۔ دوسرے نماز کے باہر پانی کا ملنا ہے۔ سیدوم

مرتب ہونا۔

فصل

اور ہر ایک فرض کے لئے اس کے وقت میں تیمم کرے۔ اور اگر

تیمم کے ساتھ ایک سے زیادہ فرض نہ پڑے اشتداد نہ کیلئے

تیمم کیلئے تو اس تیمم کے ساتھ عشر پڑے لیکن نہ غسل

مستحبی چاہیے۔ اور نماز جنازہ پڑھ سکتا ہے۔ اور سب از کو

پانی کے لئے کاغذین ہو تو وہ سب استعمال کرنا۔ پانی کا

اگر پانی دھونڈنے میں نرسا اور مال کا خطرہ نہ ہو اور اگر

خطرہ ہو مال اور نفس کا اشتداد رہے تین شیر یا قطاع الطریق

ہوں یا پانی کی طرف جا اور اس کا مال کوئی چیز ہو تو اس کو

پانی تلاش کرنا ضروری نہیں اس صورت میں تیمم کر لیں اور جبکہ

چوری طرح یقین ہو کہ آخر وقت میں پانی مل جائیگا تو نماز کو

سزا کرنا آخر وقت تک اس صورت میں افضل اور اگر نماز کے

آخر پر پانی ملے گا اور کو یقین بنیں نقطہ فلن ہو تو راستہ میں

تیمم کے بدلے پانی میں نماز پڑھیں بہتر ہے۔ اور اگر غائب

ملا کہ جس سے غسل نہ کیا تاکہ واجب استعمال اس کا تیمم نہ کرے

اور واجب نماز پانی کا واسطے خود کو غسل کرے اگر شتر کے

واسطے خریدنا واجب ہے۔ اگر چاہا جائے کہ ساتھ تیمم کرے

باعتبار اس زمانہ اور مکان کے۔ اور یہ آدمی محتاج نہ ہو

**فصل** و اذا تیمم لفقد الماء ثم وجده  
 قبل الشروع فی الصلوة بلامانع كعطش  
 او بعده و اما ما بال تیمم لا یسقط فخرها  
 بطل التیمم فی الحال و لو و هباً و اقصر  
 الماء او اغير الدلو وجب علیه القبول لا  
 قبول ثمنه و لو نسی الماء فی رحله او اضم  
 فیہ فلم یجدہ بعدا الطلب جب الفضا لان  
**فصل** رحله فی الزوال - **فصل**  
 تیمم المحدث و یجب لاسباب احدثا فقد الماء  
 وان تیمم المسافر عدمه تیمم بلا طلب ان تقا  
 طلب فی رحله و رفقته و حوالیہ ان کان یستوی  
 و التائب ان یتأخر الیہ العطش حیوان محرمه و حاله ان  
 ما لا زالت المرض الذی یخاف من استعمال الماء لضعف  
 عضوا و منقعه و بطول البر او شتیفا فاحتشأ علی عضو  
 ظاهر و شدت البر کمرض و اذا امتنع البحر استمال  
 الماء فی بعض الاعضاء و لم یکن علیه سائر  
 غسل التیمم و تیمم عن البحر یحرم ولا یرتیب بینہما

**فصل** اگر کسی نو یا پانی نہ ملے تو کسب تیمم کیا ہو یا نہ شروع کرنے  
 سے پہلے اسکو بلا مانع (مانند بیاض) کو پانی مل گیا ہو ورنہ تو  
 ایسی ہو کہ اسکا تمام کرنا ساتہ تیمم کے فرض کو ماسقہ نہیں کرنا  
 تو تیمم اور سبقت باطل ہو گیا۔

اور اگر پانی کسی نے اسکو بخشا۔ یا قرض کر طور پر دیا یا پانی  
 نکلنے کو واسطے ڈال دیا تو واجب ہو اور پیر قبل کرنا ہوا۔ اور  
 اگر قریب پانی خرید کر دے اسکو تو نیت کا لینا واجب نہیں اسکو  
 اور اگر انہو سبب میں پانی ہوا آیا۔ یا اسباب میں پانی مل گیا ایسے  
 اسکو ورنہ نہ خرید کر دے نہ ملا تو واجب تھا اگرچہ۔ لیکن جبکہ پیر  
 اور سکا دینے میں تم کیا تو قضا اور پیر واجب نہیں۔

**فصل** حاجت ثلاث اور حاجت والا میں سیو تک تیمم کے ایک تک  
 پانی نہ ملے اور جس صورت میں کہ مسافر کو پانی نہ ملے یا قریب ہو تو طلب  
 تیمم کر لے۔ لیکن اگر پانچوں تک نہ ملے تو تیمم نہ کرے اور اگر پانچوں تک نہ ملے  
 یا پانچوں تک نہ ملے تو تیمم نہ کرے اور اگر پانچوں تک نہ ملے تو تیمم نہ کرے۔ دوم یہ کہ پانی  
 کی حاجت نہ ہو کہ کسی حیوان محرم کو فی الحال یا آئندہ تیمم نہ کرے  
 ایسا مرض ہو کہ پانچوں تک نہ ملے تو کسی عضو کا لغت نہ دیا نہ شفت نہ  
 کے لغت نہ دینا یا دیر سے اچھا ہو نہ کیا یا کسی ظاہر عضو پر  
 خاشر برجانیکا خوف ہو۔ اور سخت سردی کا ہونا مثل جن  
 کہ ہے۔ اور جب کہ جراحت والا بعض اعضا میں پانی کے  
 استعمال کمنے سے معذور ہو۔ اور اس جراحت پر پٹی وغیرہ  
 باندھنے والے چسپ نہ تو عضو صبح کو سو ڈالے اور چائے  
 زخم کے بدلے تیمم کرے اور جیسی کے لیے۔ اور  
 محدث کے لیے ان دونوں کے دہونے اور تیمم  
 کرنے میں ترتیب نہیں۔

للخفین والمحدثین الفسل والتیموم من لم يجد ماء ولا تراً بأصل الفرض وجد واءاً والمحدث تيمم عند وظيفه غسل العليل وان كان عليه سائر يتيق نذر غسل الصيحه ومسح على التانز ونيتهم كما سبق واذا كانت الجرحه على عضوين فصاعداً ايتيموم بحسب العضوه

**فصل المسح علی الخفین جائز بثلاثه مشراً قطعاً**  
ان يستدئ لبسهما بعد كمال الطهاره وان  
يكونا قما يمكن متابعه المشي عليهما وان يكونا  
سائرين محل الفرض ان يكونا ظاهرين في مسحه المسائرين  
مع ليا لهن في مسحه المقبره وما وليله وابتداء  
المدة من حين الحدث لا من حين اللبس -

**فصل ويطل المسح علی الخفین بثلاثه اشياء**  
الاول خلعهما وانقصاهما مذهب المسح وما يجب  
الفسل فلا يجزئ المنسوج الذي لا يمنع وصول  
الماء ولا الجرح موق ولا باس بالمشقوق القله  
المشدد ويسن مسح اعلاه واسفله خطوطاً

اور جس شخص کو نہ پانی ملے اور نہ مٹی ملے وہ فقط فرض نہ ادا کر لیسوی  
اور افسلستین نہ پڑے اور پانی یا مٹی کے ٹکڑے پر فرض کا ادا کرے  
اور حدت والا عضو طیل کے فرض کی پاکیزگی تيمم کرے اور اگر  
عضو پر ٹی غیر ایسی یا ایسی ہو کہ اس کے کینچنے سے تکلیف ہوتی ہو تو مسح  
عضو کو دہر دہر اور اس ٹی پر مسح کرے اور تيمم کرے جیسا کہ مذکور  
ہو چکا ہے اور زخم اگر دو یا زیادہ لگا ہو تو بائیں ہنر پر مسح کرے

**فصل تین شرط ضروریات موزون پر مسح کرنا درستی ہے**  
شرط پہلی یہ ہے کہ کینچنے کی بات بعد کمال اور پوری طہارت کے واقع ہو  
دوسری شرط یہ ہے کہ اس قسم کہ عضو موزون ہوں کہ او کو ٹپکڑا دی  
پے دپے چل سکے اور ایسے ہنر چلیے کہ ہر دو دستوں سے  
محل فرسکو چپا نہ لڑھون۔ یعنی شرط یہ کہ ان دونوں کا ہر دو  
پاک کر سکے۔ اور مسافر آدمی تین رات تین دن تک مسح کرے اور تيمم  
ایک دن رات مسح کرے اور مسح کی ابتداء وقت حدت و شاکہ کی گئی  
ہنچنے کے وقت تک ہنر۔

**فصل اور تین چیزیں موزون پر مسح باطل ہوتا ہیں ایک یہ کہ**  
پاؤں کے انجھانیں اور دست مسح تمام ہو جائے۔ دوسری چیز یہ ہے کہ ان  
پس ایسا بنا ہو کہ پاؤں کے انجھانیں نہ کہ نہ لگاؤں ہنر اور  
نہ ہر سوئی کافی ہے۔ لیکن اگر تکررہ ہو یا موزون ہو جبکہ بائیں ہنر  
توضا لہ تین۔  
اور حسنہن ہے کہ موزون کے اوپر اور ہنچنے بطور کر کے  
مسح کرے۔

وہ چیزیں صحیح یا عیاذی محل الفرض دونوں کا غسل  
العقب والکھنر والشاة فی انقضاء المدة یاخذ  
بالانقضاء واد اجنب تجدید اللبس بالانقضاء  
ومهما انقضت المدة او تزح الخف وهو علی  
الطهارة کما فی غسل القدمین :

**فصل اول سن حیض فی المرأة تسع سنین**  
قمریہ فان رأت قبل ذلك شیئاً فهو دم فساد  
ویثبت الرضاع بعد تسع سنین قمریہ تجدیداً  
واقل الحيض یوم ولیلۃ وغالبہ ذمت او سبع  
واکثرہ خمسۃ عشر یوماً ولیلۃ او اقل الطهرین  
الحیضتین خمسۃ عشر یوماً ولا حد لاکثرہ  
ویثبت العادة فی الحيض والطهورة واحدة  
ویحرم به ما یحرم بالجائزۃ والعبور فی المسجد  
ان خافت تلویثہ والصوم واجب فضاء  
بخلاف الصلوة ویحرم منها الاستمتاع  
ما بین الشرة والركبة ویباح الصوم والطلاق  
بانقطاع الدم وغیرہما بالانقضاء

المرأة تسع سنین قمریہ

دوست ہر مسح کر لینا اور سٹن کا جو فرض کے محل کے برابر  
لیکن نیچے اور رایتی کا اور کنا رو کا مسح کرنا کافی نہیں اور  
مسح کی مدت میں شک کرنے والا عمل کے مدت کے تمام  
ہو کر پڑا اور جب جنی ہو جائے تو موزے اور تار کر غسل کے  
بعد نئے طور سے پہنے۔ اور مسح کی مدت جب تمام ہو جا  
یا موزہ اور تار سے اور یہ آدمی طہارت پر ہو تو کافی ہے  
اور سو یا زن کا دوسرا۔ (باقی وضو کا اعادہ کرنا اگر لازم

نہیں)

**فصل عورت کو حیض آنے کی کم سے کم عمر قمریہ تین**  
فرس سے پہلے اگر عورت کو خون آیا تو وہ نہ نکاح  
خون ہے بعض کا نہیں۔ اور قمری فرسوں کے بعد نب  
رضاع ہی ثابت ہو جاتا ہے۔ کم سے کم حیض کی مدت اکو  
رات ہے۔ اور غالب مدت اسکی چھ یا سات دن رات  
اور اکثر مدت اسکی پندرہ دن رات ہیں۔ اور کم مدت طہر  
دیا کی، کی دو حیضوں کے درمیان میں پندرہ دن ہیں اور  
طر کے اکثر مدت کی کوئی حد نہیں۔ اور ثابت ہو جاتی ہے  
عادت حیض اور پاکی میں ایک بار سے۔ اور جو کام غیبت  
حرام ہیں حیض سے ہی حرام ہو جاتے ہیں اور اگر عادت نہ ہو  
گد زنا ہی حرام ہے جب ظہر ہو جسکو غیبی سمجھے گا۔ اور روزہ  
رکنا ہی حرام ہے لیکن حیض کے بند ہونے کے بعد روزہ کی  
واجب ہے۔ اور ناذنی قضاء نہیں۔ اور حیض کی حالت میں غوطہ  
زنا اور زنا کے درمیان غرض طبعی کرنی حرام ہے۔ اور  
بند ہونے پر روزہ رکنا اور طلاق دینا درست ہو جاتا ہے اور اگر  
سوا انہی صحبت کرنا قرآن کریم کا نا طوان کرنا وغیرہ غسل کے بعد  
درست نہ ہوتے ہیں۔ اور استحسانہ ہے۔

حدث ما ترك سلس البول ولا تمتع الصلوة  
والصلوة لكن تغتسل المستحاضة فرجها بعد  
خول الوقت وتغسله ثم توضع ثيابا  
بالصلوة فان اخرجت لمصلحة الصلوة كستر  
او انتظار جماعة لو يضر لمغيرة يوجب  
الاستيناف ويجب تجديد الوضوء كما ذكرنا  
في كل فرض :

**فصل** اذا دات لس الحيض قد اقله ولم  
يعبر اكثره فكله حيض ولو اصفرا وكدر  
فحيض ولا يحرم ان عبره من مبتدأة فميزه  
بان واقتويا وضعيفا فالضعيف استحاضة  
والقوي حيض ان لم ينقص عن اقله ولو عبر  
اكثره ولم ينقص الضعيف عن اقل الطهر او  
غير مميّزة بان راته على صفة واحدة او فقد  
شرطا التميز فحيضها يوم و ليلة وطهر مانع  
وعشرون يوما والمعتادة المميّزة ترد  
الى التميز بان نقص عن العادة وغير مميّزة ترد

وہ ایک حدیث دافعی ہے سلسل بول کی طرح اس کے روزہ  
اور نماز منع نہیں ہوتی۔ لیکن استحاضہ والی عورت وقت کے  
داخل ہوئی کے بعد فرج کو دھوے اور وہ جگہ پر کچھ یا باغیر کچھ  
وضو کر کے جلدی نماز کی طرف قائم ہو جائے۔ پس اگر وہ کسی مکان  
یا سفر یا نہ شریعت یا انتظار جماعت کے وضو کو آخر وقت تک مؤخر  
کے تو ضرر نہیں اور اس کے حوالہ کسی اور سبب کی ضرورت کے  
تو یہ وضو کا اعادہ کرے۔ اور ہر فرض کے لیے یا وضو  
اس کو کرنا جیسا کہ بننے ذکر کیلئے واجب ہے

### فصل

جب حیض کی عمر میں عورت قدر اقل خون دیکھے۔ اور وہ تیز یا خف  
حیض کی اکثریت کے تمام روزہ کرے تو وہ حیض نہیں کرتی جانشین  
اگر وہ نہایت اوکی نہ رہے یا کد لاہو۔ اس قدر خون چھوٹی  
لیکن اگر اکثریت کے تمام روزہ کرے اور وہ عورت ایسی ہو کہ  
بیلے ہی یا حیض آیا ہو۔ اور تیز کر نیوالی ہو۔ سطح کو کچھ حیض  
دیکھے۔ اور کچھ نہایت (یعنی اوکی قوت اور ضعف کی تیز کر  
قزادہ میں چھ ضعیف خون اور تیز دیکھا ہو وہ استحاضہ ہے اور تیز  
خون حیض ہے جبکہ اقل مدت (یعنی ایک رات دن) سے کم نہ ہو  
اکثر مدت (یعنی پندرہ روز) کا ہوا نہ ہو نہ ہی خطے۔ اور تیز یا خف  
خون اقل طہر سے ناقص نہ ہو۔ - یا بد عورت غیر مميّزة  
سطح کر اس کو ایک ہی صفت پر دیکھے یا جو تین تیزی کی شہرہ  
منفرد ہو تو اس کا حیض ایک رات اور ایک دن ہو۔ اور طہر اس  
انتہیل روز ہے۔

اور اگر وہ عورت متناوبہ مہیہ ہو تو عمل کرے اپنی  
تیسرہ پر۔ اگرچہ خون عادت سے کم ہی آئے اور  
متناوبہ غیر مميّزة عمل کرے۔

اپنی عادت پر اندرون کے قدر اور وقت اور حیف اور بخل اور ثبات ہوتی ہے عادت حیف اور بخل میں ایک حیف نہیں

فصل

نفاذ کے بیان میں

اقل نفاس یعنی اسکی تھوڑی مدت ایک صفحہ اور اکثر مدت ساٹھ دن، اور غالب مدت چالیس دن ہیں۔ اور نفاس کے استراحت کے چار ہیں وہ اصال جو کحالت سحرام بخوتے ہیں۔

رہتا جو نہ کرنا تھا کھسکا اور نہ توں کشن تھا نہ کر کے خوش ہے  
اکثر مدت بیض کو جس پائیے کہ دیکھے وہ عورت آما ہوا ہے  
یہ معنادر ہوا میز ہوا یا غیر میز ہے - اور قیاس کیا جائے  
یہ نفاں اس پر جو ہے اور نہ کر کیا ہے بیض من -

قصہ

ناز کو اجنبی نیکی چار شرطیں ہیں۔ اول یہ کہ مسلمان ہو، دکانچی نہ ہو،  
تو دم بالغ ہو، (ما بانی پر نہیں) اس کو مائل ہو جسے (دوم) شہرینہ  
چارم لاکھ ہو سکے۔

[illegible]

فضل

عاز کے منہ میں سبزہ چھین ایک میت کرنی۔ دوسرے  
مکعبہ ادرام کہنی۔  
قیصر اقام ہے۔

الى العادة قدراً وقتاً وحيضاً وطهرات ثبتت  
العادة في الحيض والطهر مرة واحدة.

## فصل اقل النفاس بحظہ واکثرہ ستون

يوماً وغالباًربعون يوماً وغيره ما يحرم  
بالجنازة وعجوبة ستين يوماً كعبود الذكائر  
الحيض فلتنظر مبدأة المعتادة او مبدأ وغير  
مميّزة وقياس بما ذكرنا في الحيض

## فصل وشروط وجوب الصلوة الرابعة

الأسلام والبلوغ والعقل والنقاء.

## فصل وشروط الصلوة ثمانية الموضوع

قبل وعند المجاورة وطهارة البدن وطهارة  
الثوب والحل وسر العورة وعورة الرجل  
ما بين السرة والركبة وعورة المرأة المحرمة جميع  
بدنها إلا الوجه والكفين وعورة الأم قبل  
كالرجل واستقبال القبلة ودخول الوقت \*

**فصل في فروض الصلوة سبعة عشر احدا**

النية والثاني تكبير الإحرام والثالث القيام

للقادر والرابع قراءة الفاتحة والحمد لله  
والسابع الطائفة فيه والسابع الاعتدال  
قائما والناظر الطائفة فيه والناظر السجود  
والعاشر الطائفة فيه والحادي عشر الجالس  
بين السجدين والثاني عشر الطائفة فيه  
والثالث عشر الجالس في آخر الصلوة والرابع  
الشهد في آخر الجالس والخامس عشر الصلوة  
على النبي صلى الله عليه وسلم والسادس عشر  
التسليم الاول والسابع عشر الترتيب  
فصل في سنن الصلوة ستة ثلثون رفع  
اليدين في تكبيرة الاحرام ووضع اليد اليمنى  
على اليسرى والنظر الى موضع السجود ودعاء  
الاستفتاح وهي اتي وجهت وجهي للذي  
فطر السموات والارض حنيفا وما انا من  
المشركين ان صلوات الله عليكم ورحمته وبركاته  
رب العالمين لا شريك لك وبذلك امرت و  
انا من المسلمين - والوقوف في كل ركعة والثاني

قادركہ اسے یعنی جو شخص کچھ اہم نہ ہو بلکہ رکعت کے اور کچھ اہم نہ ہو  
نماز پر فرض ہے۔ چوتھا فرض یا تمکک یا تنہا جو۔ پانچواں فرض  
رکوع کرنا۔ چھٹا فرض رکوع میں آرام کرنا۔ ساتواں فرض  
رکوع سے اور ٹھکرا کر بارگاہ ہدایت۔ آٹھواں فرض اس میں  
آرام کرنا ہے۔ نواں فرض سجدہ میں آرام کرنا ہے۔ دسواں  
فرض سجدہ میں آرام کرنا ہے۔ گیارہواں فرض سجدہ میں  
دریساں بیٹھا ہے۔ بارہواں فرض اس میں بیٹھا ہے اور آرام کرنا  
تیرہواں فرض نماز کے آخر میں بیٹھا ہے۔ چودھواں فرض  
آخر رکعت میں تسبیح یعنی انیت کا پڑھنا ہے۔ چودھواں  
فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کا پڑھنا ہے  
انیت میں سولہاں فرض اول بار کا اللہ علیہ وسلم  
درجۃ اللہ کہتا ہے۔ سترہواں فرض ترتیب ہے  
فصل ہفتمین جہتیں ہیں۔ احرام کی بحیرہ میں استنجا کرنا  
یعنی نماز شروع کرنا دعا پڑھنی اور دعا پڑھنے کے بعد  
آخر تک ترجمہ کا پڑھنا۔ گیسو نہ کرنا یا نہ کرنا یا نہ  
بالہ سے پر کرنا اسے اوس پاک ذات کے جسے زمین و آسمان  
پیدا کئے ہیں اور جن میں ہر چیز کے سرکاروں سے ہر چیز  
نازی رہی قربانی میرا جیسا میرا نسب اسلئے کہ جو کہ اس  
جانور کا رب ہے اوس کا ساجی کرنا میں اس بات کا  
محبوب کہم ہوتا ہے۔ اور میں خدا کے احکام سے ماننے والا  
ہوں۔ ہر رکعت میں اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ  
پڑھنا۔

۱  
اور اندیکھا کہتا ہے





عند قول لا اله الا الله ووضع يده على  
مبسوطه الاصابع وجلسه الاولى للشهد  
الاولى والصلوة على النبي صلى الله عليه وسلم  
في الشهاد الاولى وفي الشهاد الاخير على الال  
والدعاء في اخر الصلوة بعد الخيعة وهو الدعاء  
كما صليت وسلمت وباركت ورحمت وتحيات  
على ابراهيم وعلى آل ابراهيم في العالمين ربنا  
انك حميد مجيد انك على كل شيء قدير ربنا  
لا ترفع قلوبنا بعد اذ هديتنا وهب لنا من  
لدنك رحمة انك انت الوهاب ربنا اغفر لنا  
ذنوبنا وانت خير الوارثين والقنوت في الصبح  
وهي الدعاء اللهم اهدي في هديت  
وعاقل في فهم وعاقبت وتوكل في فهم وتوكلت  
بارك لربنا فيما اعطيت وربي شرما قضيت فلانك  
تفحص ولا يقضي عليك انك لا يدله من  
وايت ولا يعبر من عادت ببارك ربنا  
وتعايت فلان الحمد على ما قضيت واستغفر لك

اور بائیں ہاتھ کی اونچیاں کھڑکھڑائیں ران پر رکھنا  
اور اول کا جلسہ - اور پہلے جلسہ میں درود اللہ تعالیٰ  
علی محمد و آلہ وسلم پڑھنا - اور پہلا تشهد اور اخیر تشهد میں آل پر  
درود پڑھنا - اخیر نماز میں ایستائے کے بعد دعا کا چرہا اور وہ  
دعا یہ ہے کما صلیت و کما رحمت و کما تحیات و کما تبارک و تعالیٰ  
اور صبح میں قنوت پڑھنا اور وہ یہ ہے اللهم اهدي في هديت  
و عاقل في فهم و عاقبت و توكل في فهم و توكلت  
بارك لربنا فيما اعطيت و ربي شرما قضيت  
فلانك تفحص و لا يقضي عليك انك لا يدله من  
وايت و لا يعبر من عادت ببارك ربنا  
وتعايت فلان الحمد على ما قضيت و استغفر لك  
اور جس چیز کا تو نے فیصلہ کیا ہو اور کوشش ہو محضاً کہ یہ نیک  
حکم کرتا ہے اور تیرے حکم کے خلاف نہ کرے کہ میں کر سکتا -  
جس کا تو والی دعا گار ہو جاوے کہ یہ صلیح ذیل و خواہشیں ہوں  
اور جس کے ساتھ سب سے دشمنی ہو وہ غریزہ نہیں کر سکتا  
اے ہمارے - بے بہت برکت والی ہے تیری ہمتیں  
پاک ہو تو رب و نقصان سے میں تیرے فیصلہ سے  
تعمیل کرتا ہوں - اور جسے مغفرت چاہتا ہو

اور جس چیز کا تو نے فیصلہ کیا ہو اور کوشش ہو محضاً کہ یہ نیک حکم کرتا ہے اور تیرے حکم کے خلاف نہ کرے کہ میں کر سکتا - جس کا تو والی دعا گار ہو جاوے کہ یہ صلیح ذیل و خواہشیں ہوں اور جس کے ساتھ سب سے دشمنی ہو وہ غریزہ نہیں کر سکتا اے ہمارے - بے بہت برکت والی ہے تیری ہمتیں پاک ہو تو رب و نقصان سے میں تیرے فیصلہ سے تعمیل کرتا ہوں - اور جسے مغفرت چاہتا ہو

وَاتُوبَ إِلَيْكَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ  
وَسَلَّمَ رَبِّ اغْفِرْ مَا رَحِمْتَ وَانْخِرْ الرَّاحِمِينَ  
وَالْأَمَامَ بِأَيْ بَلْفُظِ الْجَمْعِ وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ بِلَا مَحْوَ  
الْوَجْهِ وَيُؤْمِنُ الْمَامُورَ الَّذِي عَادَ وَيُؤَافِقُ فِي  
الْمُتَنَاءِ وَإِنْ لَمْ تَسْمَعْ قُنْتَ وَلَيْسَ رُفْعُ يَدَيْهِ مِمَّ  
إِبْتِدَاءِ رُفْعِ رَأْسِهِ قَالُوا سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ  
فَإِذَا انْصَبَ قَالَ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ لَاءَ الشُّمُولِ  
وَمِلَاءَ الْأَرْضِ وَمِلَاءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدَهُ  
وَيَزِيدُ الْمُنْفَرِدَ أَهْلَ الشَّاءِ وَالْجِدِّ أَحْسَنُ مَا قَالَ  
أَلْعَبْدُ وَكُنَّا لَكَ عَبْدًا اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا  
أَعْطَيْتَ وَلَا مَعْطَى لِمَا مَنَعْتَ وَلَا زَادَ لِمَا  
قَضَيْتَ وَلَا هَادِيَ لِمَا أَضَلَّكَ وَلَا مُبَدِّلَ  
لِمَا أَحْكَمْتَ وَلَا يُنْفَعُ دُجْدِ مِنْكَ الْمُجْدِي  
السَّالِمُ عَلَى الْخَائِرِينَ مِنَ النَّاسِ وَالْمَلَائِكَةِ وَ  
الْجَلْمِ الْمَوْحِنِ وَالْقَلْبِ الْمَتَانِيَةِ -

بِالْيَمِيلِ وَالْإِبْعَاضِ سِتَّةَ الْقَهْلَةِ الْوَلِي  
فِي الْجُلُوسِ لِمَا وَالْقُنُوتِ وَالْقِيَامِ لِمَا وَالصَّلَاةِ

بِالْيَمِيلِ وَالْإِبْعَاضِ سِتَّةَ الْقَهْلَةِ الْوَلِي

اور سجدے اپنے گنہگار کی معافی پاتا تھا ہوں۔ اور بڑی طرف  
رجوع کرتا ہوں۔ وصلی اللہ علی النبی محمد و آلہ وسلم سے سرگرم  
مسائل کرنا میرے اور ہم کو مجھ پر اور تو سب کو کرنا اللہ کے  
زیادہ رحم کرنا اللہ ہے۔ امام دعا میں جس کے الفاظ کو کہتی  
اللہ ہم فی کی جگہ اللہ اور اپنے ہے۔ اور دعا میں قنوت پڑھتے وقت  
وہ وزن اتنے اوشک و خاک کے طور پر ممکن منہ پر اتنے کو نہ پھرے  
مستندی لوگ ہر دعا کے بعد آمین کہیں (خود پڑھیں) ہاں اگر  
امام آئندہ اور ہر دعا کے بعد آمین کہیں (خود پڑھیں) ہاں اگر  
خود پڑھنا چاہے اور شتا پڑھنے میں امام سے موافقت کرے اور  
سنن ہو یا تھون کا اور شتا رکوع سے سر اٹھاتے وقت میں  
من حمد مکتوبہ بر حجاب سیدہ کچھ ہوجا۔ تو کھڑکنا کھڑکنا  
الکھڑک جگہ ترچہ ہے۔ اس پر ہمارے تیرے ہی اسطرح  
تقریب زمین اور آسمانوں سے بری ہوتی۔ اور پڑائی کی جی  
ہر کو کہ تو چاہے بعد اس کے امام بیان نہ کی، اور منفر دینی کیلئے پڑائی  
ہل الشاء و حرکت میں یاد کرے جگہ ترچہ ہے۔ یا اللہ تو پڑائی  
ساتھ تقریب اور زمین کی اس میں ہی کر تیرا بندہ ہوتا، اور ہم سب  
علامہ ہیں یا اللہ جس کو تو کی چیز عطا کرے اور سکون و سکون والا کوئی نہیں  
اور سکون تو نہ دے اور سکون دین والا کوئی نہیں تیرا گراہ کرے تو کہ  
ہر ایک کرنا والا کوئی نہیں تیرے حکم کو کہ تو والا کوئی نہیں ہے  
حکم کو کہ لا تنوا الا کوئی نہیں۔ اور تیرے غضب اور کڑے سکون  
اسکی قوت اور عزت نفع بین و سکین (یعنی شتا کسی شتا الار  
دوسی چرب تر اغضب نال سکون تو اسکی الداری اور انجکی  
تیرا عذاب کو اسکی جان سے روک نہیں سکتی۔ و ہر دہندہ  
ذیل ہون چاہیگا) اور سلام ہر ایک کے بعد آدمی خیال کھے  
لوگوں فرشتوں میں سے جتنا یعنی السلام علیکم ورحمۃ اللہ علیکم  
تیرا کرے کہ میں پڑھتا ہوں اور حقیت سنن سنت غار کا  
پاؤں طرف کا سلام پیر ہے۔

فصل سنن ایض بن سید شہدہ اور سید

وَالسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَوَّلِ  
وَعَلَى كَلٍّ فِي الثَّانِي وَإِنْ تَرَكَ وَاحِدًا مِنْهَا مَا  
تَذَكَّرَ قَبْلَ التَّلْبِيسِ بَعْضُ عَادِ إِلَيْهِ وَإِنْ تَذَكَّرَ  
بَعْدَ التَّلْبِيسِ لَمْ يَعِدْ إِلَيْهِ -

**فصل** والذي يبطل الصلوة اثنا عشر  
خصلة الكلام عمدًا والقفقة عمدًا والبراءة عمدًا  
عمدًا أو القعل ثلثًا متواليه عمدًا ولا كل والشرك  
واظهار حرفين أو حرف مفهم عمدًا وترك  
فرض من فروض الصلوة عمدًا أو زيادة ركوع  
عمدًا أو زيادة سجود عمدًا وقعود عمدًا  
وقراءة الفاتحة في غير موضعها عمدًا وقراءة  
الشهادتين في غير موضعها عمدًا وقيل الصلوة  
مع الشك في النية وقطع النية والعزم على  
قطعها وانكشاف العورة عمدًا واستدبار  
القبلة والحداث وملاماة الجاسد والرسوخة  
في الصلوة

**فصل** وإذا شك في عدد الركعات وهو

۵ اور پندرہ ایات میں اللہ صلی علیہ وسلم کی ایک پرستش  
اور دوسری ایات میں آل نبی پر بھی وردہ دیکھنا۔ پھر ان  
سنتوں سے کسی ایک کو اگر ترک کیا۔ اور کسی فرض کے شروع  
کرنے سے پہلے یاد کر لیا تو اسکی طرف عود کرے اور اگر فرض  
کے ساتھ مل جائیکے بعد یاد آیا تو اب اسکی طرف عود کرے  
**فصل** نازک باطل کر نیوالی باتیں چھ ہیں۔

ایک عمدات کرنی۔ عمدہ ہنسات عمدہ بچار کر دینا  
پے در پے کرتے یا کوئی کام کرنا یا کھانا پینا یا جانے ہو  
نازک فرضوں میں سے کسی فرض کو چھوڑ دینا۔ جانے ہو جبکہ  
دور ہو گیا یا ایک بلی یا حرف کا اظہار کرنا جسکے معنی سب میں  
آتے ہوں۔ جانے ہو جبکہ ایک کوع زیادہ کرنا یا جانے ہو جبکہ  
ایک سجدہ زیادہ کرنا اور عمدہ کوئی قیام اور قعود زیادہ کرنا  
اور جانے ہو جبکہ فاتحہ کو اسکو غیر موضع میں پڑھنا۔ جانے ہو جبکہ  
ایات کو غیر جگہ میں پڑھنا۔ شکو کہ نیت کو ساتھ نازک ادا  
کرنا۔ اور نیت کا توڑنا۔ اور قبلہ سے پھر جائے یہ طوطا  
طہیدی کا ساتھ لگنا۔ نازک حالت میں مرتد ہو جانا۔

**فصل**

سجدہ ہو سکے جان میں

نازکین بہ نسبت شار رکعتوں کے شک آجے تو اقل کو  
پکڑے مثلاً چار ہی نازک پڑھ رہا ہے اس کو  
شک ہوا کہ میں نے تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار  
اب اس کو چاہیے کہ اس نازک کو تین رکعتیں  
مقرر کر کے ایک اور رکعت چوتھی پڑھ کر پھر دو سجدے  
بمحل کے ادا کرے۔

فی الصلوة اخذ بالاقبل ثم یسجد سجدین  
للسهوءان زاد فی الصلوة رکوعاً وجوداً  
او قیاماً او قعوداً علی وجه السهوء یسجد السهوء  
وان تکلم او تسلم ناسیاً او قرأ فی غیر موضع  
القرأة یسجد للسهوء ان ترأ و لحددا  
من الایباح سجد لتركه وسجد السهوء  
ومحل قبل السلام وبعد الشهد وان یقول  
فی سجده سبحان من لا ینام ولا یموت  
ولا یفیل ولا یموت۔

فصل المرأة تعالیٰ الرجل فی خمسة اشیاء  
فالرجل یحییٰ مرفقیه عن جنبه فی الركوع  
والسجود ویرفع بطنه عن خذیره فی السجود  
وتضو المرأة بعضهما الی بعض وتجمهر فی  
مواضع الجمهر المرأة تسروا ذاناً به شیء  
فی الصلوة سجد واذاناً به شیء فی الصلوة  
صفقت بان تضرب بطن کفها الی یمن علی  
ظهر الیسر وعورة الرجل ما بین السرة

اور سیطع نازین اگر زیادہ کیا نازی نے رکوع۔ یا  
سجدہ یا قیام یا قعود ہول کہ قوسو کے دو سجدے ادا  
کرے اور اگر قبول کر بات کی یا سلام پیرا یا غیر مکہ بن  
قزاقہ چڑھی ان صورتوں میں ہی سجدہ کے دو سجدے  
ادا کرے۔ اور سیطع سنن الایباح سے اگر کوئی  
ترک کیا تو اسے بھی سجدہ سہوا داکرے۔  
اور سجدے سہو کے سنت تین۔ اور ادا نماز التیاش کے بعد  
اور سلام پیرنے سے پہلے اس سجدہ سہو میں تسبیح  
پڑھنی چاہئے شجران من لا ینام یعنی پاک ہے اللہ عسیب  
نقصان دہ (خدا) کہ نہ سوتے اور نہ ہوتا ہے اور نہ  
غافل ہوتا ہے اور نہ کمیتا ہے۔

### فصل

عورت نازین مرد سے اپنے چیزوں میں مخالفت کرے  
مرد تو اپنی دونوں کھینیاں اپنی پسینے رکوع اور سجدے  
میں جدا کرے۔ اور سجدے میں پیٹ کو رانوں سے دھما  
لکے اور عورت اپنے بعض اعضا کو بعض کے ساتھ سیٹھ  
مرد جہری نازین میں چار کر چڑھے۔ اور عورت ہمیشہ  
آہستہ چڑھے۔ مرد کو نازین کوئی عادتہ پوشش لے تو نماز  
بجائے۔ اور عورت زانی اسے۔ سطلح کو اپنے سیدھے ہاتھ کی  
پیشانی بائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر اسے۔

اور مرد کی عورت گاہ عیسے ڈانچے کی جگہ ناف اور  
زانوں کے درمیان ہے۔

والركب وعورة الخمرة جميع بدنهما الا الوجه  
والكفين وعورة الامة كعودة الرجل و  
تخضض صوتهما بخضرة الرجل **لا حجب**  
**فصل** ويكره الصلوة عند الاستواء  
الا يوم الجمعة وان لم يحضرها وعند  
طلوع الشمس حتى يرفع قدر ربح وعند  
الاصفرار حتى تغرب وبعد فريضة الصبح  
حتى تطلع الشمس وبعد العصر حتى تغرب  
الا لسبب من الاسباب قبلها او مقارن  
لها كالغائصة والكسوف ونخبة المسجد  
وتيكربتك ارا الدخول ولو عرت بعبادة  
التلاوة والشكر والوضوء ويستثنى حرم  
مكة فلا تكرر الصلوة في اي وقت مكا  
**فصل** يجب الصلوة على كل مسلم عاقل  
بالغ طاهر دون كافرا ضلي وصبي ومغفل  
ونفساء وحائض۔

**فصل** الاذان والاقامة سنة في المكتوبة

اور آزاد عورت کے ڈانکنے کی جگہ سوائے اوٹھیلیدین کے  
سب بدن ہے۔ اور کوفہ کی عورت گاہ مرد کی طرح ہے  
اور عورت اجنبی مرد کے رو پر۔ اپنی آواز آہستہ کی  
**فصل** مکروہ ہے نماز استواء آفتاب میں یعنی دوپہر  
مگر جمہ کے روز جائز ہے اگرچہ نماز جمعہ پر حاضر ہی نہیں  
اور مکروہ ہے سوچ کے چٹھے کیوقت بیان تک ایکنے  
قدرا پر آجائی۔ اور سوچ زرد ہونے سے غروب تک  
صبح کی فرضوں کے بعد سوچ کے طلوع تک اور عصر سے  
مغرب تک ان سب صورتوں میں نماز پڑھنی مکروہ ہے  
ان مگر کوئی سبب ہوئے پئے یا انکے ساتھ ہی مثال  
سبب اقبل کے جیسے فرت شد نماز کا ادا کرنا۔ اگر سبب  
مقارن کی مثال جیسے سوچ کے گمن ہونے سے وقت کا  
مٹیس ہو جائے ان صورتوں میں اوقات مذکورہ کے اندر  
نماز کا ادا کرنا مکروہ نہیں۔ اور درست ہواوقات مکروہ  
تحتیہ مسجد اور مکروہ تہ ہے پر مکروہ دخول کے ساتھ اگرچہ  
قریب ہی ہو۔ دخول یعنی جتنی بار مسجد میں داخل ہوو۔  
دو رکعت تحتیہ مسجد ادا کرے۔ اسطرح جائز ہے نماز  
مکروہ میں سجدہ قنوت۔ اور سجدہ شکر۔ اور تحتیہ الوضوء  
اور جسم مکہ میں ہر وقت نماز پڑھنے۔ **فصل** نہیں  
نماز اور پڑھنا مانع۔ اثنی۔ پاک۔ کے پس کافر  
اصلی۔ جسی۔ بہریش پر۔ اور عورت نفاس و حیض اور کپڑا  
فرض نہیں۔ **فصل** اذان اور اقامت سنت نہیں  
نماز و ن میں سنت ہے۔

یشرط فی المؤذن الاسلام والذكورة  
والتمييز وليس ان يكون المؤذن حَبِيْبًا لِحَسَنِ  
الصوت عدلاً مطهرًا مطوعًا ولا يجوز  
الاذان للمرأة ويشترط وقوعه في الوقت  
الا في الصبح فانه يجوز في النصف الاخير  
وان يؤذن قائماً مستقبل القبلة ويقول  
في الصبح الشَّيْبُ وهو الصلوة خير من النوم  
والاذان مثنى والاقامة فردى الالفاظ  
الاقامة ويناط الاقامة بالامام والاذان  
يناط بالمؤذن وليس ادراجها وترتيله  
والترجيع فيه ويشترط فيه الترتيب بالاول  
وليس في العيد والكسوف والاستسقاء  
والتراجم ونحوها الصلوة جامعة ويكره  
الاذان للحدث والحنب اشده والاقامة  
اغلاظ ويستحب لسامع ان يقول مثل قوله  
الا في الحيلتين يقول لاحول ولا قوة الا  
بالله العلى العظيم ولسامع والمؤذن

ترتیب  
الاول

مؤذن میں یہ ضروری شرط ہے کہ مسلمان ہو  
اور مرد ہو۔ اور صاحب تميز ہو۔ اور حسن ہونے  
کہ مؤذن غنہ آواز والا۔ خوش آواز۔ عادل  
اچھی طرح پانک کرنے والا۔ پرہیزگار ہو سکے اور غور  
اذان کوئی درست نہیں۔ اور اذان میں یہ بھی شرط ہے  
کہ اپنے وقت میں واقعہ ہو جسے سو ابج کے کہ صبح کی  
اذان رات کے نصف اخیر میں ہی درست ہے۔  
اور یہ کہ کھڑا ہو کر۔ در و بر قبلہ کے اذان دیکر۔ اور صبح  
اذان میں الصلوة خیر من النوم کے۔ اور اذان  
کلہ دوہرے اور اقامت کے مفرد ہونے۔ یعنی اذان کا  
ہر ایک کلہ دو بار کہنا چاہیے اور اقامت کے الفاظ ایک ایک دفعہ  
ہونے چاہئیں مگر قد قائمات الصلوة کو دو بار کہنا چاہیے  
اور اقامت نام کے ساتھ متعلق ہے۔ اور اذان مؤذن کے  
ساتھ متعلق ہے۔ اور سنون ہر اقامت کا جلدی جلدی کہنا  
اور اذان کا تکرار ترجیح سے کہنا۔ اور شراب اور اذان میں  
ترتیب معمولات۔ اور سنون عید اور کسوف اور استسقاء  
اور تراجم اور نحوہ الصلوة جامعہ کہنا۔ اور تراجم  
اور جنبی آدمی کو اذان دینی شدہ ہو اور سہرات میں  
کوئی تو بہت ہی سخت کرے۔ اور ترجیح اذان کو اور کچھ  
کلمات کا جو کہ مؤذن کہتا ہو کر بھی علی الصلوة صحیح علی  
الفاکح کی جگہ لا حول ولا قوة الا بالله العلی العظيم ہے  
اور اذان کے ختم ہونے پر باگلی اور سننے والوں کو  
چاہیے

ان یصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یعد الفراغ  
 ویقول اللہم رب هذه الدعوة التامة  
 والصلوة القائمة ات محمد بن الوسیلة و  
 الفضیلة والدرجة الرفیعة العالیة وابضه  
 مقاما محمود الذی وعدته وارزقنا  
 شفاعته ولا تخزنا وینہ انک لا تخلف  
 الميعاد اللہم اعطنا ایما ناصدا للیقین  
 کفر برحمتک یا ارحم الراحمین

فصل روی عن ابن حافظ عن ابی جابر  
 عن عبد اللہ بن عباس عن رسول اللہ صلی  
 علیہ وسلم قال في الاذان عشر کلمات من  
 الکفر من قال واحد منها یکفر الا قول اذا  
 مد الف الا قول من لفظة الله کفر - والثانی  
 ان یقول الله اکبر بد الباء یکفر والثالث  
 ان یقول بئذ الهاء یکفر والرابع ان یقول  
 الحمد موضع الهاء یکفر والخامس ان یقول  
 لا اله الا الله بلا تشدید یکفر السادس

کرمی صلی اللہ علیہ وسلم پر ورد ہو چکا یہ دعا اللہم  
 رب هذه الدعوة التامة

## فصل

کسی عارف کے بیٹے سے روایت کی گئی ہے وہ ابی  
 سے لیتے ہیں وہ عبد اللہ بن عباس سے وہ رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اپنے فرمایا ہے کہ اذان میں  
 دس کلمے کفر کے ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ  
 کافر ہوا اول یہ ہے کہ لفظ اللہ پر اکتفا کر چکے  
 ہیں لہذا کہنا -

دوسرا - اللہ کہہ کر کہے کہ لہذا کہے پڑنا -  
 تیسرا - اللہ کی بیٹے کہ لہذا کہے پڑنا -  
 چوتھا - اے ہونے کی جگہ حاصل کا پڑنا  
 پانچواں - لا اله الا الله کو تشدید کے بغیر پڑنا -  
 چھٹا - اَشْهَدُ اَنْ لَا اله کو اکتفا کرنا

سیدنا ابی جابر نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اذان میں دس کلمات ہیں  
 اگر سے ایک کلمہ بھی غلط ہو جائے تو وہ کافر ہو جاتا ہے  
 اور یہ کلمات یہ ہیں اولی کہ لا اله الا الله کو تشدید کے بغیر پڑنا  
 دوسرا کہ اَشْهَدُ اَنْ لَا اله کو اکتفا کرنا  
 تیسرا کہ اللہ کی بیٹے کہ لہذا کہے پڑنا  
 چوتھا کہ اے ہونے کی جگہ حاصل کا پڑنا  
 پانچواں کہ الحمد موضع الهاء یکفر  
 چھٹا کہ الحمد موضع الهاء یکفر  
 سابع کہ الحمد موضع الهاء یکفر  
 ثامن کہ الحمد موضع الهاء یکفر  
 تاسع کہ الحمد موضع الهاء یکفر  
 عاشر کہ الحمد موضع الهاء یکفر



ساتواں محمد کی جگہ حامد کہنا۔

آٹھواں عیٰ علی الصلاح کہنا۔

نواں عیٰ علی الفلاح اللہ کے ساتھ کہنا۔

### دسواں

عیٰ علی الصلوٰۃ تشہید کے سوا کہنا۔ ابن سب  
صورہ زمین کا فرہنگ ہے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے  
خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ پتھر پڑے  
اور میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ دیکھ جنم کی طرف جب اوپر  
دیکھا میں تو ایک بہت جماعت مؤمنوں کی مجھے نظر آئی  
کہ انہیں نہ خنزیر رکے مٹھوں کی طرح ہیں پیسے پتے ہیں  
اور آگ میں جلتے ہیں۔ نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو  
سوال کیا کہ اے نبی اللہ کے کیا چیز انکو جلاتی ہے پہنچے  
فرمایا کہ جاک ان اذان دیتے ہو اور اذان کو سیکھتے نہ تھے  
پس میں نے عرض کی یا رسول اللہ انکے واسطے اللہ  
سنا کرش کیجئے آپ نے فرمایا میں ان سے سب سے پہلے اور  
میرے سے اور سب سے پہلے سنا کرش کروں گا اور ان کو  
بھی جو کہ سنتے تھے اور منع نہ کرتے تھے۔

ان يقول اشهد ان لا اله الا الله بلا العی  
یکفر الساب ان يقول حامد رسول الله  
یکفر الثامن ان يقول حی علی الصلاح یکفر  
التاسع ان يقول بدلا لفت حی علی الفلاح  
یکفر والعاشر ان يقول حی علی الصلوٰۃ بلا  
تشدید یکفر قال ابو بکر الواسطی حجة  
الله تعالیٰ رأیت فی المنام جاء رسول الله  
صلی الله علیه وسلم واخذ بیدی فقال  
انظر الی جهة فلما نظرت الیها رأیت  
جماعة کثیرة من المؤمنین وجوههم مثل  
وجوه الخنازیر لیسرہون صدید میحرقون  
فی النار ثم سألت النبی صلی الله علیه وسلم  
یا نبی الله ای شئ میحرقهم فی النار فقال علیه  
السلام کانوا یؤذنون بالجهل ثم لا یتعلمون  
فقلت یا رسول الله اشفع (لهم) من الله  
فاجابنی انما انا بشری منهم وهم ربوبیون  
منی وکذاک من لیسعون ولا یمنعون

صدق الله وصدق رسول الله صلى الله عليه وسلم نقل من أساس المصل قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من وضع ايها المير على عيني حين قال المودن اشهد ان محمدا رسول الله انا قائد في الجنة يا رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف وضع لهما يديه قال وضع ظفرك على عينيك ولا تمدها

**فصل في السواك - السواك سنة**

عرضا بخش سوي اصبعه للصلاة وغير الفو ولا يكره الا للصلاة بعد الزوال والتميم في اقله وان ترك ففي اثنائه فلا تترك السواك فانه مطهرة للفم مرضات للرب والصلاة بالسواك افضل من سبعين صلاة بغير سواك

**فصل في صلاة النفل - النفل قسم**

لا يسن فيه الجماعة ومنه الرواتب مع الفرائض وقسمين فيه الجماعة كالعيدين والكسوفين والاستسقاء والتراويح و

پس مسند آیا اللہ نے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس سواک سے نقل ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اپنے دو انگلیوں سے باگی کے اشدھان محمد رسول اللہ کہنے پر اپنی انگلیوں پر کے میں اور سکوخت میں بجا کر لے گا۔ کسی نے کہا اے رسول اللہ انگوٹھے انگلیوں پر کس طرح کے فرمایا کہ تو دو وزن ناخن اپنی انگلیوں پر کشتی نہ دے۔

## فصل

سواک کے بیان میں

سواک کرنا سنت ہے۔ چار چیز کے عوض میں ساتہ کسی سخت چیز کے سوا اپنی اونگلی کے سواک کرے۔ وہ نہ کہتے وقت اور نماز پڑھتے وقت۔ اور نہ کہ تیسیر ہوئے وقت۔ اور نہ کہ ہین سواک کرنا۔ اگر روزہ دار کو بعد زوال کے اور جسم میں سواک کر نیکی پہنچے۔ اور اگر جسم میں کوہوڑا تو در میان میں کہے۔ پس بلکہ سواک ترک کرنا چاہیے۔ کیونکہ وہ نہ کی پاکیزگی اور رب کی رضامندی ہے اور نماز پڑھنے سواک کر کے افضل تر نماز کی بغير سواک کے

## فصل

نفلوں کی نماز کے بیان میں۔ نفل سنت دو قسم کی ہے۔ ایک قسم وہ ہے کہ جس میں جماعت کرنی سنت اور دوسری کہ جس میں جماعت نہ کرنی سنت اور وہ بھی سنت روایت ہے کہ نماز میں کے ساتھ پڑھا جائے

۱۔ سواک کرنا سنت ہے۔ چار چیز کے عوض میں ساتہ کسی سخت چیز کے سوا اپنی اونگلی کے سواک کرے۔ وہ نہ کہتے وقت اور نماز پڑھتے وقت۔ اور نہ کہ تیسیر ہوئے وقت۔ اور نہ کہ ہین سواک کرنا۔ اگر روزہ دار کو بعد زوال کے اور جسم میں سواک کر نیکی پہنچے۔ اور اگر جسم میں کوہوڑا تو در میان میں کہے۔ پس بلکہ سواک ترک کرنا چاہیے۔ کیونکہ وہ نہ کی پاکیزگی اور رب کی رضامندی ہے اور نماز پڑھنے سواک کر کے افضل تر نماز کی بغير سواک کے

وليس القنوت في الوتر في النصف الثاني  
من رمضان وهي لقنوت الضحى محلا  
جهرًا ويقول قبله اللهم انا نستعينك و  
نستغفرك ونشهد بك ونؤمن بك ونكفل  
عليك ونثني عليك والخير كله ونشكرك  
ولا نكفرك نخلع ونترك من يفحرك اللهم اياك  
نعبد ولك نصلي ولسجد اليك نسعى نخشع  
ونزجر رحمتك ونخشى عذابك الحمد ان عذابك  
الحمد بالكفار ملحق اللهم عذب الكفرة  
واهل الكتاب المشركين الذين يصدون  
عن سبيلك ويكذبون رسلك ويقالون  
اولياك اللهم اغفر للمؤمنين والمؤمنات  
والمسلمين والمسلمات واصلم ذات بيتهن  
والف بين قلوبهم واجعل في قلوبهم الايمان  
والحكمة وثبتهم على ملة رسولك خلائك  
واوزعهم ان يوفوا بعهدي الذي عاهدتهم  
عليهم وانصرهم على عدوك وعدوهم

الہ الحق واجعلنا منهم اللهم اهدنا الخ  
 ویستحب فیہ الجماعۃ ان صلح مع التزایح  
**فصل الجماعۃ سنۃ مؤکدۃ فی المکتوبات**  
 غیر الجمیعۃ للرجال وغیر مؤکدۃ للنساء  
 وتنال فضیلۃ الجماعۃ بادرک الحزن من  
 الصلوۃ ولا یخص فی ترک الجماعۃ الا  
 عند امان عام کا المطر والریح العاصفۃ  
 فی اللیل والوجل الشدید واما خاص  
 کا المرض والحرق والبرد الشدید و  
 الجوع والعطش الظاهرین وخوف الظالم  
 وملازمۃ الغریم وهو معسر وجافعو  
 العقوبۃ والعری وترحل الرفقۃ واکل کالہ  
 رائجۃ کریمۃ ومريض من لا متعہ لہ او  
 یانس بہ واشراف القریب والحبیث  
 الزوجة والمملوک ابدۃ -

**فصل ولا یصح اقتداء القارئ بالکافر**  
 وهو من یخل بحرف او تشدیدۃ من التفت

او فرغۃ کہ اور ہر کسی کی رائے میں کہ اگر آئین - پر اکتفا کرے  
 اکتفا فی کراۃ ترک پر ہے - اور اسکا ترجمہ اور عبارت ہجیر  
 کہی گئی ہے - اور مستحب ہے وترن میں جماعت کرنی اگر  
 تراویح کے ساتھ پڑھی جائیں - **فصل مردوں کی**  
 فرض نمازون میں جماعت سنت مؤکدہ ہے - اور محمد میں بتا  
 فرض ہے (غیر جماعت کے بعد دست نہیں اٹھو رکھو جماعت  
 سنت مؤکدہ نہیں - اور حامل ہوتی بر فضیلت جماعت کی نماز کا  
 ایک جزو پانچواں ہے - اور جماعت کے چوتھے میں حضرت میں کسی  
 غدر کو خواہ وہ مذہب عام ہو مثل بارش اور سنت ہجرات کے  
 وقت اور سنت ہجیر - یا خاص ہو - انہ فرض اور سنت گئی ہے -  
 یا ہو کہ - یا پیکر - یا عالم کا خوف - یا ترندار کا گیر و رہنا  
 در حالیکہ شکست ہو - یا عقوبت کو شہادت کی امید - یا رہنے نہ  
 یا مکرمہ الارواح وغیرہ کا (مانہ لسن پیا کما) اور مستحق کا شکر  
 اور ایک مریض کی بیماری میں کہ کوئی غریب یا غنی  
 یا قریب الگ ہو کسی قریبی یا دوست یا عورت یا غلام کا ہاتھ  
 صدقہ نہیں جماعت کرنا نہ رخصت ہے -

**فصل اکتفا کے بیان میں - تاری کرامی کے تحت**  
 اقتدا کرنا جائز نہیں -

اور اسی وہ شخص ہے جو کسی حسن یا تشدید کو نامتہ  
 سے برابر اور انہ کر کے -

اور اسی سے ہے (ارت، اور ارت و شخص پر کہ جان  
او غام کرنا نہیں و ان او غام کے اور لایع ابھی قسم کو  
اور یہ وہ ہے کہ ایک حرف کو دوسرے حرف کے ساتھ مل  
کر تاہم اور اگر وہ ہر اقد ساتھ ساتھ اور تاہم اور رحان کے  
اور ہاڑ ہے اقدہ ای لی اس کے ساتھ قرآن میں اس کے برابر ہو۔  
اور درست نہیں اقدہ ان میں غلط ہے، دیکھ لیں اس کے  
ساتھ جب قرآن میں دونوں متفق نہیں۔

**فصل** بے موقف کر یاں میں اپنے ام سے تفت  
میں آگے نہڑ جائیے اگر آگے جانا نا باطل ہوئی۔ اور یہ  
توڑا سا پیچے کھڑ رہنا۔ اور تقدم میں اعتبار ایڑی کا ہے  
یعنی تنہا کی ایڑی اس کو اگر نہ تو دو تفت میں جائز نہ ہی متفق نہیں  
اور توقف میں ام کو پیچے چھوڑ کر ایڑی پر رو میں پر رکھے  
پھر عورتیں۔ اور مقتدی ایسا صف کو پیچے کر اس کو بکھڑا  
ہو جائے متفق نہیں اگر کچھ ہی بکھڑا رکھیں۔ اور اگر صف میں چاہیں  
تو ایک آدمی کو پیچے کھینچ بیٹھو اور اس آدمی کو پیچے کہ اس کی  
کشش پر پیچے پٹ لگے۔

**فصل** مسافر کو چار شرطیں ساتھ رہی نماز کا قصر کرنا  
جائز ہے۔ ایک شرط یہ کہ ہوئے سفر اس کا مسیحت کی  
یعنی نمازانی مثل چوری وغیرہ یا فانی کے لیے سفر ہو۔  
دوسرے اندازہ سفر کا سو فرسخ ہوئے۔ تیسرے یہ کہ  
سفر کی نماز کو قصر کرے۔ پس جو سفر میں نماز میں  
تقصا ہوئے ان کی قصر نہیں۔

(او ٹکو چو رہی کر کے پڑ ہے گا) چوتھے

ومساکرت وهو الذي يدغم في غير ضمة  
والا لثغ وهو الذي يبدل حرفاً بحرف  
يكره الاقتداء بالقتاء والفاء والحاء  
ويصح اقتداء الآخرين بمثله قراءة ولا يصح اقتداء  
الحنان بمثله ان لم يتفقا قراءة۔

**فصل** لا يتقدم على امام في الموقف فان  
تقدم وبطلت وتجب خلفه قليلا لا الاعتناء  
في التقدم والعقب ولا يضر المساواة  
تقف خلف الرجال ثم الصبيان ثم الغنثا  
ثم النساء ولا يقف المأموم منفرد ابل  
يدخل الصفان وجد فرج والا فيجرحا  
وليساعده المجرور۔

**فصل** ويجوز للمسافر قصر الصلوة الزبابة  
باربع شرائط احدها ان يكون سفره بعيد  
معصيته والثاني ان يكون مسافة ستة عشر  
فرسخا والثالث ان يكون الصلوة من التبغ  
فلا يصح قصر الصلوة القضاء في الحضر والرابع

۴۲  
فصل فی قصر نماز کے بیان میں  
اور اس سے ہے (ارت، اور ارت و شخص پر کہ جان  
او غام کرنا نہیں و ان او غام کے اور لایع ابھی قسم کو  
اور یہ وہ ہے کہ ایک حرف کو دوسرے حرف کے ساتھ مل  
کر تاہم اور اگر وہ ہر اقد ساتھ ساتھ اور تاہم اور رحان کے  
اور ہاڑ ہے اقدہ ای لی اس کے ساتھ قرآن میں اس کے برابر ہو۔  
اور درست نہیں اقدہ ان میں غلط ہے، دیکھ لیں اس کے  
ساتھ جب قرآن میں دونوں متفق نہیں۔  
فصل بے موقف کر یاں میں اپنے ام سے تفت  
میں آگے نہڑ جائیے اگر آگے جانا نا باطل ہوئی۔ اور یہ  
توڑا سا پیچے کھڑ رہنا۔ اور تقدم میں اعتبار ایڑی کا ہے  
یعنی تنہا کی ایڑی اس کو اگر نہ تو دو تفت میں جائز نہ ہی متفق نہیں  
اور توقف میں ام کو پیچے چھوڑ کر ایڑی پر رو میں پر رکھے  
پھر عورتیں۔ اور مقتدی ایسا صف کو پیچے کر اس کو بکھڑا  
ہو جائے متفق نہیں اگر کچھ ہی بکھڑا رکھیں۔ اور اگر صف میں چاہیں  
تو ایک آدمی کو پیچے کھینچ بیٹھو اور اس آدمی کو پیچے کہ اس کی  
کشش پر پیچے پٹ لگے۔  
فصل مسافر کو چار شرطیں ساتھ رہی نماز کا قصر کرنا  
جائز ہے۔ ایک شرط یہ کہ ہوئے سفر اس کا مسیحت کی  
یعنی نمازانی مثل چوری وغیرہ یا فانی کے لیے سفر ہو۔  
دوسرے اندازہ سفر کا سو فرسخ ہوئے۔ تیسرے یہ کہ  
سفر کی نماز کو قصر کرے۔ پس جو سفر میں نماز میں  
تقصا ہوئے ان کی قصر نہیں۔  
(او ٹکو چو رہی کر کے پڑ ہے گا) چوتھے

ان نبوی القصر مع الاحرام ومن سافر  
من بلدہ او قرية فابتداء ثم تجاوزت التو  
والعمران وليتراط ان يقصد موضعا من  
حين السفر فليس للها اثر القصر وان طال  
سفره ولا لطالب غريبا وابق يرجع مئة  
وجدة ولا يعلم موضعه ولو كان لمقصدة  
طريقان طويل وقصير فلك الطويل الغرض  
كسهولة او امن فله القصر والا فلا ولو اتبع  
العبد او الزوجة او الجندی مالك امر  
في سفره ولا يعرف مقصده فلا قصر ولا قص  
للعاصي بسفره كالآبق والتاشرة ولو انشا  
السفر مباحا كالتيارة والحج ثم نقل الى  
معيبة فلا قصر ولو انشاء السفر عاصيا ثم  
تاب فابتداء السفر من حين التوبة.

### فصل يجوز للمسافر ان يجمع بين الظهر

والعصر في وقت ايتهما شاء وبين المغرب  
والعشاء في وقت ايتهما شاء وشرط جمع التقديم

یہ کجگر احرام کے ساتھ قصر کی نیت کرے۔ اور جسے  
سفر کیا کسی شہر یا گاؤں سے تو اس کے سفر کی ابتدا شہر یا  
اور آبادی سے ہونا ذکر کرنے سے گوارہ ہے جس طرح ہے  
کہ سفر کے وقت کسی جگہ کی نیت کرے پس تردد کرنے والا  
کیونکہ اسے قصر میں اگرچہ باہمی ہو سفر اور اسکا اور نہ واسطے  
وہ ہرگز نہ ہوئے تردد کے اور ہاگے پہنچنے کا نام کے جبکہ یہ  
ارادہ ہو کہ جب اونکو چاہئے واپس آجائیکا۔ اور اگر اسکو  
مقصد کے دو راستے ہیں ایک لمبا اور ایک چوٹا۔ پس  
لے راستے پر کسی فرض کے واسطے مانتہ سہولت راہ اور  
امن کے گیا تو اسکو قصر کرنا جائز ہے اور اگر فرض میں  
تو اسکو قصر جائز نہیں۔

اور اگر غلام یا عورت یا سپاہی اپنے اہلکار اور غلام کے  
ساتھ چلے اور انکو اسکا قصد معلوم نہیں کہ کمان  
جائیکا پس انکو قصر کی درست نہیں۔ اور جو شخص عیش  
سفر کے عاصی ہو جسے جاننے والا غلام۔ اور عورت  
ناشنہ ایسے کے لیے ہی قصر جائز نہیں۔ اور اگر اول  
مبلغ سفر پر مثل تجارت اور حج کے روانہ ہوا پھر رہا  
اور کو معصیت کا سفر بنایا تو اسکو قصر کرنا جائز نہیں۔  
اور اگر پہلے نماز مانی کے سفر پر نکلا پھر رہا تو پھر کرلی  
تو ابتدا سفر کی قرب کی قیوت پر شمار ہوگی۔ فصل نماز کو  
جمع کر کے بیان میں۔ درستی ساز جمع کرنا غلام و عورت  
ان دونوں کے وقتوں میں جس میں چاہیں کرے (یعنی  
کیونکہ جمع کرے یا عصر کی قیوت پہلے جمع قدم پر اور پھر  
جمع تاخیر اس طرح مغرب اور عشاء ہی جمع کرنا سازگار ہے  
جمع قدم کر کے یا تاخیر اور جمع قدم کی تین شرطیں ہیں۔

ثَلَاثَةٌ أَحَدُهَا أَنْ يَتَدَيَّ بِالْأَوَّلِ وَالثَّانِيَةِ  
 نِيَّةَ الْجَمْعِ فِي أَقْلٍ أَوْ لَوْ وَجُوزَ فِي اثْنَيْنِ أَيْضًا  
 وَالثَّالِثُ الْمَوَلَاتُ بَيْنَهُمَا يَقْدَرُ مَا يَتِمُّ فِيهِمْ  
 فَلَوْ صَلَّيْنِهَا ثُمَّ بَانَ فَضَاءُ الْأَوَّلِ بَطَلَتِ الثَّانِيَةُ  
 أَيْضًا - وَأَنْ أَخْرَفَاهُ نِيَّةَ الْجَمْعِ قَبْلَ خُرُوجِ  
 الْوَقْتِ الْأَوَّلِ يَقْدَرُ مَا يُوَدَّى فَرْضُهَا وَالْكَافِلُ  
 فِيهِ التَّرْتِيبُ وَالْمَوَلَاتُ وَأَذْجَعُ بَيْنَ  
 الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ صَلَّيْنِ سُنَّةَ الظُّهْرِ الْمَقْدَمَةِ ثُمَّ  
 يَصِلُ فَرْضَيْنِ ثُمَّ سُنَّةَ الظُّهْرِ الَّتِي بَعْدَ هَاتِهِ  
 سُنَّةَ الْعَصْرِ وَفِي الْجَمْعِ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ  
 يَصِلُ الْفَرْضَيْنِ ثُمَّ سُنَّةَ الْمَغْرِبِ ثُمَّ سُنَّةَ الْعِشَاءِ  
 ثُمَّ الْوُتْرَ وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ -

فصل شروط وجوب سوالی الامام من  
 الصَّلَاةِ مِنْ اَرْبَعَةِ مَسْأَلٍ قَالَ الْاِمَامُ الشَّافِعِي  
 رَحِمَهُ اللهُ عَلَيْهِ مِنْ سَلَّلَ عَنْ اِمَامٍ مِنْ اَرْبَعَةِ  
 مَسْأَلٍ اِنْ اَجَابَ عَنْهَا قَامَتْهُ صِحَّةُ الصَّلَاةِ  
 الْاَوَّلُ مَنْ نَقَدَى بَلْكَ فَانْتَبَهَ مِنْ تَقْدِي

ایک یہ کہ پہلی نازک اول پڑھے۔ دوسری شرط جمع کی یہ  
 کہ جمع کی نیت پہلی نازک سے پیشتر کر لیوے۔ لیکن پہلی  
 نازک سے درمیان میں ہی اگر نیت کرے تو جائز ہے۔  
 تیسری شرط مولات یعنی پے در پے پڑھنا یا تم کفر  
 اور اقامت کی کبھی اندازے زیادہ وقت گذرے۔  
 اور اگر پڑھا مقررے و دون کو پہر پہلی نازک کا فساد و محوم  
 ہوا تو دوسری نازک ہی باطل ہو جاتی ہے۔  
 اور جبکہ جمع تاخیر کرے تو آپ پہلے نازک کے اس قدر قوت  
 محل طے سے پیشتر جس میں اس کے فرض کو ادا کر سکے۔  
 نیت جمع کی کر لینے کافی ہے۔ اور افضل جمع تاخیر میں  
 ترتیب اور مولات ہے۔ جب نماز اور عصر کو جمع کرنا چاہا  
 تو نماز کے پہلے سنت اول پڑھ کر نماز اور عصر کے فرض کو پڑھے  
 پھر نماز کی پہلی سنت پڑھ کر عصر کی سنت پڑھے۔ اور مغرب و عشاء  
 کے جمع کرنے میں اول فرض کو پڑھے پھر مغرب کی سنت اور  
 اس کے بعد عشاء کی سنت پڑھ کر پڑھے۔ واللہ اعلم۔

## فصل

امام سے نازک کے تعلق پار میں سے بوجھنے کو واجب  
 امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے جس نے امام سے چاہا  
 پیچھے اگر جواب دیدیا تو اقامت اسکی صحیح ہے اور اگر نہ دیا تو  
 صحیح نہیں۔ پہلا سوال یہ کہ ہم تیسرے ساتھ اقتدا کرتے ہیں یا  
 تم کے ساتھ اقتدا کرتے ہو۔

وَالثَّانِي صَلَوَاتُنَا تَقَعُ بِكَ وَصَلَوَاتُكَ بِمَنْ تَجْعَلُ  
وَالثَّالِثُ أَنْتَ أَمَّا مَنْ أَمَّا مَكَ وَالرَّابِعُ  
مَا قَبْلَكَ جَوَابًا إِنْ أَقْدَى بِالْأَمَّةِ لِلْمُخِصِينَ  
وَهُوَ الَّذِينَ يَقْتَدُونَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَصَلَوَاتُكَ تَقَعُ بِالْعِلْمِ وَالْقُرْآنِ أَمَّا  
وَالْكُتْبَةُ قَبْلَتِي - نَقْلٌ مِنْ قُوَّةِ الْقُلُوبِ رَوَى  
أَبُو الْإِثْمَرَ قَدْ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ كِتَابُهُ  
تَنْبِيهِ الْغَافِلِينَ -

**فصل محتاج الامام فی الصلوٰۃ الی عشرۃ**  
خصال حتی تیمم لہ صلوٰۃ و صلوٰۃ من خلفہ  
اولھا ان یکون قاریا بکتاب اللہ ولا یکون  
لحائا والثانی ان یکون تکبیرا تَجْزَا صِحْحًا  
والثالث ان یحفظ نفسه من الحرام والشبهة  
والرابع تیمم رکوعہ وسجودہ والحامس یحفظ  
نفسہ وثیابہ و بدنہ من الاذی والسادس  
ان لا یطول القراءة الا برضی القوم والسابع  
ان لا یجرب نفسه والثامن ان لا یدخل

دوسرا سوال یہ کہ ہماری نماز تیرے ساتھ صحیح ہوتی ہے  
اور تیری نماز کے ساتھ صحیح ہوتی ہے۔ تیسرا سوال یہ کہ کیا  
امام ہوا اور کیا امام کون ہے۔ چوتھا سوال یہ کہ کچھ قبلہ کیلئے  
جواب کیا ہے کہ میں امام کون ہوں کہ تیرا کون ہے اور وہ  
بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ۔ اور میری نماز علم کے ساتھ صحیح ہے  
اور قرآن میرا امام اور کبھی میرا قبلہ ہے۔ یہ روایت غلط ہے  
منقول ہے ابو یوسف سے کہ تیری کتاب تنبیہ الغافلین میں ہے  
کی ہے۔

## فصل

امام نمازین و من جہلہ کی طرف محتاج ہے  
اور میں یہ دس ضلالتیں ہوں تو پوری ہوتی ہو نماز کی اپنی  
اسکے مقتدیوں کی ہے۔ پہلی ضلالت یہ کہ قرآن کا تادی و غلط  
پڑھنا والا نہ ہو۔ دوسری کہ سب تکبیر میں اسکی ہر ام و جمیع ہوں  
تیسری کہ اپنے نفس کو حرام اور حرامہ محفوظ نہ کرے۔ چوتھے یہ کہ  
رکوع اور سجدہ میں ہر رکوع سے پورا کرے۔ پانچویں یہ کہ اپنے نفس اور  
کپڑے اور بدن کو ہر رکوع سے محفوظ نہ کرے چھٹے یہ کہ قوم کی رہنمائی  
قرآن کی تعلیم کرے ساتویں یہ کہ اپنے نفس کو ہر رکوع میں نہ ڈالے۔  
اور آٹھویں جب تک اپنے گناہوں کی معافی نہ ملے  
اور مقتدیوں کی سزا نہ ملے نہ چاہے نمازین و جہل  
نہ ہو۔



فَالصَّلَاةُ حَقٌّ يَتَغْفَرُ اللَّهُ مِنْ جَمِيعِ ذُنُوبِهِ  
وَيَشْفَعُ لِمَنْ خَلْفَهُ وَالنَّاسُ إِذَا سَلَمُوا لَا  
يُخْصِ نَفْسَهُ بِالِدَعَاءِ فَيَنْوِي الْقَوْمَ وَالْعَاشِرَ  
إِذَا تَرَلَّ فِي الْمَجْدِ غَرْيٌ يَسْأَلُهُ عَمَّا يَحْتَاجُ إِلَيْهِ  
**فصل فی رعایۃ القوم۔** اذاکا زالا امام

شافعیاً والقوم حنفياً فلا بد ان یزعی سبعة  
اشیاء الاول لا یتوضو وبقلتین والثانی  
لا یحرف عن القبلة والثالث اذا قصد جوفاً  
والرابع لا یرفع الیدین فی الصلوة ولخامس  
لا یخس ثوبه بالمنی ولا یصل مع حق غیله  
او یفرک والثسادس یمسح برأسه والابع  
ان لا یشک فی ایمانه یعنی لا یقول انا مؤمن  
انشاء الله تعالى۔

**فصل** واما اذاکا زالا امام حنفياً والقوم  
شافعیاً فلا بد ان یراعی عشرة اشیاء الاول  
اذاکا زالماً الجاری قليلاً لا یتوضا۔ منها  
والثانی نية الوضوء والثالث الترتیب

قرین یہ کہ سلام پیرنے کے وقت دعا کے ساتھ اپنے  
نفس کو خاص نہ کرے۔ بلکہ اپنی قوم کی ہی نیت کر لیں  
دستورین یہ کہ غریب مساکین کو جب مسجد میں آوے تو  
پہلے اس کو جس چیز کی اس کو ضرورت ہو (فقط چڑھائی  
میں بلکہ معیار دینی پائے)

**فصل** بے قوم کی رعایت کرنے میں جب امام شافعی ہو  
قوم خفیہ تو امام کو سات چیزوں کی رعایت کرنی ضرور ہے پچھلے  
علتین میں وضو بنا دے دوسرے کہ عین قبلہ سے خوف نہ  
تیرے یہ کہ قصد کے وقت وضو کرے۔ چوتھے یہ کہ نازنین  
رفع یدین نہ کرے۔ پانچویں یہ کہ منی کے ساتھ کچھ بچ نہ کرے  
اور بنسیر دھو کر اور کمرچھانکے ساتھ ناز نہ کرے۔  
چھٹے یہ کہ سر کے چستے حصے کا مسح کرے ساتویں یہ کہ نیچے  
ایمان میں شک کو طر پر یہ لفظ کا لفظ نہ فرمادے تو میں مؤمن ہوں  
نہ کہے۔

**فصل** جب امام خفیہ ہو اور قوم شافعی تو امام کو دس چیزوں کی  
رعایت ضرور کرنی چاہیے۔ پہلی رعایت یہ کہ اپنی جابجائی اگر  
توڑا ہو تو اوس سے وضو نہ کرے دوسرے  
وضو کی نیت کرے۔  
تیسرے ترتیب۔

والتابع عدمه ولا خوف عن القبلة والتاس  
يقر الفاتحة مع التهنئة والسادس تعديل  
الاركان والتابع لا يصل مع ثوب خشن  
مقدار درهم والثامن الخروج بلفظ الاك  
والتاسع لا يمس ذكره والعاشر لا يمس  
محرمية كانت او غير محرمية -

**فصل** في شروط صحة الجمعة تسعة الاصلاح  
والبالوغ والعقل والحرية والذكورة  
وان يكون الجمعة في موضع لا يجوز للمسافر  
قصر الصلوة منه وان يكون الخطبة في جماعة  
وان تقام باربعين رجلا من اهل الجمعة  
وان لا يكون قبلها ولا معها جمعة اخرى  
وان يتقدم خطبتان قبل الصلوة بالعبادة  
وشروط الخطبة اربعة الطهارة وسنن  
العورة والقيام والقعود بينهما -

**فصل** في فرض الخطبة خمسة الاول الحمد لله  
والثاني الصلوة على النبي صلى الله عليه وسلم

چوتھے قبلہ سے انحراف کرے۔ پانچویں جمع میں یا  
بسم نہ کو ساتھ لاکر پڑھے۔ چھٹے ارکان کو کوتاہی نہ کرے  
اور اگر کسی ساتویں میں کچھ کوتاہی نہ کرے  
درہم لمیدی ہو۔ آٹھویں اگر نئے ناز سے نئے پڑھے۔

یہو السلام علیکم وعلیٰ آئینہ لکھنا نہ ضروری۔ نوٹ  
ہندوستان میں ایک سن کے کسی عورت کو سہرا لگے اور چاقو کے  
فصل جمعہ کسمت کی نوشرعین ہیں۔ اس کے اور انکادوت

مقتل ازادی دکھتے۔ اور جمعہ ایسی جگہ میں پڑھا جائے  
قصر کرنا جائز نہ ہو۔ (یعنی وطن پر سفر نہ ہو) اور یہ خطبہ بائیں  
واقد ہو۔ اور چالیس مردوں کو ساتھ جمعہ پڑھا جائے۔ اور اس کے پل  
یا ساتھ اس کے دوسری نماز جمعہ کی واقع ہو یعنی ایک شہر میں متعدد  
جگہ نہ پڑھا جائے۔ اور یہ کہ جمعہ کی نماز سے پہلے عربی زبان میں  
دو خطبہ پڑھو۔ اور خطبہ کی پانچ شرحیں ہیں۔ ایک انیسویں پڑھا  
دوسری ستر عورت تیسری شہر کا کلمہ ہو کہ خطبہ پڑھا جائے تیسرا  
دو خطبہ کر دیاں میں تیسرا سا بیٹھا۔ **فصل** خطبہ فرض  
پانچ ہیں۔ پہلا فرض احمد اللہ کا پڑھنا دوسرا اور  
کا پڑھنا۔

فَالصَّلَاةُ الْوُضُوءُ تَقْوَى اللَّهِ وَالزَّائِعُ قُرْآنُهُ  
وَيُشْفَعُ لِي وَالْخَامِسُ الدَّعَاءُ لِلْمُؤْمِنِينَ فِي  
مَجْلِسِ نَفْعِ الثَّانِيَةِ -

اذا انزل من سنن الجمعة سبع ان يكون الخطبة  
فصل بدو اعلیٰ موضع حال ان يسلم على  
شافعيًا اذا اقبل عليهم وان يجلس الى ان يؤذن  
اسماء الا ان يعتمد على سبعنا وعصا او

غيره وان يقصد قصدا قبل وجهه وان  
يقصر الخطبة وان يطيل الصلوة وان يكون  
الخطبتان بليغة قريظة من الفهم لينتفع  
به اكثر الناس قصيدة من غير خلل ولو  
خرج الوقت قبل فراغها امتوا ظهرا -

فصل وجب الجمعة على العرو والزمن  
ان وجدا امر كبا ولا يثق عليه الركوب  
وجب على الاعمال وجد قائدا وجب على  
اهل قرية ان بلغهم من موضع الجمعة نداء  
صيت من اطرافهم فوقت سكون الريح للصلاة

تیسرا۔ اس وقت کے خوف اور تقویٰ کی وصیت کرنی۔  
چوتھا۔ اس صیت تقویٰ کو اوّل خطبہ میں پڑھنا پانچواں  
دوسرے خطبہ میں سب مسنون کیلئے دعا کرنی۔

فصل جمع کی ساتتین ہیں۔ ایک یہ کہ خطبہ سبائی  
مجرب پر پڑا جائے۔ دوسرے یہ کہ جب لوگوں پر ستوبہ ہو تو ان کو  
سلام کرے تیسرے یہ مؤذن کی اذان و اذان کے مینا رہے  
چوتھے یہ کہ تمنا یا عیاض لے کسی چیز پر نہ کرے۔

پانچواں یہ کہ اپنے دربار و نظر کے چنے یہ کہ خطبہ مختصر پڑھے  
ساتھین یہ کہ خطبہ سے نماز کو لمبی کرے۔ اور چاہے کہ ہر دو  
خطبے میں قریب نیم ہو ورنہ نماز کو اگر دو گنا دس گنا دس گنا  
ایسے مختصر ہو ورنہ کوتاہی عبارت میں مضمون زیادہ  
آجائے۔ اور اگر وقت خطبوں کو فراغت کے پہلے نکلیں  
تو اس نماز کو ظہر کی نماز کے پڑھیں۔

فصل اور واجب جمعہ بڑے پورا ورجو کہ ہمیشہ پورا  
اور اگر ان کو سوار سے اور سوار پر نہیں اور ان کو جمعہ  
اور اس طرح اندر ہے پر ہی واجب اگر مجاہدے اور کو لیجا  
اور اس طرح واجب اور دیاتون اور گاؤں کو گونہ  
جن کو جمعہ کی جگہ سے بلند پکار ہوا۔ اور شہر خوب  
کے شہر نے میں پہنچ سکے۔

اور اگر آواز نہیں پہنچ سکتی تو ان پر  
جمعہ منسوخ نہیں۔





الثالثة قد رماثة وخمسين آية وفي القيام  
الزاج قد رماثة آية تفرج

**فصل** وصلوة الاستسقاء مسنون عند  
الحاجة فيا مرم الامام بالتوبة والخروج  
من المظالم والصيام ثلاثة ايام ثم يخرج بهن  
في يوم الرابع الى الصحراء وهو صائون في  
ثياب بيذة واستكانة وتضجع ومعه  
الخبثان والشيوخ والهاثم ولا يمنع اهل  
الذمة ويصل ركعتين كصلوة العيد كيفية  
وشرطا ويقرأ في الاولى وس والقرآن  
وفي الثانية اقرب الساعة وقيل سورة  
نوح عليه السلام ويخطب بعد الخطبتين  
تخطبتى العيد لكن يستغفر الله في الخطبة الاولى  
تسعا وفي الثانية سبعا ويحول ردا عند  
استقبال القبلة وليكن من دعاء في الاولى  
اللهم اسقنا غيثا مغيا غيثا مرييا  
عذقا مجلا سبعا عا ما طبعا دائما اللهم

تسعين ايكو سپاس آيتون کا قدر ہے۔ اور چوتھے قیام  
میں ایکو آیتون کا اذکار ہے۔

**فصل** ہستاکي نماز مسنون ہر حاجت کی وقت۔ پرنہ  
پہننے سے پہلے امام کو رکوب گناہوں اور غامکہ اکر دوسرے  
تعدی ظلم کرنے سے توبہ کرائے اور پے پے رونے رکھنے  
پر چوتھے روز انکو لیکر جس حالت میں کہ وہ روزہ دار ہو  
پانے پر زمین عاجزی اور تضرع کے ساتھ بچے بچے چاروں  
سمیت جگہ کیلئے راستہ ذی لوگ اگر بیش لگے کہ  
ساتھ ہوجائیں تو انکو روکنا نہ چاہیو ہر عید کی نماز کیلئے  
دو رکعتیں کیفیت و شرطا پہنچے۔ پہلی رکعت میں سورہ قاف  
والقرآن المجید پڑھو اور دوسرین اقرب الساتہ کہو اور بعد  
کما ہو کہ دوسرین سورہ نوح پڑھو۔ اور نماز سورہ نوح پڑھو  
عید کی کیفیت چہرہ لیکن پہلے میں نوا پڑھو سارہ دوسرین  
سات باہر ہفتا پڑھا کر تبا کیلئے نہ کر تو ہی چار رکعت پڑھو  
اور پہلے میں دعا۔ اللهم سے آخر تک پڑھو جکا زبور ہے۔  
یا اللہ بڑا میرت پانی برکت والا سیلاب کر نیا لا شہری و گا نیا لا۔  
بست کثرت سے یا اللہ

اسقنا الغيث وانشر الرحمة ولا تجعلنا المقاطنين  
 اللَّهُمَّ اِنَّا نَسْتَغْفِرُكَ اِنَّكَ كُنْتَ غَفَّارًا فَاسِلِ  
 السَّمَاءِ عَلَيْنَا مَدْرَارًا۔ اللَّهُمَّ اسقنا وارحمنا  
 بالبحار والزرع والاطفال الرضع والشيوخ  
 الزرع ويستقبل القبلة في الخطبة الثانية و  
 يقول اللَّهُمَّ اِنَّكَ اَمَرْتَنَا بِالْعَدَاةِ وَوَعَدْتَنَا  
 اِجَابَتَكَ وَقَدْ دَعَوْنَاكَ اَمْرًا فَاجِبْنَا كَمَا  
 وَعَدْتَنَا اِنَّكَ لَا تَخْلِفُ الْمِيعَادَ اللَّهُمَّ اِنَّا  
 بِالْعِبَاءِ وَالْبَلَاءِ وَالْجُحْدِ وَالْجُوعِ لَا تَشْكُو  
 اِلَا اِلَيْكَ اللَّهُمَّ اَنْتَ لَنَا الزَّرْعُ وَارْزُقْنَا  
 الضَّرْعَ وَاسْقِنَا مِنْ بَرَكَاتِ السَّمَاءِ وَانْبِثْ  
 مِنْ بَرَكَاتِ الْاَرْضِ اللَّهُمَّ اِنَّا نَسْتَغْفِرُكَ  
 اِنَّكَ كُنْتَ غَفَّارًا تَرْسِلُ السَّمَاءَ عَلَيْنَا مَدْرَارًا  
 اللَّهُمَّ اسْتَجِبْ دَعَانَا بِحَرَمَةِ الْقَرَارِ الْعَظِيمِ  
 وَبِرَكَّتِ بَنِيكَ الْكَرِيمِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا  
 بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

**فصل** وصلوة الخوف على ثلاث اقسام

بارش ہو چکو سیراب کر اور پہلا سنے اپنی رحمت اور چکو اور سیر  
 یا اللہ ہم تجھے سفاقی مانگتے ہیں بیشک تو معاف کرنے والا مہربان  
 سے ہم پر بارش اتار۔ یا اللہ بارش اتار ہم پر اور ہر چکو چاروں  
 اور چارہ چرنیوالے جانون اور وہ چنے والے جوں  
 اور ناز چنے والوں بزرگوں کے سبب رحم کر۔ اور اہم و چکر  
 خدیجہ میں قبلہ کی طرف متوجہ ہو و عریق اور یہ دعا پڑھے۔ یا اللہ  
 ہر دعا کا حکم کیا اور قبول کر لیا وعدہ فرمایا ہے جو بیطرح  
 ہو کر حکم تھا دعا کی پس اپنے وعدہ کیے موافق ہمارے دعا قبول کر  
 بیشک تو اپنا وعدہ خلاف نہیں کرتا۔ یا اللہ بارش کے  
 ہونے سے طبع طالع کی تکلیف مصیبت و دیکھ میں اس قدر  
 گرفتار ہیں کہ اس کا اظہار تیرے سدا کسی دوسرے پر ہم نہیں  
 کر سکتے۔ یا اللہ کعبہ میں ہمارے و اربع سیر کر ہمارے  
 جانوروں کا و وہ زیادہ کر آسانوں کی برکات سے  
 ہم پر بارش اتار اور زمین کی برکات ہمارے لیے پیدا کر۔  
 یا اللہ ہم تجھے گناہوں کی سفاقی مانگتے ہیں آسان ہو کر بارش  
 ہم پر اتار۔ یا اللہ جاری دعا قرآن عظیم و بنی کریم کے  
 طفیل اور ان کی عزت و حرمت کو باعث قبول فرما جسے  
 کاموں سے باز رہا اور نیکیوں کی طرف مائل تیری امداد  
 سوا نہیں ہو سکتا۔

**فصل** خوف کی نماز تین قسم ہے۔







بَعْدَهَا وَاعْقُرْنَا وَلَهُ وَارْحَمْنَا مَعْرُوفَةً  
يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ثُمَّ يَلْبَسُ بَسْمِيتَيْنِ وَكَانَ  
سَبْعَةُ النِّيَّةِ وَالْكَبِيرَاتِ الْارْبَعِ وَقَوَاةُ الْفَتْحِ  
وَالصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَوَةً وَادْنَى الدُّعَاءِ  
لَمِيتٍ وَتَسْلِيمَتُهُ الْاُولَى وَالْقِيَامُ لِلْقَادِرِ  
يَسْقُطُ الْفَرَضُ بِوَاحِدٍ وَيُجُوزُ الصَّلَاةُ عَلَى  
الْغَائِبِ مِنَ الْبَلَدِ وَلَوْ لِي النَّاسِ بِالصَّلَاةِ عَلَيْهِ  
الْاَبْ ثَوَالِحِدْ وَانْ عَلَى ثَوَابِهِ وَانْ سَفَلْ  
الْاَخْ مِنْ الْاَبْوَيْنِ ثَمَنْ الْاَبْ ثَوْبُهَا كَذَا  
سَأَلَ الْعَصَابَاتِ بِتَرْتِيبِ الْوَلَايَةِ ثَوْدَ وَانْ  
وَالْقَرِيبِ اُولَى مِنَ الْوَلَى وَلَوْ اجْتَمَعَ اَشْثَانِ  
فِي دَرَجَةٍ قَدْ اَلَامَسَ وَانْ اُولَى مِنَ الْعَبْدِ  
الْقَرِيبِ وَانْ وَجَدَ عَضْوَةً صِلَى عَلَيْهِ  
**فصل** وَالسَّقَطُ الدُّونِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ  
يُؤَادِي بِخَرْقَةٍ وَيدْفَنُ وَلَا اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ فَكَثْرَ  
يُجِبُ غَسْلَهُ وَتَكْفِينَهُ وَيُصَلَّى عَلَيْهِ اِنْ اَخْتَلَعَ  
فِي بَطْنِ الْاِمَامِ وَلَا يُفْسَلُ الشَّهِيدُ وَلَا يُصَلَّى

اور کہلوا اور اسکو بخندے اسکو ساتھ ہر جس جسم  
ہم تیسے رحم اور ہرانی کے ساتھ استفادہ کرتے ہیں  
اور رحم الرحمن پھر ہر دو طرف سلام ہر سے اور ان  
خباہ کے ارکان سات ہیں۔ ایک نیت کر لیتے دوسرا  
رکن چار بھین کھنا۔ تیسرا رکن ناستہ کا پڑنا۔ چوتھا  
رکن درود پڑنا۔ پانچواں رکن تیس کے کینڈہ پڑنا  
چھٹا رکن ہلا سلام پھینا۔ اور ساتواں رکن قیام  
قادر کی اسطے۔ اور ایک آدمی کی ناز پڑنے سے کئی  
آدمیوں کے سسے یہ فرض ساقط ہو جاتا ہے۔ اور ثاب  
یت پر جو دوسرے شریں رامو۔ خباہ کی ناز پڑنے سے کئی  
اور تیسرا اسطے پڑنے ناز خباہ کو شیت کا باپ پھر قودا  
اسطے چروا اور ایک اگر یہ سب نمودین تو بیا سرت کا  
اور بیا نمودین تو پڑتا پڑتا اسطے نیچے پک۔ اگر سب ہی  
نمودین تو بیا کی اسکا جو کہ مانیپ دونوں کی طرف ہر گز  
ہی نمودین باپ کی طرف کا بیا کی۔ اگر یہ بیا ہی نمودین تو  
انکے بیٹے پر بعد انکے نصبات ہیں ولایت کی ترتیب پر  
پھر ذوی رحم ہیں۔ اور سب کا قریبی ملے کو تیس ہے۔ اور اگر  
دو شخص درجہ میں برابر ہوں تو بڑی عمر والا مقدم کہتا  
اور آزاد اولی غلام قریب کو تیس ہے۔ اور اگر کسی کا  
ایک عضو ہی ہو تو ہی سہر ناز خباہ پڑنے سے حاصل  
بچہ چار کا کہت کہ انکے پیکر جاع اور اسکو پڑھیں  
نفس کیا جا۔ اور اگر چار میں زیادہ مدت کا استقامت ہو تو  
ہر اسکو غسل دینا اور کفن چنا۔ اور اگر انکو پتہ میں اسے

ساقط نہیں  
صلوات ہر جس  
ان قریبی ہر  
نمودین سے  
الوای  
ساتھ ہر  
اولی نصبات  
صنوم ہر  
جسم ہر  
" اور  
درجہ  
خداوری  
مناقصہ

علیه ولوجبا وهو من مات فی قتال الکفار  
 یا سبب من اسبابه لان مات بعد قضاء  
 ویکفی فی ثیابه المطلحة بالدم وینزع الدرع  
**فصل اقل القبر حفرة تلکثر الرخ و تمنع**  
 السباع ویندب توسیعه و تعقیقه فامذو  
 بسطة و یدخل القبر الرجل واولهم بهاد  
 بالصلوة علیه و الزوج اولی من غیره ثم  
 نقله الی بلد اخری الا ان یکون بقرب مکة  
 او مدینة او بنیة المقدس ولو وصی به لم  
 تنفذ وصیته و ینشہ بعد دفنه للثقل غیره  
 حرام الا للضررة فان کان دفن بلا غسل  
 او غیر حجة القبلة و لم یتغیر او وقع فیہ مال  
 او فی ارض مغصوب او ثوب مغصوب  
 الا ان دفن بلا کفین و یکره المجلوس علیها  
**فصل و التضرع یتعجب و یقول فی تعزیه**  
 المسلم اعظم الله اجرک و احسن عزاک و  
 غفر لک یتلک و فی تعزیه الکافر اعظم الله

الجرم و وجب کی حالت میں ہی شہید ہوا ہو۔ اور شہید نہیں ہوا  
 کا کافر و فکری جنگ میں لڑائی کے سبب ہونے کے کسی کے تہذیب  
 اور اگر لڑائی کے بعد سے تو وہ شہید نہیں۔ شہید کا اسکے خون  
 آلودہ کپڑوں میں ہی دفن کیا جائے ان اگر اسکے بدن پہ  
 ذریع ہو تو اسکو اتارا جائے۔ **فصل قبر کرم سے کہ اتنی ہزار**  
 ہونی چاہیے کہ اس سے بڑا بڑا کئے اور دور دورہ کو کمال  
 نہ سکیں۔ اور قبر کو آنتہ کے برابر کاشادہ رکھنا۔ اور آدمی کے  
 قدم کے پر عیسٰی کرنا مستحب ہو۔ اور قبر میں ہیبت کا کھنکھ  
 لئے و دو تہل بجئے۔ اور مرد و عورت میں سب بہتر وہی ہو جو کچھ  
 ناز و پزیر میں بہتر ہو۔ اور عورت کو قبر میں آوارہ کر دینے اور اسکا  
 غار و زیادہ مناسب ہو و دوسرا اگر نہ ہو کہ ایک شہر سے دوسرا  
 شہر کی طرف دفن کرنا کچھ واسطے لپکا جائے و دینی جان مراد ان ہی  
 دفن کیا جائے ان اگر کرم ہوا نہ ہو متروکہ یا بیت المقدس کے  
 قریب ہو تو اسکو موصی نہ کر دین لاکر دفن کرنا درست ہے و اگر  
 مردہ فوت قبل از مرگ دوسرے شہر میں لاش پہنچی صیت کی ہو  
 جب جی لائی جائے۔ اس میں سبب دفن کے قبر سے لاش کو  
 نکال کر دوسری جگہ لپکنا یا کسی دوسرے سبب قبر کو نکال دینا  
 ہے۔ اگر کوئی کشت ضرورت ہو مثلاً غسل و کفنیہ دفن کیا گیا ہو  
 یا قبہ کی جگہ پر غلات دفن ہوا ہو اور بدن اسکا مشرط ہو یا  
 بدن کپال ہو گیا ہو یا مقصوب میں یا مقصوب کپڑوں میں دفن کیا گیا ہو  
 تو ان صورتوں میں قبر کا نکال دینا جائز ہے۔ اور بعض دفن کو دفن  
 ہوا ہو تو قبر نہ کو کوئی کا اور قبر کے اوپر نہ بنا کر وہ جو **فصل تعزیت**  
 کرنا مستحب ہے مسلمان کی تعزیت میں یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ  
 تجھ کو بڑا اجر دے اور تیرے اس غم کو اچھی چیز بنائے۔ اسے اور  
 تیری میت کو بخشے۔ اور کافر کی تعزیت میں اس طرح کہے اللہ تعالیٰ

و یتلک و فی تعزیه الکافر اعظم الله  
 غفر لک یتلک و فی تعزیه الکافر اعظم الله  
 غفر لک یتلک و فی تعزیه الکافر اعظم الله  
 غفر لک یتلک و فی تعزیه الکافر اعظم الله

أَجْرَكَ وَصَبْرَكَ وَيَسْتَجِبُ لِحُجْرَانِ أَهْلِ الْبَيْتِ  
تَهْنِئَةُ الطَّعَامِ وَيُسَبِّحُهُمْ يَوْمَهُمْ وَلَيْلَتُهُمْ وَ  
الْإِحْسَاحَ عَلَيْهِمْ وَالْأَكْلَ وَالشَّرْبَ يَحْرُمُ  
تَهْنِئَةُ الطَّعَامِ لِلنَّاعِمَاتِ وَيَكْرَهُ لِبَعْضِهِمْ  
مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَيَكْرَهُ لِلْأَغْنِيَاءِ -

**فصل** و یحرم للرجل لبس الحریر الذہب  
و یحل بالفضة الخاقرة قدر مثقال و یحل للنساء  
لبس انواع الخلی من الذهب و الفضة و  
ما ینسج بہما و لا یجوز لہما فید اسر الخاقرة  
وزنہ ما یشا مثقال و للرجل علیہ المصحف  
بالفضة و للراة ہما و قلیل الذہب و کثیرہ  
سواء و یحل للرجل من الدر و الیاقوت  
و الجواہر و ان کان بعض الثوب ابرسیا  
و بعضہ کما نا جائز لبسہ اذا الریکن الابریم  
غالبًا و یحرم من الذہب الفضة استعلا  
و اذا لا الموه -

**فصل** تجب الزکوة فی خمسة اشیاء

اجر دیوے اور ترکو صبر و صبر - اور اہل بیت کے ہر ایک کو  
چاہے کہ او کو ایک دن رات کھانا پکا کر اچھی طرح پیش کر  
کھلائیں - بہت کوشش سے منہ کر کے او کو کھلائیں  
پلائیں - اور ان کو کہ ان کو مالی عورت کو کھانا کھلائیں اور اس  
اور مسلمانوں کو غنا مسکر غنیہ کو مسک کر سے حسین طعام  
کھانا کر وہ ہے -

**فصل** مرد کو ریشمی کپڑا اور سونا پنتا حرام ہے  
اور چاندنی انگلی انگلی بھر ایک مثال کے مرد کو پتی جائز ہے  
اور عورت کو سونے یا چاندی کا زینہ اور جکڑے سونے یا چاندی کا ساتھ بنایا  
کپڑا وغیرہ سب درست ہے - لیکن عورتوں کے لباس میں  
اسراف پر بھیجی غفلت جسکا وزن دو سو مثقال ہو جائز نہیں  
اور مرد کے لئے قرآن شریف کے چاندی پر اسٹہ کرنا اور  
عورت کے سونے اور چاندی و دونوں کو ساتھ سٹلا کر نا جائز  
اور تہرڑا سونا یا مہبت سونا برا ہے - اور مرد کو سونے اور  
یا قوت اور سہبہ قسم کے جواہرات استعمال کرنے جائز نہیں - اور اگر  
ایسا کپڑا ہو کہ بعض اوسین ریشم ہو اور بعض اسکا کتان کہ  
ایک قسم کی گاس ہوتی ہو تو مرد کو درست ہو جبکہ ریشم کا  
اوسین غلبہ ہو - اور حرام ہیں سونے یا چاندی کے برتن ہتھالی کے  
اور غیر ہتھالی کے جی بنا کر کئے - لیکن طبع کیا ہوا ہر قسم  
زکوة پانچ چیزوں میں واجب ہے -

**فصل**

۱۱  
۱۲  
۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰

احدھا الماشی والامثال والزروع و  
الاشجار وعروض التجارة فاما الماشی  
فوجب الزكاة في ثلثة اجناس منها الابل  
والبقر والغنم وشرائط وجوب الزكاة  
فيهاست خصال الاسلام والحرية وملك  
التام والنصاب والحول والشوم واما  
الامثال فشيان الذهب والفضة واما  
الزروع فوجب الزكاة فيها بثلثة شرائط ان  
يكون مستأزرعه الامميون وان يكون  
مدخراً والنصاب واما التام فوجب الزكاة  
في شئین منها مرة الخل وثمرۃ الکرم  
وشرائط وجوب زكاة الثمر والکرم  
اربعة خصال الاسلام والحرية وملك  
التام والنصاب واما عروض التجارة  
فوجب الزكاة فيها بشرائط المذكورة ونصاب  
الابل خمس ولا زكاة في الابل حتى تبلغ  
خمساً فیها شاء وفي عشر شاة وفي خمسة

ایک دوسے مویشی ہیں۔ دوسرے نقدیات میں تیرے  
گھیتان۔ چوتھے سیسے ہیں۔ پانچویں تجارت کا مال ہے  
مویشی کی تین جنسوں میں زکوٰۃ واجب ہے ایک اونٹن ہے  
اونٹ ہیں۔ دوسرے گائے بیل اور اونٹن نہیں ہیں داخل  
تیسرے بیڑ کربان۔ ان میں زکوٰۃ واجب ہے ہر ایک شرطین  
ہیں۔ اسلام آزادی ہر کسی ملک ہونا نصیب  
لینے لائق زکوٰۃ کے ہونا۔ ایک شربس کا پورا ہونا۔ اونٹن چار  
اور جو کہ نقدیات ہیں پس وہ دو ہی چیزیں ہیں۔ سوا اور  
چاندی (مضروب ہون یا غیر مضروب) اور زراعت میں  
شرطوں کے ساتھ زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ ایک یہ کہ غیر ضروری  
قسم سے ہو کہ جو کہ آدمی چاہتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ  
مضر ہو یعنی قابل کٹنے کے ہو۔ تیسرے یہ کہ نصاب پر ہو  
کہ اگر نصاب نہ ہو۔ اور میوہ کی دو قسمیں زکوٰۃ واجب ہے  
ایک کھجور۔ دویم انگور۔ کھجور اور انگور میں زکوٰۃ واجب  
کر نیوالی چار شرطیں ہیں۔ اسلام آزادی ملک التام  
نصاب۔ اور جو کہ تجارت کے سبب اس میں زمین  
ہو شرائط ذکر کردہ کے ساتھ زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔  
اور اونٹن کا نصاب پانچ عدد ہو یعنی اونٹوں کی تعداد پانچ  
پہنچی تو ان میں زکوٰۃ لازم ہوتی ہے۔ اگر کم ہو زمین زکوٰۃ  
لازم نہیں) پانچ اونٹوں میں زکوٰۃ ایک کربہ ہے  
اور دس کی زکوٰۃ دو کربان۔ اور پندرہ میں تین کربان

ص ۱۱۲  
میں سے جو چیزیں ہیں  
میں سے جو چیزیں ہیں  
میں سے جو چیزیں ہیں  
میں سے جو چیزیں ہیں

ثلث شیاء وفي عشرين اربع شاة وفي  
خمس وعشرين بنت مخاض وفي ست وثلاثين  
بنت لبون وفي ست واربعين حقة وفي احد  
وستين جذعة وفي ست وسبعين بنتا لبون  
وفي احدى وتسعين حقتان وفي مائة  
واحدى وعشرين ثلث بنات لبون ثلثي  
كل خمين حقة۔

**فصل اول نصاب البقرہ ثلاث فيہا**  
تبع وفي اربعين سنة فاذا بلغت ستين  
فيہا تبعان واذا بلغت سبعين فيہا  
سنة وتبع واذا بلغت ثمانين فيہا  
سنتان واذا بلغت تسعين فيہا ثلث  
اتبعة وفي كل مائة تبعان وستة وفي مائة  
وعشر سنتان وتبع وفي مائة وعشرين ثلثة  
سنة او اربعة اتباع والمسنذ التي لها  
سنتان والتبع له سنة وحكم الجولميس  
حكم البقرہ وكذلك الضان المعزفہ

اور بیس ہین چار بکریان۔ اور چوبیس اونٹن ہین ایک بنت  
مخاض یعنی ایک سالہ اونٹنی مادہ۔ اور چوبیس ہین ایک  
لبون یعنی دو سالہ اونٹنی۔ اور پچیس ہین ایک حقة  
یعنی سالہ اونٹ اور اسیٹھ ہین جذعہ یعنی چار سالہ  
اور چونتیس ہین دو بنت لبون یعنی دو دو سالہ اونٹنیان  
اور اکیانوے ہین دو حقة یعنی دو سالہ اونٹ اور  
ایکواکس ہین تین بنت لبون ہین ہر ایک پچاس ہین  
ایک حقة ہے۔

**فصل گائے بیلون کا پلا نصاب تیس صدہ تین میں**  
ایک بقیہ ہر مینی ایک۔ ایک سالہ بچڑا۔ اور چار ہین ایک  
دو سالہ بچڑی۔ اور جب ساٹھ ہر جائین تو اوچنین ایک ایک  
سال کے دو بچڑے ہین۔ اور جب ستر کو پہنچ جائین تو  
انہن ایک ایک سالہ بچڑا اور ایک دو سالہ بچڑی ہر دو  
اسی ہر جائین تو اوچنین دو سالہ بچڑیان ہین۔ اور جب اسی  
کی تعداد پہنچ جائین تو اوچنین تین بچڑے ہین ایک ایک سالہ  
اور ایک بیس ہین دو بچڑیان دو سالہ اور ایک بچڑا ایک  
اور اکیانوے ہین تین دو سالہ بچڑیان۔ ایا چار بچڑے ایک  
سالہ مسنذ وہ بچڑا ہر سکی دو سال کی عمر ہو۔ اور تبع وہ بچڑا  
جب تک ایک سال کی عمر ہو۔ اور بیسوں کا حکم ہی پہنچ ہے  
جیسا کہ مخیر کا یون کے بارے میں ذکر کیا ہے اور  
اسی طرح بکریان اور بیلونین زکوۃ میں برابر ہین۔

سواء و علی هذا القياس في كل ثلاثين تبع  
وفي كل أربعين مستنة۔

**فصل** ونصاب العشر أربعون فيها  
شاة جذعة من الضأن او ثنية من المعز  
وفي مائة واحدی وعشرين شاة ان وفي  
مائتين وواحدة ثلث شياہ وفي كل  
مائة شاة۔

**فصل** والخلیطان يزکیان زکوة  
الواحد ببيع شرائط ان یکون المراح  
واحداً والمسرح واحد او الراعی واحداً  
والفحل واحد او موضع الحلب واحد  
والحالب واحد او موضع الشرب واحد  
ونية الخلیطة سنة فی الحول۔

**فصل** ونصاب الذهب عشر وثنیة  
وفیه ربع العشر وھی نصف مثقال وما  
زاد فحسابہ ونصاب الورق مائتا درهم  
وفیه ربع العشر وخمسة دراهم وانقصت

بسطی کبریٰ کا اول نصاب چالیس ہے اسبط  
بیشتر کا پہلا نصاب ہی چالیس ہے۔ گائیں سل جیب  
تیس سے زیادہ ہو جائیں تو ہر تیس میں ایک ایک سالہ  
بجھڑا۔ اور ہر چالیس میں ایک دو سالہ بجھڑی ہے۔

**فصل** اور بجھیٹوں میں نصاب اول چالیس  
عہ ہے۔ جب چالیس ہر جائیں تو ان میں ایک  
سینہ ہے چہ ماہ کا یا ثنیہ یعنی ایک ایسا بکری  
کبریٰ سے۔ اور اکیس کو کس میں دو بکریاں ہیں  
اور دوسو ایک میں تین بکریاں ہیں ان کے بعد ہر ایک  
سومیں ایک بکری ہے۔

**فصل** اور دو گولہ و دو گولہ کی ایک لکھ کی زکوة و سچا سا ستا  
سترہ طون کے۔ ایک یہ کہ اٹکنے باز نہنے کی جگہ ایک ہی  
دوسرے کہ اٹکنے چرنیکی جگہ ایک ہی ہو تیسرے کہ ان کا  
چرواہا ایک ہی ہو۔ چوتھے یہ کہ دونوں گولوں کی  
ایک ہی ہو۔ پانچویں یہ کہ دودھ دہنے والا ایک ہی  
چٹے یہ کہ دودھ دہنے کی جگہ ایک ہی ہو۔ ساتویں یہ کہ پانی  
پینے کی جگہ ایک ہی ہو۔ اور دو گولے شریک کہ نہیں سال کے  
اندر نیت کرنی سمون ہو۔ **فصل** سونیکا نصاب میں  
مثقال ہے۔ اور اس میں زکوة ربع عشر یعنی آدھی مثقال  
اور جو زیادہ ہو تو اسی حساب سے نکالی جائے۔

اور چاندی کا نصاب دوسو درہم ہے اور اس میں زکوة  
ربع عشر یعنی پانچ درہم ہیں۔ اگر دوسو درہم سے

نکال دیا جائے تو اس میں زکوة نہیں

لویجب وفیآ زادفحسابہ ذلک ولا یجب  
الزکوٰۃ فی الحلی المباح ونصاب الشمار  
والزادوع خمسة اوسق کالرتب العنب  
والحنطة والشعیر الارز والعدس فصا به  
عشرة اوسق بعد الجفاف والتنقیة والفسق  
ستون صاعاً وقدھا الف ستانہ ظل  
بالعراق وما زاد فحسابہ ویجب الزکوٰۃ فیما  
یسقی بآء السماء اوالتسیح اوالقنوات العشر  
اویشرب بعروقة العشر ویما یتقی بالغبج  
او بشرق ففیہ نصف العشر۔

**فصل** ویقوٰم عرض التجارة عند الحول  
بما اشتريت به ویخرج من ذلک ربع العشر  
اذا بلغ النصاب وما یتخرج من المعادن  
من الذهب والفضة یخرج منه ربع العشر  
فی الحال وما یوجد من الزکاز علی ضرب  
البحاہلیۃ اذا کان نصاباً ففیہ خمس فی الحال  
**فصل** ویجب الفطر ثانیۃ اشیاء الاسلام

اور جو زیادہ چر حساب مذکور کے ساتھ زکوٰۃ کمالی جا  
اور مبلغ زیورین زکوٰۃ واجب نہیں۔ اور میوہوں کا  
اور زراعت کا نصاب دل پانچ وسق ہے۔ اور وہ چھ  
اور اناج پیرہین کبجورین۔ انگور۔ گیہون جو۔  
چانول۔ سور۔ پس انکی زکوٰۃ بعد صاف اور خشک کر کے  
دسوان وسق ہے۔ اور وسق کے ساتھ صاع ستیہ پیر  
جبکا وزن عراقی رطل کے ساتھ ایک ہزار چھ سو ہے اور  
جو غلہ زیادہ ہو دس وسق سے بیش چالیس ایک  
تو دسین ہی حساب مذکور کے ساتھ دسوان وسق دینا چاہیے  
اور زکوٰۃ اوس پنج مین واجب ہوتی ہے جو کہ بائیس  
یا ندی کے پانی سے پرورش پئے اسین دسوان نصفہ  
لازم ہے۔ اور جو کہ دلوہ سے یا خرید کر تیس پانی پلایا جا  
اور سین نصف عشر یعنی میوہان حصہ **فصل** تجارت کے  
مال کی برک سے پر قیمت کی کا جبکہ خرید اتنا اور لڑکے  
برع عشر زکوٰۃ نکالی جائے جبکہ نصاب پر اہل اگر نصاب تمام  
تو دسین زکوٰۃ نہیں۔ اور جو کما نون چاندی اور سونا  
نکالا جاتاہے۔ اوسک اسی وقت برع عشر زکوٰۃ نکالی جائے  
(یعنی برس تمام ہذا اوس مال پر عشر مین) اور جو  
وفیہ جاہلیت کے ضرب جائے شے کے برابر ہو دین اور  
نصاب کی حد کو بھی پنج مین تو ان سے پانچون  
حصہ زکوٰۃ اسی وقت دینی چاہیے۔

**فصل** اور واجب ہوتا ہے صدقہ عیقلہ کا  
تین پیرہین



ایک احسان ہو

وہیم شکم خیزی دن کا سو بج غروب ہونا۔ سیریم  
 اپنے او اپنے عیال کی رات دن کی قوت سے زیادہ  
 مال ہونا۔ اور دیوے صدقہ نظر کا اپنے نفس سے اور  
 اور اوس آدمی کا بھی جس کا مسلمانوں میں سے اس پر نفقہ  
 واجب ہے۔ اور غلام زادہ اس صدقہ کا ایک صلہ ہو جس کا  
 وزن عراقی حساب سے پانچ رطل اور ثلث رطل ہے۔ اور  
 مال کا اپنا پورا اس غلام سے بھی صدقہ نظر نکالے جو کئے اعمال  
 مشق و سیر (یعنی فی اس سال کچھ نہ چلا گیا ہے اور اس کی عمر  
 معلوم نہیں) اور اگر ایک مدت سے غائب ہے تو اس کا صدقہ  
 اوس پر بینہ اگر غار و نہر تنگدست ہو و یا غلام ہو و یا تو آزاد  
 حررت اپنا صدقہ نظر اپنے پاس سے ادا کرے۔ اور اگر  
 اپنی نو بختیا صدقہ دیوے۔ اور جو غلام کہ بعض آزاد ہو و سیر  
 اور شاہی حصہ نظر کا واجب ہو۔ اور جس کے پاس صدقہ پورا  
 صلہ نہیں کہے۔ تو یہ فیصلہ دینا ہی دیوے۔ اور اگر  
 اور شاہی مال اوس کے پاس سے کہ بعض کا صدقہ ادا کر سکا ہو  
 لیکن باقی قریب کا صدقہ اوس کے پاس نہیں تو مقدم کرے  
 اپنے نفس کو یعنی اول اپنا صدقہ دیوے۔ پر اگر زیادہ ہے  
 تو حررت کا پر چوتھے بچے کا۔ پر باپ کا۔ پر نان کا  
 پہلے بڑے بیٹے کا دیوے۔ اور اگر اپنا صدقہ ادا کر اپنے  
 لئے رشتہ داروں کا غالب قوت سے نکالا تو درستی  
 اور تمییز القلح۔ یعنی نیم صلہ گھیرن اور نیم صلہ  
 جو۔ درست نہیں

فصل

اور واجب دینا زکوٰۃ کا اور ان آیتہ فرعون کو شکا اسے دینا  
 قرآن میں ذکر کیا ہے کہ زکوٰۃ جو ہے سو حق ہے غلط نہ  
 اور محتاجوں کا اور پس کام پر جانے والوں کا

وغروب الشمس من آخر شهر رمضان وجود  
 الفضل عن قوته وقوت عیالہ فی مومئیلہ  
 ویزکی عن نفسه وعن تلزمہ نفقہ من المملین  
 صاعاً من قوت بلده وقدره خمتہ احوال  
 وثالث رطل بالعراقی وخرج السید الفطرۃ  
 من العبد المنقطع الخبۃ فی الحال قوا  
 الزوج او کان عبداً اصلی محرراً فطرۃ ہما  
 وعلى السید فطرۃ الامۃ ومن بعضہ حر  
 علیہ فطرۃ ومن اسیر بعض صاع لہ و آخر  
 وان وجد ما یخرج عن البعض قد نفی  
 ثم زوجتہ ثم ولده الصغیر ثم الابن الا کم  
 ثم ولده الکبیر ولو اخرج عن نفسه من قوت  
 الغالب وعن قریبہ من الاعلی جاز و کم  
 یجوز تبعض الصاع۔

فصل فی مصارف الزکوٰۃ

فصل يجب دفع الزکوٰۃ الی ثمانینہ صنفاً  
 الذین ذکرہم اللہ تعالیٰ فی القرآن (ثماناً  
 الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسْكِينِ وَالْعَلَمِیْنَ





بالوصول الى باطن الدماغ والبطن لا معاد  
والثانة بالاستعطاء والاكل ولا يفطر  
الصوم بالاكتحال وان وجد طعمه ولا  
يشرب السام ووصول عبار الطريق  
وعزلة الدقيق والذباب الى باطنه و  
يَعْتَذَرُ بِابْتِلَالِ رَيْقِهِ مِنْ مَعْدِنِ فُلُوجِ  
عَنِ الْقَوْرِ ثَمَّ رَدَّهٖ وَابْتَلَعَ رَيْقَهُ فَطَرَ وَبَلَ  
الْحَيْطُ بِرَيْقِهِ وَرَدَّهٖ اِلَى فَمِهِ وَعَلَيْهِ رَطُوبَةٌ  
يَنْفَصِلُ وَابْتَلَعَ رَيْقَهُ فَطَرَ وَلَا بَاسَ بِالْفَصْدِ  
وَالْحَجَّامَةُ وَلَوْ اصْبَحَ الْمَسَافِرُ وَالْمَرِيضُ صَائِمِينَ  
فَلَهُمَا الْفَطْرُ لَا اِنْ قَامَ الْمَسَافِرُ وَسَقَى الْمَرِيضُ  
وَيَجِبُ الْقَضَاءُ عَلَيْهِمَا وَعَلَى الْحَاضِرِ وَالْقَائِمِ  
**فصل يجب الامساك على من تعذر**  
**بالفطرا ونسي النية ولا يجبالامساك على**  
المسافر والمريض والحائض والنفساء و  
امساك بقية النهار من خواص رمضان  
فلا امساك على من تعذر يوم النذر والقضاء

دسویں چیزوں کا توڑنے والی وہ ہے کہ وہ باغ کے اندر  
پہنچتا ہے مثلاً اسما میں سوغا کے طور پر یا کھانچے  
طور پر پہنچ جائے۔ تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور اس سے  
معلوم ہوا انداز کہ کھینے والے حصہ پینے سے روزہ جاتا  
رہتا ہے ان سرمد لگانے اگرچہ اس کا طعم بھی  
محسوس ہو۔ اور چون پر تیل لگانے سے اور سوتہ کی  
عبار اور آٹے کے بنا اور کھیتی کے نہ میں گھس جا  
روزہ نہیں جاتا۔ اور نہ کے اندر تو کہ پہنچانے سے  
مغذوہ ہو سکتا ہے لیکن جب نہ سے تو کہ باہر نکالے اور  
گھل جائے تو روزہ جاتا رہتا ہے۔ پس اپنے تنوک کے ساتھ  
اور اس کا ترکہ اپنے نہ میں ڈالے اور آتش مطبوخ پر  
کو بجھانے سے جدا ہو سکتی ہے۔ تو ادیش اس مطبوخ  
چس لیا ان سب صورتوں میں روزہ جاتا رہتا ہے۔ اور  
اور بچنے لگائیے روزہ نہیں جاتا۔ اور اگر مسافر اور بیمار  
روزہ کی حالت میں صبح کی پس و اسطر اور انظار درست ہے  
اور مسافر جب قیام کرے یا مریض صحت پا تو ان کو انظار کرنا  
نہیں۔ یعنی۔ مریض۔ یعنی۔ نفاس کی حالت میں جو روزہ نہیں کو نہیں  
پڑاؤ کی قضاء واجب ہے۔ **فصل** جو شخص کرشن ہو کہ روزہ  
رمضان کا تو روزہ کی نیت ہو کہ اس کو کھانچے وغیرہ  
چیزوں سے باقی دن نہ رہنا چاہو طہر مت نامہ رکھنا۔ اور قضاء  
نہ کا روزہ کسی توڑ دیا تو اس کو نہ رہنا واجب نہیں اور نہ  
نہ رہنا باقی و کھانا آخر مریض یعنی نفاس والی کو نہیں چاہیے

وہی ہے کہ اگر کسی کو روزہ نہ پڑے

وليس تعجيل الفطر على تمر ثمر من ماء وسين  
 تاخير الصوم ما يقع والشك ويجوز التباين  
 عن الكذب الغيبية وترك الكلام الفحش و  
 يستحب الغسل من الجنابة قبل الفجر والاحتراز  
 عن الحمام والقبلة وذوق الطعام والعلك  
 ويستحب ان يقرأ هذا الدعاء بعد النية لله  
 لا إله إلا هو الْحَيُّ الْقَيُّومُ الْغَايُ عَلَى كُلِّ  
 نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ وَيَسْتَحِبُّ أَنْ يَقُولَ عِنْدَ فِطْرِ الصَّوْمِ  
 اللَّهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلَى رِقَّتِكَ أَفْطَمْتُ  
 ولا يجوز الصيام خمسة أيام من السنة العيدين  
 وأيام التشريق - وبكره الصوم يوم التشك  
**فصل عجب الكفارة بافاد صوم يوم**  
 من رمضان بجائع تام ومن وطئ في الفرج  
 عامدا فعليه القضاء مع الكفارة والكفارة  
 عتق رقبة مؤمنة سليمة من العيوب المضرة  
 فان لم يجد فصيام شهرين متتابعين فان لم  
 يستطع فاطعام ستين مسكينا فان عجز

اور سنون ہر جلدی افطار کرنا روزے کا کھور پر پانی پر  
 اور سحری کما بین تاخیر کرنی متبک موقع صبح کا شک نہ اور  
 واجب ہو یا نہ روزے میں زبان کو کذب و غیبت و غش اب  
 اور سب پر غصے سے ہی نبات کامل کرینا۔ اور سب  
 بچا طعام کے چکے اور پچنے لگانے اور جسے سے اور  
 گوز جانے سے اور سب پر نہنا اس دعا کا بعد نیت کے  
 اٹھ سے کہتے ہیں جگایا ترجمہ ہے کہ اٹھ کے سولے  
 جہات کے لائق کوئی نہیں۔ وہی زندہ قیوم غیب پر  
 ہر نفس کا ہے۔ اور روزہ افطار کرتے وقت اللَّهُمَّ لَكَ  
 صُمْتُ سے آخر تک پڑھے اسکا ترجمہ یہ ہے۔ کیا اٹھ نما  
 تیرے ہی اسلئے روزہ رکھا ہے تجھے رزق پر افطار  
 کرتا ہوں۔ اور سال ہر مین پانچ دن روزہ رکھنا سنو جو  
 دو روزہ وعیدوں۔ اور تین روزہ قربانی کے اور شک  
 روزہ روزہ رکھنا مکروہ ہے۔

**فصل واجب متاخر کفارہ ساتھ تو روزہ رمضان کے**  
 تمام جلع سوائے شفعہ غائب ہے جو کہ تمام جلع ہر روزہ جاتا  
 رہتا۔ اور جلع کرنا ایسا کفارہ دینا لازم آتا ہے۔ اور جسے  
 جان بوجہ کفر میں جلع کیا اور پڑھا اور کفارہ دونوں  
 لازم ہیں۔ اور کفارہ آزاد کرنا ہے ایک غلام یا عیدی  
 مسلمان کا جو کہ عیوب مفرہ سے سلیم ہوئے۔ اگر یہ نہ ہو  
 اور جسے تو دو مہینے پے در پے روزے رکھے اگر یہ بھی  
 نہ کر سکے تو ساتھ سکینہ کو کھانا لکھا اگر اس سے بھی عاجز ہو  
 تو یہ اگر اوپر تو روزہ جب قدرت بہاد کرے اور جو گریا

استقرت فی ذمتہ ومن مات وعليہ من  
الصیام اخرج عنہ لکل یوم مدًا وللشیخ  
اذ اعجز من الصوم یفطر ویطعم عن کل یوم  
مدًا والحامل والمرضع اذا خافتا علی نفسهما  
افطرتا وعليهما القضاء بلا فدیۃ واذا خافتا  
علی لدیہما افطرتا وعليهما القضاء والقدرۃ  
والکفارة لکل یوم مد۔ والمریض و  
المسافر اطویلاً یفطران ویقضیان۔

**فصل** من فاتہ صوم یوم من رمضان  
او نذر او کفارة فمات قبل مکان  
القضاء فلا تدارک ولا اثر وامنات بعد  
التمکن اخرج من ترکۃ لکل یوم مدًا من  
طعام وکومات قبل الامکان وعلیہ صلوۃ  
او اعتکاف فلا فدیۃ ولا اثر۔

**فصل** الاعتکاف مستحب فی کل وقت  
وفی رمضان اکد وفی الآخر منہ افضل للطلب  
لبیۃ القد وارجاؤها لیلۃ الحاحی والعشرین

اور اسپر

سوز کرتے غلا جاتے اسکے ترکہ سے ہر روزہ کا بدلہ ایک سیر نانچ  
اور ربڑی عکرا۔ آدمی جو بڑھکنے سے عاجز ہو جائے تو توڑ  
ڈالے روزہ اور ہر دن کے بجائے ایک سیر نانچ خیرات کئے  
وہ صیغہ جائز و قوہ چلائی جاتی جب اپنے نفسوں کا خطرہ کریں  
ضائع ہونے سے تو یہ بھی روزہ توڑ دہیں اور بلا فدیہ بہترین  
تضاکرین۔ اور اگر او کو اپنے بچوں کے ضائع ہونا خطرہ ہو تو  
روزہ توڑ توڑ لیں بعد میں تضاکرین۔

اور فدیہ یا کفارہ ہر روزہ کو کچھ بڑے  
ادب کو ایک سیر ہے۔ اور بیس یا سا فریبی سفر میں نطاریں  
اور بہر تضاکرین۔

## فصل

حسد امی کا رمضان کا روزہ یا نذر کا یا کفارت کا  
نفوت ہو جائے اور وہ آدمی قبل تضاکرے کے مر جائے تو اوپر  
نفوت شدہ روزہ کا تدارک لازم نہیں۔ اور نہ اوپر گناہ ہے  
اور اگر بعد تمکن کو مر جائے تو اس کو ترکہ کو واسطے ہر ایک دن ایک سیر  
طعام غلین اور قبل امکان اگر مر گیا اور اس کو نماز یا اعتکاف  
او کا تدارک تو اس پر فدیہ نہیں اور نہ اس کو ادب کی تہنیں ملے گی۔

## فصل

اور اعتکاف ہر وقت مستحب لیکن رمضان میں  
زیادہ موکد اور رمضان کے اخیر میں بہت ہی افضل ہے  
واسطے طلب فرار و تہذیب لیلۃ القدر کے اور امید لپنے  
کے کہ کاشہ اکیسویں یا بیسویں رات میں ہے

او الثالث والعشرين وله شرطان النية  
والكث في المسجد ولا يصح الاعتكاف  
الا في المسجد والجامع افضل ولا يخرج من  
الاعتكاف الا بعدد من حيض او مرض  
لا يمكن المقام معه ولو طرأ الحيض في الاعتكاف  
وجب الخروج وكذا الجنابة ولا يجزئ  
الحيض والجنابة ويطل الاعتكاف بالوطي  
وشروط المعتكف الاسلام والعقل والنفاء  
عن الحيض والجنابة والنفس-

**فصل** وشروط وجوب الحج سبع خصال  
الاسلام والبلوغ والعقل والحرية ووجود  
الزاد والراحلة وتخليّة الطريق يعني الطريق  
وامكان المسير واركان الحج خمسة الاحرام  
مع النية والوقوف بعرفة والطواف بالبيت  
الحرام والسعي بين الصفا والمروة والحلق  
واركان العمرة اربعة الاحرام والطواف  
والسعي والحلق ونية الاحرام لحرمة الحج

اور اعتكاف کی دو شرطیں ہیں ایک نیت دوسری  
مسجد میں ٹہرنا۔ اور مسجد کے سوا اعتکاف درست  
نہیں اور جامع مسجد میں افضل ہے۔ مشکف مسجد سے  
بغیر عذر کے نہ نکلے۔ عذر یہ ہیں عورت متکفہ کو حیض آنا یا  
یا ایسے مرض سے بیمار ہونا کہ اس کے سبب مان ٹہرنے کے  
اعتکاف میں میض اگر آگیا۔ یا نہایت آگئی تو نکلنا سب  
واجب ہے جو حیض اور جنابت کا وقت اعتکاف میں نہ آئے گا  
اور اعتکاف جامع سے باطل ہو جائیگا۔ مشکف کے لیے  
یہ شرط ہیں۔ اسلام۔ عقل۔ حیض نفاس جنابت  
پاک ہونا۔

**فصل** حج کے واجبے بھی شرطیں۔ شہین اسلام  
بدعت۔ عقل۔ آزادی۔ ستہ کا فح۔ سوارسی ستہ کا  
اور حج کو ارکان پنج ہیں۔ نیت کرتے احرام باندھنا۔ عتبات  
ٹہرنا۔ بیت اللہ کا طواف کرنا۔ صفا و مہ کو دو بار گھومنا۔ ستہ  
اور عتبات کے چار رکن ہیں۔ احرام۔ طواف  
ستہ۔ ستہ ٹہرنا۔ اور احرام کو نیت طواف ہے  
کہ جسے احرام باندھا ہے میں نے واسطے حج کے

وواجبات الحج غیر الارکان ثلثة الاحرام  
 من الميقات ورمي الجمار بمئي ثلثة ايام و  
 الحلق وسنن الحج سبع الافراد و هو تقديم الحج  
 على العمرة والتلبيت لبنيك وطواف القدوم  
 والمبيت بمزدلفه وركعتان للطواف للبيت  
 بمئي وطواف الوداع ويحرم عند الاحرام  
 عن الخيط وتيلس الاذار والرداء ابضيد  
**فصل** ويجزى على المحرم عشرة اشياء الملبس  
 الخيط وقضية الرأس من الرجل والوجيز  
 المرأة ونزعيل الشعر وتقليم الاظفار <sup>للتطيب</sup>  
 وقتل الصيد وحلق الرأس وعقد النكاح  
 والوطى والمباشرة بشهوة وفي جميع ذلك  
 الفدية الا عقد النكاح فانه لا ينفق <sup>بفسد</sup>  
 الحج الا بالوطى بالغضج ولا يخرج منه الفسأ  
 ومن فاته الوقوف تحلل بعمل عمرة وعليه  
 القضاء والهدى والذماء في الاحرام خمسة  
 احدها الدم الواجب بتركه <sup>في</sup> هو

اور واجبات حج کے بغیر ارکان کے تین ہیں۔ حیض  
 احرام بانہذا۔ مئی تین روز رمی الجمار کرنا  
 اور سر نہ انا۔ اور حج کی سات سنتیں ہیں۔  
 ایک اون میں سے افراد ہے سینے مقدم کرنا حج کا  
 عمرہ پر۔ دوم لبیک پکارنا۔ سوم طواف قدوم حایم  
 مزدلفہ میں سات گذارنی سب جسم طواف کے لئے  
 دو رکعت نماز پڑھنی۔ ششم مئی میں رات گذارنی سہتم  
 طواف الوداع کرنا۔ اور احرام کے وقت سٹی سٹنے  
 کپڑے اتار کر دو سفید چادرون کا پٹا کر ایک کے اوپر  
 سے تہ بندنا ہے۔ اور دو کسری کو شافون پر ڈالے  
**فصل** محرم پر دس چیزیں حرام ہیں سیارہ کواکب اپنا  
 مرد کو سر نہ ڈالنا۔ عورت کو نہ ڈالنا۔ بالوں کو گلہنی کرنا  
 ناخن کاٹنے خوشبو لگانے شکار کرنا۔ سر نہ انا۔ حلق کرنا  
 جماع کرنا۔ شہوت کی مباشرت کرنی۔ ان سب چیزوں کو کرنا  
 فدیہ ہے۔ مگر حلق کرنا فدیہ نہیں اور نخل منقذ ہوتا ہے  
 اور حج فاسد نہیں ہوتا۔ مگر سبب جماع کے کو فحش کے اذر  
 کیا جا۔ اور حج کو فاسد کرنے والا حج سے باہر نکل نہیں سکتا  
 اور جب کو عسرفات کا وقوف فوت ہو جائے وہ  
 عسرفہ کے حلال ہو جائے اور باوجود اسکے  
 اور ہر تمسک حج اور قربانی لازم ہے۔ اور ہر آدمی میں  
 جو مشہد با بیان دیجاتی ہیں وہ پانچ ہیں۔ ایک تہ  
 واجب مشہد باقی ہے کہ حج کے ترک سے  
 لازم ہوتی ہے۔



على الترتيب شاة فان لم يجد فصيام عشرة  
ايام ثلثة في الحج وسبعة اذا رجع الى اهله  
الثاني الذم الواجب بالحق فموقعه  
التعز شاة او صوم ثلثة ايام او الصدق  
ثلثة اصواع على ستة مساكين الثالث  
الواجب بالاخصار فحقل بالنية والحق  
ويكفي شاة الرابع الذم الواجب بقتل  
صيد وهو على الخيرة ان كان الصيد ما لم يثقل  
اخرج بالمثل من النعم او قوموا واشتروا بغيره  
طعاما فيصدق به او صام عن كل مد يومًا  
وان كان الصيد متفولا مثال له اخرج  
بقيته طعاما او صام عن كل مد يومًا الخامس  
الذم الواجب بالوطئ وهو على الترتيب ثلثة  
فان لم يجد فبقرة فان لم يجد فبيع من الغنم  
فان لم يجد فقوم البدن واشترى بقيته  
طعاما فيصدق به فان لم يجد فصيام عن  
كل مد يومًا ولا يجزئه الهك ولا الاطعام

اور وہ علی الترتیب ایک بکری ہو۔ اگر بکری نہ ملے اور کو تو  
اوپر دس مہینے لازم ہیں تین چھین اور سات مہینے  
کو گھرن ہو چنے۔ دوسری قربانی واجب ہو۔ جو کہ سرشتہ  
سے لازم ہو جاتی ہے۔ پس یہ شخص اس میں ممتاز ہے ایک  
بکری قربانی کرے یا تین روزہ روزے رکھے یا پچیس گھنٹہ  
تین صاع صدقہ دے۔ تیسری قربانی نہ ہونے سے لازم  
ہو جاتی ہے۔ یعنی احرام باندھ کر روانہ ہوا تو کسی باعث  
کو نہ سے روکا گیا پس یہ شخص نیکی کے ساتھ حلال ہو جائے  
سرشتہ ڈالے اور ایک بکری ذبح کرے۔ چوتھی قربانی  
جو کہ قتل حید سے واجب ہوتی ہے۔ اس میں اس کو اختیار ہے  
کو شکاری یا قور اگر اس متر کا تھکا جس کی مثل پائی جاتی ہے تو  
اوس کی مثل کا جانور ذبح کرے (مثلاً گھنٹہ مارا ہے تو اوس  
گھنٹہ بکری قربانی دیوے) یا اس حید مقتول کی قیمت  
بڑا کر قیمت مقررہ کا طعام خرچے اور اس کو صدقہ کرے  
یا ہر (اوپر سے ایک دن روزہ رکھے۔ اور اگر ایسا  
شکار تھا کہ اوس کی مثال حلال جانور دن میں نہ ملے تو اسی  
قیمت کا طعام لیکر صدقہ کرے یا ہر ایک مہرے ایک دن روزہ  
پانچون قربانی جمع سے واجب ہو جاتی ہے۔  
اور یہ ترتیب پر ہے اول تو اس کو چاہیے کہ اونٹ  
قربانی کرے۔ اور اگر اونٹ نہ ملے تو گائے قربانی  
کرے۔ یہی نہ تو سات بکر یا تین قربانی کرے اور اگر  
یہی نہ تو اونٹ کی قیمت کا طعام حسنہ دیا جائے اور  
صدقہ کیا جائے۔ اگر قیمت اتنی اچھلے پاس نہ تو  
ہر ایک مہرے ایک دن روزہ رکھے اور تیسری قربانی  
اور طعام جو کہ اوپر دینا لازم ہو رہے۔



فان هجر تيمر وليستحب انكار التلبية حتى  
 الحائض مع رفع الصوت في دوام الاحرام  
 وحديثها- كَبَيْتَكَ كَبَيْتَكَ اللَّهُمَّ لَكَ كَبَيْتَكَ  
 لَا شَرِيكَ لَكَ كَبَيْتَكَ أَنْ لَعَدَ وَالنِّعْمَةُ لَكَ  
 وَالْمَلَكُ لَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ كَبَيْتَكَ فَادْوَغِ  
 بَصْرَهُ عَلَى بَيْتِ الْكَعْبَةِ شَرَفَهَا اللَّهُ تَعَالَى  
 فَيَقْرَأُ هَذَا الدُّعَاءَ اللَّهُمَّ زِدْهُ هَذَا الْبَيْتَ  
 لَقَرْنِيًا وَتَكْرِيْمًا وَقَطْعَانًا وَمَا بَرَّ وَزِدْهُ مِنْ  
 شَرَفِهِ وَعَظَمَةِ رَحْمَتِهِ وَمَجْدِهِ وَأَعْمُرْهُ كَثْرَتِيًا  
 وَتَكْرِيْمًا وَتَعْظِيمًا وَزِدْهُ- اللَّهُمَّ أَنْتَ مُجِيبُنَا  
 رَبَّنَا بِالسَّلَامِ اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَرَيْكَ  
 السَّلَامُ وَالْيَكُ يَعُوذُ السَّلَامُ رَحْمَتَنَا رَبَّنَا  
 بِالسَّلَامِ-

**فصل للطواف بانواعه واجباته**  
 اما الواجبات فستر العورة والطهارة عند  
 الحدث والتجشع واما السنن فنبذة الطواف  
 اطوف بهذا البيت وان يطوف ماشيا

تو تيمر کر لیدے اور مستحب بہت بہت کہنا بیک کا نیک  
 کہ حائض عورت ہی بیک پکارے۔ بیک احرام میں ہو۔ مرد  
 ملکہ آواز سے (اور عورت آہستہ بہتہ پکاری) اور بیک کا  
 الفاظ یہ ہیں بیک سو بیک تک جکار ترمیم ہے۔ ہم تیری شہ  
 بین کھڑو ہیں یا شہ تیری مناسبت کی کو ہم کھڑو ہیں تیرا شہ  
 کوئی نہیں ہم تیری حد تین کھڑو ہیں سب ترمیم اور نعمت  
 تیری ہی ہر اور پادشاہت و حکومت تیری ہی ہے تیرا شہ  
 کوئی نہیں تیری حد تین ہم حاضر ہیں اور کعبہ پر نظر ہے تو یہ دعا  
 پڑھو اللَّهُمَّ زِدْهُ هَذَا الْبَيْتَ لَقَرْنِيًا وَتَكْرِيْمًا وَمَا بَرَّ وَزِدْهُ مِنْ  
 شَرَفِهِ وَعَظَمَةِ رَحْمَتِهِ وَمَجْدِهِ وَأَعْمُرْهُ كَثْرَتِيًا  
 وَتَكْرِيْمًا وَتَعْظِيمًا وَزِدْهُ- اللَّهُمَّ أَنْتَ مُجِيبُنَا  
 رَبَّنَا بِالسَّلَامِ اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَرَيْكَ  
 السَّلَامُ وَالْيَكُ يَعُوذُ السَّلَامُ رَحْمَتَنَا رَبَّنَا  
 بِالسَّلَامِ-

**فصل طواف زیارت ہر اعلان و ادعای ہر ایک کعبہ**  
 واجبات ہی ہیں اونہ تین ہی ہیں۔ واجبات ہی عورت کا  
 ڈھانچا اور حدت اور پیرسی پاک ہونا۔ اور سنت یہ ہیں طواف  
 نیت کرنی اس طرح کہ میں اس گھر کی طواف کی نیت کرتا ہوں

وَيَسْتَلِمُ الْحَجْرَ فِي أَوَّلِ الطَّوَافِ بِقَبْلَةٍ وَيَضَعُ  
 جَهْتَهُ طَلِيفَانِ عَجْرٍ اسْتَلَمَ ثَوَاشًا بِالْيَدِ  
 يَقُولُ فِي أَوَّلِ طَوَافِهِ يَسْمُوهُ اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ  
 اللَّهُمَّ إِنَّمَا نَايَاكَ وَتَصَدَّقَا يَكُنَا بَكَ وَوَفَاءُ  
 بِعَهْدِكَ وَاتِّبَاعًا لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ وَيَقُولُ قُبَالَةَ الْبَابِ اللَّهُمَّ إِنَّ هَذَا  
 الْبَيْتَ بَيْتُكَ وَانْحَرُوحَنَّكَ وَالْأَمْنُ  
 أَمْنُكَ وَهَذَا مَقَامُ الْعَامِدِينَ بِكَ مِنَ النَّارِ  
 وَيَقُولُ بَيْنَ الرُّكْنِ الْيَمَانِيِّ اللَّهُمَّ رَبَّنَا إِنَّا فِي  
 الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقَدْ آذَاكَ  
 النَّارُ وَدَعَاءُ الْمَأْثُورِ أَفْضَلُ مِنْ قِرَاءَةِ الْغَيْرِ  
 وَيَقُولُ فِي السَّجْدِ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ مَجْمَعًا مَبْرُورًا وَنَايَا  
 مَغْفُورًا وَسَعْمًا مَشْكُورًا وَيَسْتَحْبَانِ يَتَرَقَّى عَلَى  
 الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ تَدْرُقَامَةً وَيَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ  
 اللَّهُ أَكْبَرُ عَلَى مَا صَدَقْنَا وَالحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى مَا أَلْفَنَّا  
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ كَلَّا لَمَلِكُ  
 وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ يَبْدُو الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى

اور پہلے طواف کرنا۔ اور جو اسد کا استسلام کرنا چاہے غرض  
 میں ہوسے لیا اور رکنا پیشانی اپنی کا جو اسد پر اگر کسی سب سے  
 ہوسے شکے تو استسلام کرلے پڑتا تھا لگائی لگائی اگر اسکو  
 چھے اور پہلے طواف میں نہ دے دے پڑتا تھا لگائی لگائی  
 شروع کرتا ہرین طواف کو اسکو نام سوارا لگائی لگائی  
 ایمان اپنے اور قصدین کتابہ لگائی اور تیرا عہد پورا کرنا اور تیرے  
 نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تائید ایسی کہ کام کرنا ہون اور وزارت  
 بیت اللہ کو دیر دیر دے دے لگائی لگائی خدا کی لگائی لگائی  
 یہ تیرا گھر جو اور تیرے سر اور تیرے اس کی جگہ جو اور تیرے اس کی جگہ  
 پناہ کو لگائی یہ جگہ جو اور رکن یانی کو درسیان یہ دعا پڑا لگائی  
 تیرے بتائے جگا تیرے ہر اور تیرے ہر لگائی لگائی لگائی  
 حکا کو درسیات میں ہی ہی جگہ لگائی لگائی لگائی لگائی  
 اور جو حدیث میں دعا لگائی جو حدیث میں دعا لگائی لگائی لگائی  
 ج میں اور تیرے ہر لگائی لگائی لگائی لگائی لگائی  
 میں مذکور ہیں اور تیرے ہر لگائی لگائی لگائی لگائی  
 اور صفا اور مرکہ درسیان اور تیرے ہر لگائی لگائی لگائی  
 اپنے اور تیرے ہر لگائی لگائی لگائی لگائی لگائی  
 بسند کر۔ اور مستحب کہ صفا اور مرکہ بقدر غنہ ہی قدام کے  
 ہرے اور یہ دعا پڑے اللہ اکبر اللہ اکبر علی ما صَدَقْنَا  
 اور تیرے ہر لگائی لگائی لگائی لگائی لگائی  
 اوسے لگائی لگائی لگائی لگائی لگائی  
 اوسکی تفریق کرتے ہیں۔ اوسکی سوا عبادت کے لگائی  
 کوئی نہیں اور سکا شریک کوئی نہیں اور سکا سب ملک ہے  
 اور سکی تفریق ہے وہی نہ کرنا اور راجہ اور سکی تفریق  
 میرے اور

كُنْتُمْ قَدْ نَزَّهَ إِلَهُ إِلَّا اللَّهُ وَحْدًا صَدَقَ  
وَعْدُهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ حُدًّا  
إِلَّا إِلَهُ إِلَّا اللَّهُ وَلَا تُسَبِّحُ إِلَّا بِأَنَّهُ مُخَلِّصُكُمْ  
لِلدِّينِ وَلِكُفْرٍ آلِ الْكَافِرُونَ

## كِتَابُ الْبَيْعِ

شرطہ الامتثال والقبول والایجاب علی البایع  
قوله بعتک او ملکک والقبول من المشتري  
وهو قوله اشتريت او ملکک او قبلت ولا يصح  
تقدم لفظ المشتري فلوقال المشتري بعني  
فقال البایع بعتک ولا يشترط ان لا يطول  
الفصل بين لفظيها وان يكون القبول نقلاً  
في المعنى فلوقال بعتک بما في صحيفه فقال ما لم  
منكسر لربيعه وشرط العاقد الترشد  
ولا يشترط الاسلام لمن يشتري لم المصحف  
والحديث والعبد المسلم ولا يصح بيع السلاح  
من المحربي وللبیع شرط واحد ما ان يكون

باعت بعتك او ملكك او قبلت ولا يصح  
تقدم لفظ المشتري فلوقال المشتري بعني  
فقال البایع بعتک ولا يشترط ان لا يطول  
الفصل بين لفظيها وان يكون القبول نقلاً  
في المعنى فلوقال بعتک بما في صحيفه فقال ما لم  
منكسر لربيعه وشرط العاقد الترشد  
ولا يشترط الاسلام لمن يشتري لم المصحف  
والحديث والعبد المسلم ولا يصح بيع السلاح  
من المحربي وللبیع شرط واحد ما ان يكون

وہ سب چیزیں یاد رکھو اور جانتے لائق کو اپنی بات کا دعویٰ  
اوسے نصرت اسلام کے بارے میں اپنے وعدے پر کیے  
اپنے بندے کو حاصل شدہ مدیہ کو کم کر سکتوں پر غالب کیا۔  
کہ ذوق کے سبب لشکر و جنگجو کو کھڑے رکھنا مدیہ کو کم کر کے  
قتل کرنے پر جرح ہوتے تھے بلکہ وہ اپنے سوا اعتبار کے لائق  
کو اپنی بات پر غافل رہنے کی بات کرتے تھے اور اس کے سرکاری  
دوسرے کی پیشکش نہیں کرتے اگرچہ کافر کو لڑائی میں

## کتاب البیوع

بیع کی شرط امتثال و قبول اور ایجاب و امتثال اور ایک طرف سے بیع  
کی بیعہ والا کو کم کر سکتا ہے چیز میں کوئی ایسا کوئی چیز نہیں ہے کہ میں  
میں نے کوئی کام یا خدمت یا مال کو قبول کرنا چاہا وہ بیچے کہ میں نے اس کا  
یہ چیزیں خریدی ہیں اس کا مالک ہو گیا۔ ایک بیعہ کو قبول کیا  
اور خریدی اور ایک لفظ اور بیچے ہیں ہر طرف سے بیعہ اور خریدی  
کہ فلاں چیز میرے ہاتھ بیچی اور بیچنے والا بھی کوئی چیز نہیں  
قریب جمع ہوئی اور شرط ہے قبول ایجاب کی لفظ میں زیادہ دیر  
گذرے اور شرط ہے بیعہ اور دوسری یہ ہے ہر طرف سے قبول کی لفظ میں  
میں موافق ہے مثلاً بیع کرنا کہ کوئی بیعہ پر ہر طرف سے بیعہ  
خریدنے والا کو کوئی بیعہ پر ہر طرف سے قبول کیا۔ اور اگر بیعہ نے کہا  
کہ سو بیچ پر ہر طرف سے فروخت کیا اور خریدنے والا نے کہا کہ سو بیچ  
ساتھ بیعہ کو قبول کیا تو بیعہ جمع ہوئی۔ اور یہ بھی شرط ہے کہ بیعہ  
اور بیچنے والا یہاں ہو۔ اور شرط ہے مسلمان ہونا اور شرط ہے  
کے قرآن یا میراث یا مسلمان غلام خریدنا جائز۔ اور اور  
میں بیعہ فروخت کرنے درست نہیں کہ وہ وہ لوگ تو پاکستانی  
ملک کر گئے اور بیعہ یعنی چھ بیعہ فروخت کی جاتی ہے  
اوس کے لئے کوئی شرط نہیں۔

طہارۃ العین فلا یصح بیع الکلب و متغیر لا یمکن  
تطہیرہ و لودھنا و اما ما یمکن تطہیرہ الثوب  
النجس یصح بیعہ الثالث المنقہ فلا یصح بیع  
الحشرات و کل سبع لا ینتفع بہ و یصح بیع  
الماء والتراب و ان کثر الثالث امکان  
التسلیہ فلا یصح بیع الضال و المصوب و  
الآبق الرابع ولایۃ العاقد فلیصح بیع  
الفضولی و هو شراء بغير اذن مالک و شراء  
بعین مال غیرہ الخامس العلم بالبیع فبیع  
احد الثوبین باطل۔

**فصل التلموع بیع موصوف و الذمۃ**  
لیتہ تطیف مع شرط البیع امور احدثت کلمہ  
الامال فجلس لاجلہ الثالث کون المسلم و غیرہ  
الثانیان موضع التسلیم و یشترط کون الاجل  
معلومًا فلا یصح التأجیل بالمحصاد او قدوم  
الحاج و یصح بالاشهر الزمۃ و یصح بالعید  
و الجادی و مطلق الاشهر یحل علی الحال

ایک یہ شرط ہے کہ وہ چیز مین ظاہر ہو یعنی اصل اسکی باقی ہو  
پس کئے کی بیع جائز نہیں کہ اسکی ذات پیدہ ہو اور اسکی  
بیع ہی جائز نہیں کہ جسکی پیدہ ہو ورنہ اسکی مانند پیدہ کیل کے  
اور اسکی باقی ہو سکتی ہے مانند پیدہ کیل کے تو اسکی بیع درست ہے  
دوسری شرط بیع کی یہ ہے کہ اس میں غشقت ہی ہو۔ مثلاً لکڑی  
دھوپ سانپ و غیرہ کی بیع جائز نہیں۔ اور اس میں ہر ادنیٰ شے  
جس سے غشقت نہ۔ اور درست ہے بیع پانی اور مٹی کی اگرچہ  
انکی کثرت ہی ہو۔ تیسری شرط بیع کی یہ ہے کہ تسلیم کا  
اسکان ہی ہو پس گم شدہ چیز کی اور ہاسکے پھٹے غلام کی اور  
منصوب مال کی بیع درست نہیں۔ چوتھی شرط یہ ہے کہ  
عاقد ولایت ہی رکھتا ہو۔ پس اس سے معلوم ہوا کہ بیع اصل  
لغو ہے اور بیع فضولی وہ ہے کہ مالک کے اذن بغیر خرید  
اور دوسرے مین مال سے خریدے۔ پانچویں یہ ہے کہ  
کہ بیع کا علم ہی ہو پس اس سے معلوم ہوا کہ دو چیزوں کے  
ایک کی بیع باطل ہے (یعنی بلا تعین)

**فصل بیع سلم کے بیان میں** بیع ہے کہ موصوف ہر  
وقت مین مقرر بیع کو علامہ اس میں کوئی اور وقت و ہی مین ایک چیز  
کہ اس مال کو مجلس مین بغیر حال کے سوچے ہو۔ دو چیزوں کا  
یہ ہو کہ سلم فیہ دین ہو کہ تیسری شرط یہ ہو کہ تسلیم کا  
اور وقت کا معلوم ہونا شرط ہے پس مین درست فصل تسلیم کا  
وقت۔ یا معاہدہ کر لیا کہ وقت کی گزرت مسلم مین کو کس نے  
فصل کا یا بیج یا کس نے معاہدہ کر لیا۔ اور دوسری معاہدہ کا  
وقت مقرر کرنا درست ہے۔ اور مہد کے ساتھ اور معاہدہ کے  
ساتھ ہی وقت مقرر کرنا جائز ہے اور اگر مطلق مینے  
مقرر کرے تو مال پر محمول ہونگے۔

## فصل فی الذبح محال الزکوة بالربیع

اشیاء احدھا قطع الحلقوم والثالث قطع  
المری والثالث قطع والودجین ویتخری  
منھا الشبیان وهو قطع الحلقوم والمری  
وشرط الذابح ان یشکون مسلماً وتخل فیختر  
المرأة والرقیق والفاسق والحائض والحیض  
والصبی ولو غیر حمیز ویکره زکوة الاعی  
والبصیر فی الظلمة ویستحب تعدید الشفرة  
وتوجه الذابح والمذبح الی القبلة وان یقول  
بسم الله الله اکبر والصلوة  
علی رسول الله صلعم۔

## فصل زکوة کل حیوان مقدور علیہ

بقطع تمام الحلقوم والمری ولا یجوز ذبایہ  
ویستحب قطع الودجین وھا عرقان فی  
صفحة العنق وان یشکون البعیر قائماً علی  
ثلاثة اقدام معقول الركبة وان یضج المقبرة  
والشاة یجنبھا الا یشیر ویجوز العکس

## فصل فی ذبح کے بیان میں۔ چار چیزوں کے ساتھ

محال زکوة جائز دیکھی حاصل ہوتی ہے ایک اونٹنی قطعوم۔  
دوسری سری۔ تیسری اور چوتھی دو شاہ رگون کا کاٹنا ہے  
اور اگر قطعوم اور سری کٹ جائیں جب ہی جائز طلال ہو جائے  
اور ذبح کرنا اگر کو یہ شرطیں ہیں کہ وہ مسلمان ہو سکے۔ اور  
عورت اور غلام اور فاسق اور حائضہ اور حیضہ اور کھانسی  
ذبح ہی درست ہے اگرچہ وہ غیر منہی ہی ہو۔ لیکن اندھے کی  
ذبح اور اندھے سے منہ دیکھنے والی کی کردہ ہے اور تکیہ  
چری کا تیر کرنا۔ اور ذابح و مذبح کا تیل کی طرف نہ کرنا  
اور ذبح بسم الله الله اکبر یا الصلوة علی رسولہ  
کہہ کر ذبح کرے۔

## فصل

جو جائزہ قاجرین آتا ہے اسکی ذبح سب قطعوم اور  
مری کے قطع کرنے سے درست ہوتی ہے۔ اور ان  
رگون میں سے باقی سبجا۔ تو ذبح درست نہیں اور تکیہ  
قطع کرنا و دجین کا۔ اور وہ دو رنگین ہیں گردن کی  
دونوں طرف۔

اور چاہیے کہ اونٹ کا ایک قدم بائیں ہاتھ میں قدموں پر  
اور سکھ کر ذبح کرین اور گائے بکری کو بائیں  
بسم پر لٹا کر ذبح کرین۔ اور اوس کا منہ نیچے

و بترك رجلها اليمنى ويشد باقي القوائم  
يستحب في الابل النحر وهو قطع اللبنة اسفل العنق  
وفي البقرة والغنم الذبج في اعلى العنق ولو ذبح  
من نفا عصى فلو قطع غيرهما من المقدور فكله  
حرام ولو ترك منها او من احد ما شيئاً وان  
قل ثلمات الحيوان او انتهى الى حركة الذبج  
ثم قطع الباقي حرم۔

**فصل** - وشرط الذبج ان يكون في قطع  
واحد فلو قطع البعض ورضع يده فميت ثم  
توكل ولو مرض شاة او بهيمة اخرى فصارت  
الى ادنى الرمي ولو بين فيها حيوة مستقرة  
فذبحت حلت ولو اكلت الشاة بناء مضوة  
صارت الى ادنى الرمي فذبحت حرمت في  
اصح الوجهين وعند بعضهم تحل ولو مرب  
الصيد من كلب المسلم فارضه مجوسي ورد  
عليه فقتله كلب المسلم حل كما لو ذبح مسلم  
شاة امسكها مجوسي ويحل ذبيحة المرأة و

باين طوت پر بھی ٹانگہ ذبح کرنا جائز ہے انھا دایان  
پاؤں کشادہ چوڑین۔ اور باقی تین قدسوں کو  
باندھ کر رکھیں۔ اور اوٹ میں سر مستحب اور  
سٹوکا مسنے۔ یہن کہ اوٹ کے ٹیٹھا کے نیچے جو  
گوشت ہے اسکو حسرتی میں لہہ کھتے ہیں اسکو  
قطع کرے۔ اور کھانے پر کسی کو ٹیٹھا کے اوپر  
ذبح کرے۔ اور اگر گندھی سے فنج کیا تو وہ  
گندھا رہے۔ اور اگر مقدور جانور کی حلقوم اور کئی  
سہ اکوئی دوسری رگ کاٹی۔ یا اون رگن سے  
کچھ چوڑ دیا۔ اگرچہ تو ایسی چوڑ اور میدان مرگیا یا کئی  
حالت کہ پہنچا تو پھر اسنے ان رگوں کو کانا ان سب  
صدر تو نہیں کھانا اس جانور کا حرام ہے۔

**فصل** ذبح کر نیکی یہ شرطین ہیں کہ ایک ہی ذمین  
رگوں کو کاٹے۔ اگر کچھ رگوں کو کاٹ کر اسے اور شایا تو دو جانوروں کا  
نہ کہنا چاہیے۔ اور اگر کچھ یا دوسرے کو فی جانور بیا رہو کہ ادنی  
رسم کہتے ہیں۔ اور اس میں مستقر حیات نہ رہی۔ پس نہ ذبح  
کیا گیا تو حلال ہے۔ اور اگر کبھی نے کوئی نہر پٹی مٹی یا  
اور اس سے ادنی رسم کہتے ہیں اور ادنی حیاتین وہ بھی  
پس دماغ الرجمین میں بعض کے نزدیک حرام ہے اور بعض  
زادیک حلال ہے۔ اور اگر کھانا مسلمان کے گھر سے باہر لے کر  
جو بھی پیر کر کے لے کر یا مسلمان کے گھر سے رات کو حلال  
ہوئی شال ایسی ہے جس طرح مجوسی ایک کچھ کچھ اور مسلمان ذبح کر



الرفیق والفاسق والحائض والمجنب والمکرة  
وان اکره الجوی او الاحرس الذي لا  
اشاره مقهمة وقيل ذبيحة مطلقا ولو ترك  
من الخلق والمرى شيئا يسيرا ومات  
المحيوان فهو ميت وكذا لو انتهى الحركة  
المذبح فقطع المتروك ولو ذبح رجل بقرة  
او شاة او دجاجة او غيرها فهو على اربعة  
اوجه تحرك بعد الذبح وخرج منه دم مسفوح  
او تحرك ولم يخرج بعد الذبح منه دم مسفوح  
او خرج منه دم مسفوح ولم يتحرك فهو هذا  
الوجوه الثلاثة يصل لانه وجد علامة الحيوة  
اماد دم مسفوح او حركة وفي الوجه الرابع  
فهو اذا التحرك ولم يخرج منه دم مسفوح  
لا يصل لانه لا يوجد فيه علامة الحيوة  
ولو ذبح شاة فاضربت او عدت و ماتت  
حالت ولو اكلت البهيمة بناها مضرة فصدد  
الى اذني الزمق فذبحت حرمت والمجنين

علام - ناسق - حیض - ال - جنی - اور کرکھی کی ذکر وہ  
مسلمان ہو کر کسی جانور کی مرنش شرعی کیسے ذبح  
نہیں کرنا چاہتا۔ اور کرکھی دوسرا آدمی ذبح کرکھی کو ذبح  
کر کرکھی پر اسکو مجبور کرنا ہے۔ اور وہ مجبور کرکھی الاغواہ مسلمان  
یا مجوسی۔ اور اس کو گتے کی ذبح بھی درست ہے جبکہ انشاء  
بہرہ میں آگے۔ اور بعضوں نے کہا ہر مطلق کو گتھی کی ذبح درست  
اوسکے اشارہ بہرہ میں آدین یا نہ آدین۔ اور ذبح کرکھی اور  
عقروں کی پیری کچھ تو اس حد سے چوڑا دیا اور اس حد سے  
میدان کر گیا۔ یا ذبح کی حرکت کو سچا تو ادن یا تباہ نہ کرکھی  
کا ماترہ جانور وار ہے۔ اور کرکھی شخص کا یا کرکھی یا  
یا غیر کرکھی کہے تو ادن کی جائز میں ہیں۔ یا وہ میدان بھی  
بہرہ حرکت کر گیا اور ذبح کا خون اوس کی جاسی ہو گا۔ یا حرکت  
کر گیا۔ اور ذبح کا خون اوس کے نہ ٹھیکہ گا۔ یا ذبح کا خون اوس  
ٹھیکہ گا۔ اور حرکت کر گیا۔ پس ان تین صورتوں میں جو ان  
علامت اسلئے کہ پانی گئی ہر علامت حیات کی ادن دونوں  
میں کہ وہ خون فوج۔ اور حرکت ہے۔ اور چوتھی وہ کہ وہ  
میدان حرکت کرے اور نہ اوس خون مسفوح ہے علامت اسلئے  
حیات کی علامت ادین بائی نہیں گئی۔  
اگر کرکھی فوج کی اور نہ اپنے پاؤں سے لگے یا ٹوکر  
دوڑ گئی اور گر گئی تو وہ حلال ہے۔  
اور اگر میدان نے پات سفرہ کہا کی اور اس نے  
رسق کت پہنچ گیا۔ اور اس حالت میں اوس کو ذبح کیا  
تو وہ مردار ہے۔  
اور مجنبن۔

الذی یوجد میتاً فی بطن المذکان حلال

**فصل** یحل میتة السمك والجماد فلا حاجة

الی ذبحهما وان صادهما المحوی كذا

الدود المتولد من الطعام والحل والغاکة

اذا اکل معه ولا ینبغی ان تقطع بطن السمكة

وهی حیة فان فعل واتبلم حاجته حل -

**فصل** وان ارسل المسلم والمجوس

کلبین او سہمین الی صید فان سبق کلب

المسلم او سہمه فقتله او انها الی حرکت

المذبح حل وان وجد العکس او جواء

معا او مرتبا ولم یندعفا احدهما او اعلم

ایہما قتله حر ویجوز الا صطیاد جوارح

السمک والطیر والکلب والنہد والبار

والشاهین فیحل ما جرحه او اذا کله صاحبه

میتا او فی حرکت المذبح ویشتراط کونهما

معلنة والمعلنة هو الذی ینزجر بجزءه وتسل

بأرسله ولا تأکل منه وفي جوارح الطیور

کہذبات کے پیٹھ میں راہوا پایا جاسے وہ حلال ہے

یعنی ان کو زنج کرنے سے وہ بچہ اسکے پیٹ کا بھی حلال ہے

**فصل** چل اور مٹی مری ہوئی حلال ہے اگرچہ

اکو شکار کیا ہو لگے زنج کی حاجت نہیں اور اس طرح جو کچھ

طعام سے پیدا ہوتے ہیں مانند سرکہ اور سرکہ کرمب سیدھے

ساتھ کھائے جائیں تو حلال ہیں - اور یہ لائق نہیں کہ

کہ زندہ مچھلی سے کچھ کھو کا کھال لیا جائے (دیکھ اول اسکے

بارے چاہئے ہر کھائی جائے سا اور اگر زندہ سے کچھ کھو کر لیا

تو ہی حرام نہیں حلال ہے -

**فصل** اگر مسلمان اور مجوسی نے شکار پر دو کتے بھیجے

یا تیرے پس مسلمان کا کتا یا تیرے پہلے بھیج گیا اور شکار

مار لیا یا نہ بچ کی حرکت کتہ پہنچا دیا تو وہ جائز - حلال ہے

اور اسکے عکس اگر ہو یا دونوں تیر برابر لگا دیکے بعد بعد بھی

دوسرا تیر لگا - یا دونوں سے کوئی اپنے منہ میں اس کا تیر

دیکر جاگ گیا - یا معلوم نہ ہو کہ کس نے فراہم و دونوں میں

شکار کو قتل کیجے - تو یہ جائز حرام ہے جائز نہ شکار کرنا یا نہ

جائز نہ کھانا - اور پانچ تیر اور پندرہ کتے ساتھ اور کتے اور چتر

اور بانہ اور شاہین کو ساتھ پس حلال ہر وہ جائز کہ اس کو

موجود کرین یا پکارا دھوا لگے شکار کو مارا ہو یا نہ بچ کی حرکت

یعنی اگر کتہ یا شاہین یا پانچ تیر یا پندرہ کتے ساتھ جائز ہے

كذلك ويحل ذبيحة المقدور عليه بكل  
محدودة بخرج من حديد او خاس وذهب  
ونشب وقصب وجر ورجاج دون سن  
وظفر۔

**فصل** مسئلة التفريق بين البهيمة وولدها  
بعد استغنائها عن اللبن جائز على الصحيح  
قطع الجھود قلت هذا الوجه شاذ في منع  
التفريق بين البهيمة وولدها هو التفريق  
بغير الذبح واما ذبح احد مملو فائز بالذبح  
والله اعلم۔

**فصل** لا يجوز للسلطان عهد للكافر  
يوم النذر والمهرجان وسائر ايام عيدهم  
وليس له ان يقبل منهم هدية في هذه الايام  
ولا يجوز ان يبيع ويشترى ولا يعمل شيئا  
من اعمالهم لانه تشبه بهم قال عليه السلام  
من تشبه بقوم فهو منهم فانه يصير كافرا  
بالله ويصير المرأة مطلقة وليس له وطئها

اور جس میدان پر ذبح کی قدرت پائی جائے اور کوئی  
چڑی سے لوی کی ہو یا تانبے کی یا سونے کی یا کوئی تیز  
گدڑی یا تیز نرے یا تیز تھیر یا تیز بلیج سے  
ذبح کیا جائے۔ رات اور ماخض سے ذبح جائز نہیں  
چلیے تیز ہی ہوں۔

**فصل** چار پائے کے بچے کو اور کی بان سے  
جدا کر دینا جائز ہے جبکہ اسکو اس کے دودھ کی ستن  
نرے یہ صحیح اور مجبور نے فیصلہ کر دیا ہے۔ میں کہتا  
ہے حکم عام نہیں کہ ہر جانور بچے شیر خوار کو جدا کیا جا  
اؤں دودھ کی زندگی کی حالت میں ذبح سے تفريق  
کرنا بلا خلاف جائز ہے۔ واضح اطمینان۔

## فصل

مسلمان کو جائز نہیں کہ کافر کو سیر دے اور مطاب  
اور ادنیٰ عیدوں کے دنوں میں ہر یہ نہیں۔ اور ان  
دنوں میں اونے اسکو ہر دینا ہی جائز نہیں۔  
اور جسے دیا اور فروخت یا اور کوئی چیز جو ان کے  
اعمال سے مشابہ ہے ان دنوں میں نہ کرے  
اسلئے کہ اس کے ساتھ مشابہت پیدا کرنی ہے اور نبی  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کہ جو آدمی کسی قوم کو مشابہت  
پیدا کر دے وہ دین میں سے ہے۔ پس مشابہت کرنا لا  
ہو جائے گا۔ اور اسکی عورت کو طلاق ہو جائیگی  
یا نخل کرنے بنیر اس کے ساتھ طبع میں کر سکتا

ويعقد النكاح ويعدا فحان كان حلجا  
وهكذا ان ضلت امرأته وانما قبل الهدية  
قبل هذه الايام او بعده ولا يجوز اجرة  
تعليق الفاتحة والنكاح ويصير النكاح باطلا  
لان اباح الشيء الذي لم يحل لم يطلب العقد  
ولان النكاح من امور الدين ويحرم اخذ  
الاجرة في ايجاب النكاح لمن يعقد النكاح و  
ان انعقد فسخ وحكي ابن الصباغ ان الشيخ  
ابا حامد والقاضي ابا الطيب قالا النكاح  
فاسد والمأخوذ حرام والاخذ والدافع آثم  
وقال بوداؤد رحمه الله عليه ان تعيين اجرة  
العقد حال العقد حرام كذا حكي الشافعي رحمه  
الله عليه في الاثر وبه قال ابو حنيفة واصحابه  
رحمهم الله تعالى وكذا ذكر في هدايتهم في  
باب الاحتساب وقال الشيخ ابواسحق والمصنف  
وابو حامد والمختراسيون ان المأخوذ فيه  
حرام بالاختلاق تعين او لم يتعين ورضي

اور اگر بیع کر چکا ہے تو ہر از سر فرج کرے  
اور بیع اگر کسی کی عورت کے کام کیا تو اس کا بی بی  
اور کا فرن سے ان دنوں کے آگے پیچھے ہر بی بی  
جائز ہے اور امین سخت منع ہے۔

نکاح یا نہ ہنے اور سہرہ فاتحہ پڑھا لی اجرت جائز  
نہیں۔ اور جس نکاح میں اجرت لیکے وہ نکاح باطل  
ہو جاتا ہے اسلئے کہ اس نے اجرت کو بیع کیا جو کہ  
عقد کی طلب میں اس کو مدد نہ تھی۔ اور دوسری چیز  
کہ نکاح دین کے کاموں سے ہے اور حرام ہر اجرت لینا  
نکاح کے ایجاب میں اس شخص کو کہ جو نکاح باہر ہے  
اجرت پر اگر عقد کیا تو فسخ ہو جائیگا۔ ابن صباغ نے نقل کیا  
ابو حامد اور قاضی ابوالطیب سے کہ انوشیخ کہا ہے کہ یہ نکاح  
فاسد ہے اور اجرت حرام ہے۔ اور اجرت لینے اور لینے  
والے دونوں گنہگار ہیں۔

ابوداؤد و رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے عقد کی حالت میں نکاح کی  
اجرت کا مقرر کرنا حرام ہے۔ سیطی حضرت امام شافعی  
رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ام میں نقل کیا ہے اور سیطی  
کہا ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ نے اور ان کے اصحاب نے  
اور سیطی حنفیہ مذکورہ ابابا احتساب میں مذکور ہے  
اور کہ شیخ ابوبہن اور مسعودی اور ابو حامد اور سیطی  
کہ نکاح میں جو اجرت لیا تو وہ مطلق حرام ہے میں نے تحریر  
اور چاہے راضی ہی ہو۔

و دفع الیه لانه مضطر و ما دفع عند الا  
ضطر ان  
فحکمه حکم المصوب -

**فصل** خبر النبی صلی الله علیه و سلم  
من الواجبات بصلوة الضحی و الاضحیة  
و الوتر و التهجید و التساوی و تخیر نسائه  
بین مفارقتها و اختیاره و اذا ارغب فی نکاح  
امراة و عجلت و جب علیها الاجابة و حرم علی  
غیره خطبتها و ذات زوج و جب علیه  
طلاقها و اذا ادعی من فی الصلوة عجب  
اجابته و لا یطل الصلوة و بوجوب الشاؤق  
و ازالة المنکر و مصابرة العدو و ان کفر  
و جب قضاء دین مرآت من المسلمین  
معسرا و من المحرمات جهرتها الصدقتین  
و الزکوة علی قریبة بنی هاشم و بنی المطلب  
و موالیهم و جهرت دفع الصوت علیه و  
ندائهم و راء الحجرات و باسمه و حاشنة  
الاعین بان یوحی الی مباح علی خلاف

و دفع الیه لانه مضطر و ما دفع عند الا  
ضطر ان  
فحکمه حکم المصوب -  
فصل خبر النبی صلی الله علیه و سلم  
من الواجبات بصلوة الضحی و الاضحیة  
و الوتر و التهجید و التساوی و تخیر نسائه  
بین مفارقتها و اختیاره و اذا ارغب فی نکاح  
امراة و عجلت و جب علیها الاجابة و حرم علی  
غیره خطبتها و ذات زوج و جب علیه  
طلاقها و اذا ادعی من فی الصلوة عجب  
اجابته و لا یطل الصلوة و بوجوب الشاؤق  
و ازالة المنکر و مصابرة العدو و ان کفر  
و جب قضاء دین مرآت من المسلمین  
معسرا و من المحرمات جهرتها الصدقتین  
و الزکوة علی قریبة بنی هاشم و بنی المطلب  
و موالیهم و جهرت دفع الصوت علیه و  
ندائهم و راء الحجرات و باسمه و حاشنة  
الاعین بان یوحی الی مباح علی خلاف

اور اسکو دوسری ویسے ایسے کہ یہ اس حالت میں  
اور جو مضطر کی حالت میں چیز یہاں سے دفع مباح حکم  
رکتی ہے -

**فصل** نے صلہ اعلیہ و اکو سلم ان چند احکام میں مخصوص ہیں  
آپ پر نماز پابست اور مسترانی اور نماز تہجد و رکعتی  
اور مسواک کرانی ضرورتاً - اور تہجد و عورتوں میں جواری  
نحوہ رکنا عوام پر واجب آپ پر نہ تھا کہ کسی کو آپ کی شرت  
میں خود بخود عدالت تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے  
خاص میں کو یہ بھی تھا کہ جس غیر مذکورہ صورت آپ کی کرنا  
چاہیں تو اس عورت کو حکم کرنا واجب اور جو غارتہ والی عورت  
سب تو اس کو غارتہ کو طلاق دینا چاہیے اور دوسرے کو آپ کی غیر مذکورہ  
نیام جہنما منع ہے اور جسکو نماز میں بلاتین تو آنحضرت  
اور سب اہل بیت میں ہوتی - اور آپ پر شہرہ لینا واجب تھا اور شہرہ  
شنا اور زمین کرشن پر صبر کرنا واجب تھا گو وہ ہی عورت ہو  
سنا کہ جو قصد اور سے تو اسکو قرضہ ادا کرنا بھی واجب تھا آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ باتیں حرام تھیں صدقہ اور زکوٰۃ کا مال خرچ  
آپ پر کیا کہ کو قارب بنی تمیم و بنی المطلب پر یہ کیا کہ کو قارب بنی  
اور کیا کہ چلا کرنا اور اگر کو بیان کرنا ہر سے لینا اور اگر کو  
چلا کرنا اور اگر کو چلا کرنا یا نام لیکر چلا کرنا نام تھا اور چوری کی عتاب ہے  
اشارہ کرنا مباح -

و دفع الیه لانه مضطر و ما دفع عند الا  
ضطر ان  
فحکمه حکم المصوب -  
فصل خبر النبی صلی الله علیه و سلم  
من الواجبات بصلوة الضحی و الاضحیة  
و الوتر و التهجید و التساوی و تخیر نسائه  
بین مفارقتها و اختیاره و اذا ارغب فی نکاح  
امراة و عجلت و جب علیها الاجابة و حرم علی  
غیره خطبتها و ذات زوج و جب علیه  
طلاقها و اذا ادعی من فی الصلوة عجب  
اجابته و لا یطل الصلوة و بوجوب الشاؤق  
و ازالة المنکر و مصابرة العدو و ان کفر  
و جب قضاء دین مرآت من المسلمین  
معسرا و من المحرمات جهرتها الصدقتین  
و الزکوة علی قریبة بنی هاشم و بنی المطلب  
و موالیهم و جهرت دفع الصوت علیه و  
ندائهم و راء الحجرات و باسمه و حاشنة  
الاعین بان یوحی الی مباح علی خلاف

ما یظهر ویشرع به الحال والکن بیتکثران  
یعطی شیئاً لیاخذ اکثر و ما سک کارهته  
ونکاح الکتابیة والامة المسلمة والاسرة  
بالکتابیة وتحریر زوجاته اللاتی توفعن  
او دخل بهن علی غیره ومن المباحات  
بالوصال بین الصومین واخذ صلی الغنم  
من جاریة و غیرها لنفسه و یاخذ طعام  
الحجاج و شرابه و علیه البذل وان یغذیه  
الشخص بمجته او غیرها و یاخذ خمس الخمس  
من الف و الغنیمة و جدارته صدقة و ان  
یشهد و یقبل و یمکر لنفسه و ولده و لا  
ینقص وضوئه بالنوم۔

**فصل** اذا عن علی نکاح امراة یحب  
ان ینظر الی وجهها و کیفها ظهرا و بطنا  
وان لم تاذن وله تکریر النظر و یحرم  
نظر الفحل الی الاجنبیة البکیرة و یحل خطبة  
الخلیة عن النکاح والعدة و یحرم الخطبة

کیطرف ظلات ظاہر حال کے اور احسان تہانا اس طرح ہے  
کہ کچھ دیکھ کر اس کا بلاست لیون۔ اور کچھ چیزوں کا کچھ  
رکنا۔ اور تلخ کرنا کتابیہ سے یہ سب چیزیں آپ کی مندرج  
تہین۔ اور حرام ہونا کو گنہگار آپ کی انوار مطالت کا جو کچھ  
بعد زندہ رہی ہیں۔ یا جس کے ساتھ آپ نے صحبت کی ہے یا جو  
سے آپ کا خاصہ یہ ہے۔ اور دونوں کے درمیان وصل  
کرنا۔ اور غنیمت سے پسندیدہ چیز کو نہ ہی وغیرہ کا اپنے  
لئے پسند کر لینا۔ اور محتاج کا طعام پانی لیکر اپنے گھر سے  
اور سیر خرچ کرنا۔ اور یہ کہ قرآن کرے آدمی آپ پر اپنی جان  
مال وغیرہ پاری چیزیں اور غنیمت کو جس سے جس لیا کچھ  
اور جو مال آپ کا وفات کو بعد رہا ہے اس کا صدقہ دینا۔ اور  
آپ کے واسطے اور اپنی اولاد کے واسطے گواہی دینے اور حکم کرنا۔  
اور ان کو قبول ہی کرنا۔ اور نیند کو ساتھ آپ کی دفعہ کا نہ ٹوٹنا

## فصل

جب کہ فی تلخ کارادہ کر تو خوشگندہ اور خوشگندہ اور خوشگندہ  
عورت دیکھ کر کا اذن نہ ہی دینے تو ہی دیکھ کر اور اپنی طرح کچھ  
نظر دینے اپنی تسلی کر لیں۔ اور سوا تلخ کی عرض کیے کہ یوں ہی  
دیکھنا جو ان مرد کا جو ان عورت کو حرام ہے اس میں ہر  
لگاؤ اس کو ہی سوا ضرورت یعنی قصد وغیرہ ہی بطریق لٹکا  
منع ہے اور جو عورت حد پر ہی کر چکی ہے۔ یا اگر  
یا مانڈ بھرا دیکھ کر کچھ کا پیغام پہنچا دے۔ اور اگر

یہ ظلال اور کچھ  
کا اور کچھ  
کا اور کچھ

علی خطبۃ الغیر بغیرا ذنہ ان علم صریح اجاب  
 الخبر ویجب تقدیر الخطبۃ علی الخطبۃ العتد  
 مثاله ولو قال لولیت اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ  
 وَحْدَهُ لَا شَرِکَ لَہُ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُہُ  
 وَرَسُولُہُ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ نَاسِبٌ اِلَیْکَ مِنْ کُلِّ  
 ذَنْبٍ اَذْنَبْتِہُ عَمْدًا وَّخَطَا سِرًّا وَّاعْلَانِیَّةً  
 وَاَتُوبُ اِلَیْکَ اَللّٰهُمَّ تَقْبَلْ تَوْبَتِیْ وَاعْفِرْ  
 خَطِیْئَتِیْ وَخَطِیْئَتِہُ وَالذِّیْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَ  
 مَلِکِکَ وَکَتَبَہُ وَرَسُولَہُ وَالْیَوْمَ الْاٰخِرُ  
 الْقَدْرُ خَیْرٌ وَشَرٌّ مِّنْ اَللّٰهِ تَعَالٰی وَالْبَحْثُ  
 بَعْدَ الْمَوْتِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 بِسْمِ اللّٰهِ وَالحَمْدُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ  
 عَلٰی رَسُوْلِہٖ اَنَّا خَیْرُ خَلْقِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ  
 وَقَالَ الزَّوْجُ مِثْلَہُ ثُمَّ یَقُولُ صِیغَةُ الْعُقُودِ  
 وَهُوَ اِذَا كَانَ اَبَا یَقُولُ یَا حَمْدُ وَجَنَّتْ لِنَحْتَمِکَ  
 بِنْتِیْ عَاشَہُ بِمَہْمُ بَلِغَہُ مَا نَزَّ مِنْ شَمَالِ مُزَہِیْبِ  
 خَالِصِ مِصْرِیْ بِوَزْنِ مَحَامِرِ لَهَا مَہْکَرَا

دوسرے کی منگنی پر نیز اذن اسکے یکے صریح صاف طور پر  
 معلوم ہو چکا تسلیم کرنا عورت کا یکے چاہ نام کو۔  
 اور واجبے تقدیم خطبہ کی منگنی اور بیخ پر مثال اس یکے  
 اور اگر دلی کے اشد سے آخر تک جکا ترجمہ یہ ہے  
 میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا الٰہی عباد کے اور کوئی  
 نہیں وہ احد تعالیٰ اکیلا ہے اسکا سابی کوئی نہیں اور  
 یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد علیہ السلام اسکے نبی  
 اور رسول ہیں یا اللہ میں رجوع کرتا ہوں تیرے بیعت ہر  
 اس گناہ سے جو کہ میں نے جان بوجھ کر کیا ہے یا بے فکر  
 یا پوشیدہ یا ظاہر اور متوجہ ہوتا ہوں میں تیرے بیعت ہر  
 قبول کر میری توبہ اور عفو کرے گناہ میرے اور پیر  
 ان باپ کے ہی اور میں ایمان لایا ہوں ساتھ اللہ اور اس کے  
 فرشتوں اور کتابوں اور پیغمبروں اور دن آخر کے ساتھ تقدیر  
 بے گناہی برائی پر اللہ کی مٹنے کے۔ اور ایمان لانا ہوں مردوں  
 ہی اوستے پر سبہ مرنے کے **وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ**  
 شروع ہے اسکا نام کا اور سب طرح کی تعریف اسے اللہ ہے  
 اور درود اور سلام اسکے رسول پر کہ وہ خدا کی مخلوق  
 سے بہترین اور خاندہ بھی ایسا ہی کے بعد اسکے و علی کے  
 الفاظ مجھے مثلاً دلی باپ ہے تو کہ لے محمد بن فرخ  
 کر دی تو کہ اپنی بیٹی عائشہ ساتھ تھے کہ کہ اندازہ اوکا  
 خاص شہری سونے کے سو مثال ہے ساتھ وزن  
 حاتم کے چھ غلاف کے قبول کیا میں نے بیخ  
 اسکا سب سے اس مذکور ہے کے ساتھ اور میں نے  
 ہوا ہوں اس کے ساتھ ۔

ثم يقول الزوج قبلت نكاحها وتزوجها منك  
 لي بهذا المهر المذكور ورضيت به وإن كان  
 الولي جذاً فيقول زوجتك وانكحتك عايشة  
 بنت فاسم مهر مبلغ مائة مثقال فضة  
 خالص مصري بوزن مكة لها مهر اشتر  
 يقول الزوج قبلت نكاحها وتزوجها منك  
 بهذا المهر المذكور ورضيت به وإن كان  
 ولي الزوج اخاف فيقول زوجتك وانكحتك  
 اختي عايشة بمهر مبلغ مائة مثقال من  
 ذهب خالص مصري بوزن مكة لها مهر  
 ويقول الزوج قبلت نكاحها وتزوجها لي  
 منك بهذا المهر المذكور ورضيت به وإن  
 كان ولي الزوج اباً وولي الزوجة ايضاً اباً  
 فيقول ولي الزوجة لابي الزوج زوجت  
 وانكحت بنتي فلانة لابنك فلان بمهر  
 مبلغ مائة مثقال من ذهب خالص مصري  
 بوزن هاتر لها مهر فيقول ابوالزوج

اور ولی اگر داد بے ترکے کہ میں کر دی ہیں  
 نکو عايشہ نام کی بیٹی اپنی ساتھ ہر کے کہ مبلغ ایک  
 مائے شہری سو مثقال سونابے ساتھ وزن کن کے  
 پیر زوج کے قبول کیا میں نے نکاح اور اس کے  
 اس مہر مذکور کے ساتھ اور راضی ہوں میں  
 ساتھ اس کے۔

اور اگر زوجه کا ولی بائی ہر کے نکاح میں کر دی بیٹی  
 نکو بن اپنی عايشہ ساتھ مہر سو مثقال سو شہری کے کہ  
 وزن کے ساتھ۔ اور خاند کے قبول کیا میں نے نکاح  
 اور اس کے ساتھ اس مہر مذکور کے اور راضی ہو میں ساتھ۔  
 اور اگر خاند کا ولی باپ ہو۔ اور عزت کا  
 ولی ہی باپ ہی ہو۔ عزت کا ولی خاند کے باپ کے  
 کہ نکاح میں کر دی میں نے بیٹی اپنی فلان بیٹے  
 بیٹے فلان کو ساتھ مہر کے کہ اندازہ اس کا  
 خالص شہری سو مثقال سونابے مہم کے وزن کے  
 ساتھ۔ پس خاند کا باپ کے۔



قبلت نکاحھا وتزويجھا منك لا بنی فلان  
 بهذا المهر المذکور ورضیت بر و ان کان الزوج  
 صغیرا و کان ولی الزوج ائھا و ولی الزوجة  
 اباھا ف یقول ابو الزوجة ل اخ الزوج جتو  
 وانکحت بنتی عائشة ل اخیک فلان بمهر  
 مبلغ مائتہ مثقال من ذهب خالص مصری  
 بوزن مہاثر لھا مہرا ف یقول اخ الزوج  
 قبلت نکاحھا وتزويجھا منك لا بنی فلان  
 بهذا المهر المذکور ورضیت بر و ان کان  
 ولی الزوج جدًا و ولی الزوجة ابا ف یقول  
 ابو الزوجة زوجت وانکحت بنتی فلانة  
 من انیک فلان بمهر مبلغ کذا و کذا  
 الی آخره ف یقول جد الزوج قبلت نکاحھا  
 وتزويجھا منك لا بنی فلان بمهر المذکور  
 ورضیت بر و ان کان ولی الزوج جدًا  
 و ولی الزوج ابا ف یقول جد الزوجة جتو  
 وانکحت فلانة بنت ابنی فلان من انیک

کہ مستبرل کیا بیٹے نکاح اوسکا واسطے بیٹے اپنے نکاح  
 کے ساتھ اس مہر مذکور کے اور راضی ہوں میں تھ  
 اسکے اور اگر زوج نابالغ ہو۔ اور اوسکا ولی بہائی ہوا  
 زوجہ کا ولی باپ ہو تو کہے وہ زوج کے بہائی کو۔

نکاح میں کر دی میں نے بیٹی اپنی عایشہ تیس  
 بہائی فلان کو ساتھ مہر سو مثقال سونے خالص ترکی  
 ساتھ وزن مائتہ کے اور کہے زوج کا بہائی قبول کیا  
 میں نے نکاح اوسکا اپنے بہائی فلان کے واسطے تھا  
 اس مہر مذکور کے اور راضی ہوں میں ساتھ اسکے۔

اور اگر زوج کا ولی دادا ہوئے اور زوجہ کا  
 ولی باپ تو زوجہ کا باپ کے نکاح میں کر دی میں نے  
 اپنی فلان بیٹی تیس فلان بیٹے کو ساتھ اتنے اتنے  
 مہر کے آخر تک۔ اور کہے زوج کا دادا قبول کیا میں نے  
 نکاح اوسکا واسطے پوتے اپنے فلان کے ساتھ مہر  
 مذکور کے اور راضی ہوں میں ساتھ اسکے۔

— اور اگر بیٹے ولی زوجہ کا دادا اور زوج کا  
 ولی باپ تو کہے زوجہ کا دادا نکاح میں کر دی  
 میں نے اپنے فلان بیٹے کی بیٹی تیس فلان کے



زوجتك وانكحتك فلان ذنبت موكل فلان  
بمهر مبلغه كذا وكذا الى اخره فيقول الزوج  
قلت نكاحها وتزويجها منك لي بهذا المهر  
المذكور ورخصت به ووكيل جدار زوجة  
يقول الزوج زوجتك وانكحتك فلان  
ذنبت ابن موكل فلان بمهر كذا وكذا فيقول  
الزوج قلت نكاحها وتزويجها منك لي  
بهذا المهر المذكور ورخصت به۔

**فصل** انما يصح النكاح بلفظ التزويج  
او الانكاح كقولی الولی زوجتك وانكحتك  
ويقول الزوج قلت نكاحها وتزويجها  
ولا يصح تعليل الايجاب القبول ولا يصح  
النكاح الاجبورا الشاھدين بصيغة الاسلام  
والخبرية والذكورة والعدالة والسمع والبصر  
ولا تزوج المرأة نفسها بحال وان اذلتها  
وليها ولا غيرها ولا يقبل النكاح لاحد ولا  
للأب والجد تزويج البكر صغيرة او كبيرة

اور كے زوج کو قبول کیا میں نے تجھے نكاح اور سكنا  
مهر نہ كور كے اور میں اس پر راضی ہوں۔ اور زوجہ كے  
دوسے كا وكيل اس طرح كے نكاح میں كړدی میں نے  
انكو فلان جو كہ مٹی ہے اس شخص كے بیٹے كی جسا میں  
وكیل ہوں ساتھ مہرتے اتنے كے۔

اور غاوند كے قبول کیا میں نے تجھے نكاح  
اور سكنا اپنے لئے ساتھ اس مہر نہ كور كے اور راضی  
ہوں میں اس پر۔

**فصل** درست ہونا نكاح ساتھ لفظ تزويج اور نكاح كے  
مثال اس كی یہ ہر كړولی كے كہ تزويج كړدی میں نے انكو۔ یا یہ  
كے كہ نكاح میں دی میں نے انكو فلان۔ اور غاوند كے كہ  
کیا میں نے نكاح اور سكنا یا تزويج اوكی۔ اور جائز نہیں مطلق  
ایجاب اور قبول كا۔

اور صحیح نہیں ہونا نكاح كہ وقت حاضر ہو نو دو گواہوں كہ  
اسلام اور آزادی اور ذكوة اور عدالت اور سمع اور بصر  
ساتھ موصوف ہوں۔

اور عورت خود بخود اپنے نفس كو كریمال  
میں نكاح نہیں كړ سكتی۔ اگرچہ ولی اذن ہی ہو  
ویرہے۔ اور كسی دوسری عورت كا نكاح  
بھی نہیں كړ سكتی۔

اور وہ نكاح جو ولی كے بغیر ہو  
شرعاً مستبدل نہ كړا۔ (لیكن بسبب دخول كے مر  
اشل اور كرنے لازم ہوگا) اور باپ دادی كو اختیار  
كہ باكرہ و صغیرہ اور كبریا كا نكاح كړا دیں۔

بغير اذنها لكن يستحب اذن البالغۃ وليس  
لها تزويج الموطوءة تغير اذنها وان كانت الموطوءة  
صغيرة انتظر بلوغها وليس لغير الاب والجد  
تزوج الصغيرة بحال ولو تزوج الباطل بغير  
الاذن في الشبهة وسكوت البكر۔

**فصل** يقدم من الاولياء الاب ثم ابو  
وان علا ثم الاخ لابي ثم الاب ثم ابنتها  
كذا ثم العمة ثم امة كذا ثم سائر العصبات  
بترتيب الارث ولا ولاية للفرع الا ان يكون  
ابن عم او قاضيا او معتق فان لم يجد  
وعصباته زوج السلطان او نائبه كالقاضي  
وكذا لك عند عزل الولى وانما يحصل العزل  
اذا دعت البالغۃ العاقلة الى كفوف متنع  
ولو عينت كفواً واراد الاب للجد غيره  
أحبب دونها ولا ولاية لرفيق وصبي محب  
بغير فان كان بالاقرب بعض هذا الصفا  
فالولاية لا بعد ولا عماء ان لم يد مغالبا

اور غير دریافت کر فاذن انکے کے نکاح کر دیں لیکن  
بالغۃ سے اذن مانگنا مستحب ہو۔ اور منہن ہر واسطے  
انکے میں بی باپ و داد کے نکاح کر دینا موطوءہ کا غیر یا  
کرنے اذن اوسکے۔ اور اگر موطوءہ جوئی ہو تو اسکے  
بلوغت کی انتظار ہی مجاہدے اور باقی ادنیٰ و کما مساویہ  
داد کے نکاح کر دینا چوئی جو کر کسی صورت میں  
درست نہیں۔ مان الغتہ او نکاح نکاح کر ادنیٰ۔

بالغۃ کا درست ہو اگر بالغہ رانہ یعنی بیوہ جو صریح اذن سے  
ہو یا ماہیہ۔ اور اگر کنواری ہے تو سکوت اسکا اذن ہے  
**فصل** مقدم کیا گیا اذلیان سے باپ ہر داد اہر  
داد۔ اسمیلج اور بیک اگر بیوہ نہیں تو سکا ماہی ہر  
مان باپ ہو۔ اور اگر یہ بیوہ تو وہ ماہی ہر باپ  
ہو دے۔ اور اگر یہ بیوہ نہیں تو اسے بیٹے۔ اور اگر  
بیوہ نہیں تو چچا ہر چچا کا بیٹا ہر باقی عصباتہ ترتیب  
ارث کے۔ اور فرما کے بیٹے ولایت میں اگر چچا کے  
بیٹے کا بیٹا ہو تو وہ ولی ہو سکتا ہے۔ یا قاضی یا آزاد  
کرنے والا یا اگر آزاد کرنے والا اور داد کے حصے میں  
تو سلطان یا نائب اسکا مانند قاضی وغیرہ کے نکاح کر  
اور یہ بیٹے سلطان یا نائب اسکا نکاح کر دے وقت مندرجہ کرنے  
ولی کر۔ اور ولی اوسوت مندرجہ ہر باپ کا باپ و داد و عورت  
طرف کفوئی کر واسطے انعقاد نکاح کے اور ولی بخار کرے  
اور عورت کے اگر ایک مرد یا بیکر کنواری کا من کہ یا اور باپ و داد کو  
غیر آدمی جو عورت کے کفو نہیں تجھ کر یا تو شرط ہو گا۔ اور غلام  
اور صبی اور بیوہ کو ولایت نہیں پس اگر باپ میں منہن  
مذکورہ میں سے کچھ ہو تو ولایت واسطے امید یعنی داد یا عورت  
کے اوپر تک ہے۔ اور یہی ہوئی اگر غالب یا غم نہ ہو۔  
- قر -

انتظر والعی لا یقبح خلاف العسوق وان کبح  
بغیر اذن الولی امر یصح واذا احرع الولی مزاج  
السلطان وکذا ان غاب لا قرب مسال المقصود  
وفی دونها یراجع واذا اجمع اولیام وقد جرت  
استعجاب تزوجها انقهر واسنهم برضاء  
الباقین فان تشاحوا اقرع بینهم -

**فصل** خصال الکفایت منها التسامح من  
العیوب المثبتة للخیار فمن فیہ بعضها لیس  
کفو للسلیمة ومنها النسب فالعجم لیس کفو  
العربیة ومنها الحرمة فالرفیق لیس کفو لحرمة  
والعقیق لیس کفو لحرمة الاصلیة ومنها العفنة  
فالفاسق لیس کفو للعفیفة ومنها الحرمة  
فاصحاب الحرمة الدینیة کالتکاس والنجار  
وقدیم الحما وکالحارس والراعی لیس کفو لابن  
الخیاط وازن الخياط لا یکافی لابنة التاجر و  
البراز ولا صالاب لابنة العالم والقاضی -

**فصل** نکاح العبد بغیر اذن سید باطل

انتظار نکاحی - اور زانیہ کی ولایت میں فتوح میں کرتی  
بخلاف فق کے اور ولی کے اذن کے بغیر نکاح کیا۔ تبہم  
نہو گا۔ اور ولی جب مجرم ہو جا تو سلطان نکاح کر دیکھو  
اور یہی حکم ہے جبکہ اقرب ولی تصر کی سافت پر غائب ہو  
تو ابدا کر لیا نکاح کر دین اور تصر کی سافت کو کم نہ کرے  
اگر ولی غائب ہے تو اس کے آنیکی انتظار ہی کی جائے اور  
جب جمع ہو جائیں اور لیا ایک دوسرے میں تو مستحب کہ زیادہ  
عالم اور زیادہ عمر والا اور جسے سبکی رضا لیکر نکاح کر دیکھو  
اگر جگہ کرین تو اوس میں قرعہ ڈالکر فیصلہ کر لیں۔  
**فصل** کفو کے خصال میں سے ایک یہ ہے کہ نکاح  
اذن عیون سے ہو کرینا کو ثابت کرنے والے میں سہر  
جس میں بعض عیب مذکور ہو ہوں وہ مرد و اوس عورت کی  
جو کہ ان عیون سے پاک ہے کفو نہیں ہو سکتا۔ کفو کے  
خصائل دو سری فصلت نعب جو پس عجمی عورت کی  
کفو نہیں ہو سکتا۔ اور سری فصلت آزادی ہے پس غلام  
آزاد عورت کا کفو نہیں ہو سکتا۔ اور آزاد کیا ہوا غلام  
(اگرچہ بالفعل آزاد ہو لیکن) اس عورت کا جو اصل آزاد ہے  
کفو نہیں ہو سکتا۔ اور چوتھی فصلت عفت اور پاک لائی ہوئی  
عفت مرد پاک لائی عورت کا کفو نہیں ہو سکتا۔ اور پنجون  
فصلت خرم ہے پس ذلیل پر پیشہ والے شریف پیشہ والے کا کفو  
نہیں ہو سکتا۔ اور گھبرا کر کوش اور حجام اور چمکدار کو کوش  
چمکدار اور زری کی بی کفو نہیں۔ اور زری کا بیٹا سوداگر کی بیٹی  
کفو نہیں۔ اور تہا مرد و تہا بیٹا عالم و قاضی کی بیٹی کا کفو نہیں  
**فصل** غلام کا نکاح اپنے مالک کے اذن کے بغیر باطل ہے

وَبَازَ نَهْ صَحِيحٌ وَلَيْسَ لِلتَّيْدِ اجْبَارٌ عَلَى التَّخْلُجِ  
وَلَكِنْ اجْبَارُهَا عَلَى الْعَصْفَةِ وَلَدَابِ الْجَدِّ وَرُجْعِ  
الْأَمَةِ الصَّغِيرَةِ بِالْمَصْلَحَةِ وَامْتِنَةِ الْكَبِيرَةِ حَيْثُ  
يَجُوزُ لَهُ تَنْوِيحُهَا۔

**فصل** ويجوز من النسب الرضا التقرير من  
بصر القرآن: مُحَمَّدٌ عَلَيْكُمْ أَمْهَانَكُمْ وَبَنَاتُكُمْ  
وَأَخْوَانُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ وَحَالَاتُكُمْ وَبَنَاتُ الْأَخِ  
وَبَنَاتُ الْأُخْتِ أَمْهَانُكُمْ وَاللَّاتِي أَخَصَّكُمْ  
وَأَخْوَانُكُمْ مِنَ الرِّضَاعَةِ وَأَمْهَاتُ نِسَائِكُمْ  
وَرَبَائِكُمْ الَّتِي فِي بُحُورِكُمْ نِسَائُكُمْ وَاللَّاتِي  
دَخَلْتُمْ بَيْتَهُنَّ فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ  
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ وَحَلَّكُمْ أَبْنَاءُكُمْ الَّذِينَ  
مِنْ أَصْلَابِكُمْ وَإِنْ جَمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ إِلَّا  
مَا قَدْ سَلَفَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَفُورًا رَحِيمًا  
وَلَا يَحْرِمُ الْأَخَ مِنَ الرِّضَاعِ وَجَدَّ الْوَلَدِ  
وَإِخْتَهُ مِنَ الرِّضَاعِ وَجَزَاءُ الْوَلَدِ وَالْأُمِّ  
وَالْأَبِ وَلَا يَجُوزُ نِكَاحُ أُمِّ الْغَيْرِ نَحْوَهُ

اور مالک کے اذن کے ساتھ صحیح ہے اور مالک کو غلام پر  
نخل کے واسطے جبر کرنا حاکم بنین۔ اور لونڈیکو نخل کو اپنے  
مالک کو جبر کرنا حاکم بنین ہے۔ اور چوٹی لونڈی کے باپ کو اپنے  
واسطے مصلحت کے نخل کو اپنے کا استحقاق ہے۔ اور چوٹی  
بڑی لونڈی کو جان تجویز کرے نخل کو اسکا ہے۔

**فصل** اور حرام ہے نسب اور رضاع سے نخل میں ملنا  
اور رضاع کا جبکہ اثنائے نفاس رضاع میں قرآن میں ذکر فرمایا  
کہ حرام ہوئی ہیں تہتماری مائیں اور تہتماری بیٹیاں اور  
بنین۔ اور پھوپھیاں۔ اور رضاع لائیں۔ اور بہانی کی بیٹیاں  
اور بہن کی بیٹیاں اور بہن مائیں نے مکودہ وہ پلایا اور  
دوہ شریک بنین۔ اور تہتماری عورتوں کی مائیں۔ اور  
اوکی بیٹیاں جو تہتماری پرورش میں ہیں۔ جن عورتوں سے  
تہتماری کی۔ پھر اگر تہتماری صحبت میں کی تو تہتماری  
اور تہتماری سے بیٹوں کی عورتیں۔ وہ بیٹے جو تہتماری  
پرورش میں ہیں۔ اور یہ کہ اکٹھا کر دو بنین مگر جگہ چھپا  
اصطحنی والا مہربان ہے۔

رضاعی بہانی کی حقیقتی ان اور بیٹے کی رضاعی دادی  
اور اسکی رضاعی بہن حرام بنین۔  
اور حرام ہے ذاک کے بیٹے کو نخل کرنا اپنی ماں کے ساتھ  
اور ذنا کی بیٹی باپ کو نخل کرنا بی بی جانی ہے۔

اور جائز بنین نخل کرنا غیب کی لونڈی سے اس  
حالت میں کہ اس کے نخل میں آزاد عورت موجود ہو۔

حرقة واذا اسلم الزوجان معا اسقرا النكاح  
**فصل** - یصح الطلاق من کل زوج مکلف  
 مختار ولو سکران ویصح الطلاق بلفظ النکاح  
 بغیر نیت وبالکناية مع النیت وصریح مطلقاً  
 وأنت طالق ومطلقه بالکناية بخلاف طلاقک  
 وانت مطلقه واذهی وأجدی وبتجتمعا  
 بسائر اللغات وان اشتهر لفظ بالطلاق مثل  
 حلال الله علی حرام او حرام الله علی حلال الحق  
 بالصیرح ولو قال انت علی حرام او حرمتک  
 ونوی الطلاق أو الظهار انت علی کظمه  
 امی حصل ما نواه وان قال لقائل لایمتنه  
 انت علی حرام او حرمتک ونوی العتق حیقت  
 والافعلیه کفارة الیین وقوله هذه العبد  
 او الطعام او الثوب علی حرام لغو ویشترط  
 اقتران النیة یا ول الکناية مسنداً اتمه الی  
 آخرها وأشارة الناطق بالطلاق لغو ون  
 الاخرس معتبره فی کل عقد وحل ولو قال

وإذا أسلم الزوجان معا اسقرا النکاح  
 فصح الطلاق من کل زوج مکلف  
 مختار ولو سکران ویصح الطلاق بلفظ النکاح  
 بغیر نیت وبالکناية مع النیت وصریح مطلقاً  
 وأنت طالق ومطلقه بالکناية بخلاف طلاقک  
 وانت مطلقه واذهی وأجدی وبتجتمعا  
 بسائر اللغات وان اشتهر لفظ بالطلاق مثل  
 حلال الله علی حرام او حرام الله علی حلال الحق  
 بالصیرح ولو قال انت علی حرام او حرمتک  
 ونوی الطلاق أو الظهار انت علی کظمه  
 امی حصل ما نواه وان قال لقائل لایمتنه  
 انت علی حرام او حرمتک ونوی العتق حیقت  
 والافعلیه کفارة الیین وقوله هذه العبد  
 او الطعام او الثوب علی حرام لغو ویشترط  
 اقتران النیة یا ول الکناية مسنداً اتمه الی  
 آخرها وأشارة الناطق بالطلاق لغو ون  
 الاخرس معتبره فی کل عقد وحل ولو قال

اور جب خاوند جو رو و در زن ساتھ ہی اسلام لائیں تو نکاح  
 صحیح رہتا ہے (تجدید نکاح کی ضرورت نہیں)۔  
**فصل** صحیح ہر جاتی ہے طلاق ہر زوج بالغ مختار سے  
 اگرچہ بیوشی مین دیوے۔ اور صحیح ہر جی ہے طلاق میرا  
 اور صان لفظ کے ساتھ بغیر نیت کے۔ اور نیت کے ساتھ  
 کنا یا لفظ بولنے سے بھی طلاق ہو جاتی ہے۔ اور صحیح  
 الفاظ طلاق کے یہ ہیں طلاقک أنت طالق طلاقک  
 یعنی طلاق کیا میں نے تجھ کو اور تو طلاق  
 اور کنا یا الفاظ یہ ہیں طلاقک وأنت مطلقه وأنت  
 وأنت مطلقه یعنی طلاق کرتا ہوں میں تجھ کو اور تو طلاق  
 اور جلی جا اور دور ہو جا۔ یہ عربی الفاظ مجھے یا انھیں  
 دوسری زبانوں میں ادا کرے اور اگر کوئی لفظ شہرہ  
 ہو جی طلاق کے ساتھ جیسے کہ کہ اللہ کا حلال مجھ پر حرام ہے  
 یا حرام اللہ کا مجھ پر حلال ہے تو یہ لفظ صحیح طلاق کے ساتھ  
 ہوگا۔ اور اگر کہے انت علی حرام یعنی تو مجھ پر حرام ہے مجھے  
 حرمتک میں نے تجھ کو اپنے نفس پر حرام کیا اور اوسین طلاق کی  
 نیت کر کر یا غدار کی نیت سے عورت کہے انت علی نظر  
 اتی یعنی تو مجھ پر غدار بننے یا کفر کرنے سے موافق نہیں  
 ہو جا رہا۔ اور اگر کسی کو نہ دیکھ لیا کہ تو مجھ پر حرام ہے یا مجھ  
 فیو تجھ کو حرام کر دیا اور اس کی منہ نہ کر کے نیت کرنا تو یہ  
 لفظ صحیح اور صحیح جائیگی۔ اور اگر کہے انت طلاق یعنی تو کفار  
 دیوے۔ اور کیا کہہ دیا کہ یہ غلام یا طعام یا کپڑا مجھ پر حرام ہے  
 اور شہرہ طلاق کا دل کنا ہے ساتھ کنا یا تو نقد کو طلاق  
 کلام کہ۔ اور اشارہ لفظ طلاق کے ساتھ لغو ہے۔ یعنی جو بات  
 کرنا شہرہ اشارہ طلاق دیوے تو واقع ہوگی اور اگر کہے اشارہ

اور جب خاوند جو رو و در زن ساتھ ہی اسلام لائیں تو نکاح  
 صحیح رہتا ہے (تجدید نکاح کی ضرورت نہیں)۔

جزءك او بعضك اوبدك او شرك وظرفك  
 اودمك طالق وقع الطلاق لا ان الشارح الى  
 ريق وعرق ومعنى ولا يقع طلاق الا كراه  
 وشروط الا كراه عدم قدرك المكره  
 عن الدفع بهرب او غيره فظن ايقاع ما حدث  
 لو امتنع فحصل الا كراه بضرب شديد و  
 تخويف وجس واتلاف مال ونحوها  
 ولو تلفظ بالطلاق وادعى الا كراه لم يقبل  
 والظاهر الا بقرينة كالحبس والموكل نحوها  
**فصل** اذا علق الطلاق باكل زمانه  
 او رغبه فاكملت وابقى شيئاً وان قل لم  
 تطلق وينفذ الطلاق في مرض الموت كما  
 يقع في صحته وان كتب الناطق الطلاق  
 وقع وان كتب الناطق والاخرس اذا  
 بلغك كتابي فانت طالق طلقت بوجوه  
 اليها ومن شرب ما يزيل العقل متعدداً  
 نفذ طلاقه ويملك المحدث والعاشقين

اور اگر ایسے کہ تیرے خرد یا معنی تیرا یا ہر تیرا یا مال  
 تیرے یا آخر تیرے یا خون تیرا طالق ہے تو طالق واقع  
 ہو جائیگی۔ اور اگر اشارہ طرف تیرا کہ ایسے کسی کے کوسے  
 تو طالق واقع ہوگی۔ اور اگر اہ (زبردستی) کی طلاق  
 واقع ہوئی۔ اور اگر اہ کے شرعاً سے عدم قدرتی  
 کر کے دفع کرنے سے بااگ کر یا غیر کسی اور طرح سے  
 پس گمان کرے کہ وہ واقع ہوا اوس ضرر کا کہ جس سے  
 تو ریا جاتا ہے ڈنٹنے سے اور حاصل ہوتا ہے اگر اہ  
 ساتھ ضرب شدید اور تخویف اور قید اور ممان مال کے  
 یا شل ہوئے۔ اور اگر کسی مطلق طلاق کیا اور بعد اسکے  
 اگر اہ کا دعویٰ کیا تو ظاہر ذہب میں اس کا قول سوا سے  
 کسی دوسرے شل شد ہوئے اور موکل کہنے کے قبول نہ کیا  
 مانگا۔

### فصل

جب طلاق کو مسکن کرے ساتھ کہانے امار یا روئی کے  
 پس عورت نے کہہ کیا اور کہہ جو یا یا اگر وہ چڑھا  
 ہوا شو یا ہی ہو تو طالق واقع نہ ہوگی۔ اور واقع ہو جائی  
 ہے طلاق مرض موت میں جب طلاق کو صحت میں واقع  
 ہوئی ہے۔

اور اگر نطق نے کسی طلاق تو واقع ہو جائیگی۔ اور اگر نطق  
 اور اگر گنگے نے اپنی عورت کو کہنا کہ جس وقت تجھ کو میرا خط پہنچے  
 طلاق ہے۔ پس اس خط کے وصول ہونے کے ساتھ طلاق  
 ہو جائیگی۔ اور جسے سرکشی سے قتل نہ کرے یا نہ چربی  
 لی ہو جاری ہو جائیگی طلاق اس کی۔  
 اور اگر کہ ہے آزاد و بین طلاق کا اور تمام طلاق کا

۴  
 نسخہ نسخہ  
 نسخہ نسخہ



## فصل

واجب ہے شہادت ان معاملات میں کہ عین خاص  
حقوق اللہ کے ہیں اور ان میں ہی کہ جان و مال کا حق ہے  
جیسا کہ طلاق اور آزادگی غلام کی اور قصاص  
معا فی اور عدت کا باقی رہنا اور اسکا تمام ہو جانا اور سب  
اور جب فیصلہ کرے حاکم دو مردوں کی  
گواہی پر بعد اسکے معلوم ہو سکے کہ وہ کافر یا غلام  
یا نابالغ یا فاسق تھے تو باطل ہو گا حکم اور سکا۔

## فصل

واجب ہوئی ہے مدت و علی کے ساتھ اگرچہ نابالغ یا عیست  
اور ساتھ داخل کرنے کی اور ساتھ متیقن ہونے پر بات حکم  
پس کنا و عورت تین اقارب یعنی تین پاکیان اور کونہی اور  
ام ولد اور مکتبہ اور عین کوئی فرد غلامی کے ہو دو پاکیان  
مدت گزے۔

۲۷

اور اگر طرین قبل طلاق یا بعد اسکے طلاق کیجائے تو چوتھی  
عیض میں مدت شروع ہونے سے مدت پوری کرے۔ اور اگر مدت  
چھٹی آنیے بالکل امید ہو اسکی مدت تین عین ہیں اور اگر  
چھٹی آنیے ناامید ہے اسکی مدت دینہ مینا ہے۔

اور یہ مینا تین دن کا شمار کیا جائیگا۔ اور اگر مدت  
عورت یا غیر آزاد بچہ پیدا ہوئے کہ مدت گزے۔ اگرچہ  
وہ بچہ نیت ہی ہو۔

فصل جب شہادۃ الحبۃ فی انقض حق  
اللہ تعالیٰ اولہ فیہ موکد کا طلاق و  
العناق والعفو عن القصاص وبقاء العدة  
وانقضائها والنسب ومتی حکم الحاکمین  
اثنین ثریا ناکافین او عبدین او صبیین  
او فاسقین نقض حکمہ۔

## فصل استماجب العدة بالوطی ولو

من صبی صوباً د خال المنی وان یتقن  
برأۃ الرحمہ فقد احرۃ بثلثة اقراء اطہا  
فقد الامۃ واما الولد والمکاتبة ومن  
یفاجزہ روق بقرنین فان طلقت فی  
الطهر قبل الجماع او بعده انقضت العدة  
بالشروع فی الحیض الرابعة وتعد الحرة  
الانثیة التي لم تحيض اصلا فعدتها بثلثة  
اشهر والامۃ الالینة التي لم تحيض فعدتها  
بشهر ونصف وثقہا ثلثون یوماً وتعد  
الحامل حرة وغیرہا بوضع ثم ارجل ولومیتا

وہ بچہ نیت ہی ہو۔  
اور اگر طرین قبل طلاق یا بعد اسکے طلاق کیجائے تو چوتھی  
عیض میں مدت شروع ہونے سے مدت پوری کرے۔ اور اگر مدت  
چھٹی آنیے بالکل امید ہو اسکی مدت تین عین ہیں اور اگر  
چھٹی آنیے ناامید ہے اسکی مدت دینہ مینا ہے۔  
اور یہ مینا تین دن کا شمار کیا جائیگا۔ اور اگر مدت  
عورت یا غیر آزاد بچہ پیدا ہوئے کہ مدت گزے۔ اگرچہ  
وہ بچہ نیت ہی ہو۔



للمعتدة عن طلاق ولو بآئنا وعن  
فسخ ووفاء ولعان ولو اعتق متولدناه فله  
ان يزوجه من غير استبراء  
تو الكتاب بحمد الله  
التمائم

اور عدت والی عورت کو اگرچہ خلاف جائزہ میں ہی ہو۔  
یا فسخ نكاح یا وفات کی عدت میں ہو۔ یا لعان کی  
عدت میں ہو۔ عدت تمام کرنے تک مکان پر نہ  
وینا واجب ہے۔ اور اگر متولد کرے کہ آزاد  
کیا تو بغیر بری کرنے عدت کے  
اور جس طرح کہ کتاب ہے  
تہم کی کتاب ہے

کتاب الطہ

۲

بج

